

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU



P-5

Thursday 19 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 430 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | جمعرات، ۸/جمادی الثانی1448

جمہوریت کی تکمیل خواتین کی مساوی شرکت کے بغیر ممکن نہیں

شہر میں اولین کامن ویلتھ ویمن پارلیمنٹرینز انڈیا ریجن کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے گورنر سدھا یادو و دیگر کے خطابات

بنگلورو، 18 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک کی گورنر ڈاکٹر سدھا یادو نے کہا ہے کہ جمہوریت اسی وقت مکمل اور مضبوط ہوسکتی ہے جب خواتین فیصلہ سازی کے عمل میں مردوں کے برابر فعال اور مساوی حصہ لیں۔ معاشرے اور ملک کی حقیقی ترقی کے لیے خواتین اور مردوں کو شانہ بشانہ کام کرنا ہوگا۔ وہ بدھ کے روز ودھان سودھا کے بینکوئٹ ہال میں منعقدہ پہلی کامن ویلتھ ویمن پارلیمنٹریز (CWP) انڈیا ریجن کانفرنس کے اختتامی اجلاس سے خطاب کررہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی قیادت جمہوریت کو مضبوطی، حکمرانی کو حساسیت اور ملک کی تعمیر و ترقی کو ایک نئی سمت عطا کرتی ہے۔ گورنر نے کہا کہ 2 روزہ کانفرنس میں خواتین قانون سازوں کو بااختیار بنانے، ان کی آواز کو موثر انداز میں بلند کرنے، ڈیجیٹل دنیا میں ان کی حفاظت اور تجربہ کار و نوتنتخب خواتین نمائندوں



کے درمیان رہنمائی اور تعاون کو فروغ دینے جیسے اہم موضوعات پر بامعنی تبادلہ خیال کیا گیا۔ ڈاکٹر سدھا یادو نے کہا کہ جمہوریت ہندوستان کے لیے کوئی درآمد شدہ تصور نہیں بلکہ اس کی تہذیب اور طرز زندگی میں گہری جڑیں رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ گرام پنچایتوں سے لے کر پارلیمنٹ اور مقامی خود اختیاری اداروں سے لے کر اعلیٰ آئینی عہدوں تک خواتین نے اپنی قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ خواتین کو زمینی سطح پر حاصل ہونے والے تجربات اور عوامی مسائل کی بہتر سمجھ کو فلاحی پالیسیوں کی تیاری میں استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ ترقی کے ثمرات سماج کے ہر طبقے تک پہنچ سکیں۔

اختتامی اجلاس میں راجیہ سبھا کے ڈپٹی چیئرمین ڈاکٹر ہری ونش، کرناٹک قانون ساز کونسل کے چیئرمین سلیم احمد، اسمبلی اسپیکر جی ایس پاٹل، ڈپٹی چیئرپرسن ڈاکٹر او ماشری، ڈپٹی اسپیکر منکال ویدیا، کامن ویلتھ ویمن پارلیمنٹریز انڈیا ریجن کی صدر ڈاکٹر ڈی پُرندیشوری، مختلف ریاستوں سے آئی ہوئی خواتین ارکان پارلیمنٹ و اسمبلی اور دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔

ڈاسنا جیل سے رہا ہوئے اعظم خان، استقبال کے لیے امنڈا حامیوں کا ہجوم



نئی دہلی: (ایجنسی) سماج وادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کے رام پور سے تعلق رکھنے والے اعظم خان کو بدھ کی شام غازی آباد کی ڈاسنا ضلع جیل سے رہا کر دیا گیا۔ وہ تقریباً 18 دن جیل میں رہنے کے بعد عبوری ضمانت پر باہر آئے۔ ان کی رہائی کی اطلاع ملتے ہی جیل کے باہر بڑی تعداد میں حامی جمع ہو گئے اور ان کے حق میں نعرے بازی کی۔

اعظم خان بدھ کی شام تقریباً 6 بج کر 30 منٹ پر جیل سے باہر آئے۔ اس موقع پر انہوں نے ہاتھ ہلا کر اپنے حامیوں کا استقبال قبول کیا۔ جیل سے باہر نکلنے کے بعد وہ براہ راست گاڑی میں بیٹھ گئے اور اپنے بیٹے عبداللہ اعظم کے ساتھ رام پور کے لیے روانہ ہو گئے۔ اس دوران حامیوں کا جوش و خروش قابل دید تھا اور بڑی تعداد میں لوگ ان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے موجود تھے۔ اعظم خان کی رہائی سے قبل غازی آباد کی چیف جوڈیشل مجسٹریٹ (سی جے ایم) عدالت میں ضمانت سے متعلق تمام قانونی کارروائیاں مکمل کر لی گئی تھیں۔ عدالت نے 50-50 ہزار روپے کے دو ضمانتی اور 50 ہزار روپے کے ذاتی مچلکے کی شرط رکھی تھی۔ اس معاملے میں شہنواز اور جنید نے ان کے ضمانتی بننے کی کارروائی مکمل کی اور دونوں کی جانب سے 50-50 ہزار روپے کی فکسڈ ڈپازٹ رسیدیں بھی جمع کرائی گئیں۔ ضروری حلف نامہ داخل کیے جانے کے بعد رہائی کا پروانہ ڈاسنا جیل بھیج دیا گیا۔ واضح رہے کہ الہ آباد ہائی کورٹ نے 17 نومبر کو الفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے درج منی لانڈرنگ کے معاملے میں اعظم خان کو عبوری ضمانت دی تھی۔

بنگلورو 5 پولیس کمشنریٹ زون میں تقسیم

آرہتیندر نئے چیف پولیس کمشنر مقرر، سیمانت کمار سنگھ کا تبادلہ

بنگلورو، 18 نومبر: (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک حکومت نے بنگلورو شہر کے پولیس انتظامیہ میں اہم تبدیلی کرتے ہوئے موجودہ پولیس کمشنر سیمنت کمار سنگھ کا تبادلہ کر دیا ہے اور ان کی جگہ سینئر آئی پی ایس افسر آر ہتیندر کو بنگلورو کا نیا چیف پولیس کمشنر مقرر کیا ہے۔ حکومت کی جانب سے جاری کردہ حکم نامے کے مطابق 1996 بیچ کے کرناٹک کیڈر کے آئی پی ایس افسر آر ہتیندر کو فوری اثر کے ساتھ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل آف پولیس اور بنگلورو کا چیف پولیس کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ حکومت کے پہلے سے طے شدہ فیصلے کے مطابق بنگلورو شہر کو 5 پولیس کمشنریٹ زونوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر زون کے لیے الگ پولیس کمشنر مقرر کیا گیا ہے، جبکہ آر ہتیندر ان تمام 5 زونوں کے سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیں گے۔ حکومت کی جانب سے جاری تقرریوں کے مطابق لا بورام کو سنٹرل زون، ڈاکٹر پی ایس ہرشا کو ایسٹ زون، وکاس کمار کو ویسٹ زون، ڈاکٹر ایم بی بورالنگیا کو نارتھ زون اور سی وامسی کرشنا کو ساؤتھ زون کا پولیس کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ اس نئی انتظامی تقسیم کے تحت بنگلورو شہر کے 5 زونوں میں پولیس انتظامیہ کی ذمہ داریاں الگ الگ کمشنروں کے سپرد ہوں گی، جبکہ چیف پولیس کمشنر آر ہتیندر مجموعی طور پر تمام زونوں کی نگرانی کریں گے۔



گردابی طوفان 'اکوان' نے بدلی سمت، آندھرا پردیش سے اڈیشہ تک خطرہ



کولکتہ۔ (ایجنسی) بنگال کی خلیج میں اٹھنے والا سمندری طوفان 'اکوان' شدت اختیار کرتے ہوئے شدید گردابی طوفان میں تبدیل ہوگیا ہے۔ طوفان کی سمت میں تبدیلی کے بعد آندھرا پردیش اور اڈیشہ کے ساحلی علاقوں میں خطرہ بڑھ گیا ہے، جبکہ مغربی بنگال کے کئی اضلاع میں 19 سے 21 نومبر کے درمیان شدید سے بہت شدید بارش ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے۔ ہندوستانی محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ساحلی علاقوں کے لیے الرٹ جاری کرتے ہوئے ماہی گیروں کو سمندر میں نہ جانے کی ہدایت دی ہے۔ محکمہ موسمیات نے بدھ کی صبح اپنے ابتدائی اندازے میں کہا تھا کہ طوفان 20 نومبر کی دوپہر آندھرا پردیش میں نیلور اور وشاکھاپٹنم کے درمیان ساحل سے ٹکرا سکتا ہے۔ اس وقت طوفان کے ساتھ 100 سے 110 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چلنے اور جھڑوں کی رفتار 120 کلومیٹر فی گھنٹہ تک پہنچنے کا امکان ظاہر کیا گیا تھا۔ تاہم، بدھ کی دوپہر محکمہ موسمیات نے اپنے پیش گوئی میں تبدیلی کرتے ہوئے کہا کہ طوفان کے آندھرا پردیش کے نرساپور اور اڈیشہ کے پوری کے درمیان ساحلی علاقے سے ٹکرانے کا امکان ہے۔ اس دوران ہواؤں کی زیادہ سے زیادہ رفتار 90 سے 100 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ سکتی ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق، طوفان گزشتہ چھ گھنٹوں کے دوران تقریباً 3 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے شمال-شمال مغرب کی جانب بڑھا اور شدید گردابی طوفان میں تبدیل ہوگیا۔ بدھ کی صبح ساڑھے پانچ بجے یہ چنئی سے تقریباً 580 کلومیٹر مشرق میں، سری لنکا کے ترنکومالی سے 650 کلومیٹر شمال مشرق میں، آندھرا پردیش کے مچلی پٹنم اور وشاکھاپٹنم سے تقریباً 610 کلومیٹر جنوب مشرق میں اور اڈیشہ کے گوپال پور سے 730 کلومیٹر جنوب میں موجود تھا۔ طوفان کے اثر سے جنوبی بنگال کے کئی اضلاع میں گرج چمک کے ساتھ بارش ہونے کا امکان ہے۔ مشرقی مدناپور اور مغربی مدناپور میں شدید سے بہت شدید بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے، جبکہ جنوبی 24 پرگنہ، ہاوڑہ، جھاڑگرام اور بانکوڑا میں بھی بھاری بارش ہوسکتی ہے۔

ایس آئی آر کی مدت میں توسیع، 7 ریاستوں میں 22 دسمبر کو شائع ہوگی حتمی ووٹر فہرست

نئی دہلی۔ (ایجنسی) الیکشن کمیشن آف انڈیا نے جھارکھنڈ سمیت ملک کی سات ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں جاری ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر 2026) کی مدت میں توسیع کر دی ہے۔ نظرثانی شدہ پروگرام کے مطابق اب حتمی ووٹر فہرست 30 نومبر کے بجائے 22 دسمبر 2026 کو شائع کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے جاری نئے شیڈول کا اطلاق جھارکھنڈ کے علاوہ مہاراشٹر، دہلی، تلنگانہ، آندھرا پردیش، ناگالینڈ اور ہریانہ میں بھی ہوگا۔ کمیشن نے خصوصی طور پر ایسے ووٹروں کی شناخت اور تصدیق کے عمل کو مزید مؤثر بنانے کے لیے یہ فیصلہ کیا ہے جو غیر حاضر، منتقل ہو چکے، فوت ہو گئے یا جن کے نام ووٹر لسٹ میں ایک سے زیادہ مرتبہ درج ہیں۔ ان زمروں کو انتخابی اصطلاح میں اے ایس ڈی کہا جاتا ہے۔ نظرثانی شدہ شیڈول کے مطابق اے ایس ڈی زمرے کے ووٹروں کے لیے گنتی کے فارم تیار کرنے اور ان کی چھپائی کا کام 18 نومبر تک مکمل کر لیا گیا ہے۔ اس کے بعد 18 نومبر سے 30 نومبر تک گھر گھر جا کر ان فارموں کی تقسیم اور وصولی کا عمل جاری رہے گا۔

نیٹ یو جی پرچہ لیک کیس، 14 ملزمان پر فردِ جرم عائد کرنے کا حکم

نئی دہلی: (ایجنسی) دہلی کی راؤز ایونیو عدالت نے بدھ کے روز نیٹ یو جی 2026 کے سوالیہ پرچے کے مبینہ افشا کے معاملے میں تین مضمون کے ماہرین سمیت 14 ملزمان کے خلاف فردِ جرم عائد کرنے کی ہدایت دی ہے۔ اس کیس کی تحقیقات مرکزی تحقیقاتی بیورو (سی بی آئی) کر رہا ہے۔ عدالت نے کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت بھی الزامات عائد کرنے کی ہدایت دی ہے۔ ملزمان کے خلاف باضابطہ طور پر فردِ جرم 21 نومبر کو عائد کی جائے گی۔ خصوصی سی بی آئی جج اجے گپتا نے حکم دیا کہ تمام 14 ملزمان کو ہفتہ، 21 نومبر کو عدالت میں ذاتی طور پر پیش کیا جائے تاکہ فردِ جرم عائد کرنے کی کارروائی مکمل کی جاسکے۔ عدالت نے مزید ہدایت دی کہ استغاثہ کے شواہد ریکارڈ کرنے کا عمل 25 نومبر سے شروع کیا جائے اور روزانہ کی بنیاد پر جاری رکھا جائے۔







سدی پیٹ جلسہ کامیاب بنانے کیلئے نگریس کی تیاریاں تیز، حکومتی مشیر محمد علی شبیر

اور رکن اسمبلی مدھوسدن کی اہم رہنماؤں کے ساتھ مشاورتی اجلاس میں شرکت



کامارپڈی: 18/نومبر (سید کوثر علی /جنوبی سہارا) سدی پیٹ میں 19 نومبر کو ریاستی وزیر اعلیٰ اے۔ ریونت ریڈی کی شرکت میں منعقد ہونے والے عظیم الشان جلسہ عام کو کامیاب بنانے کے لیے کامارپڈی اسمبلی حلقہ میں کانگریس قائدین نے تیاریاں تیز کردی ہیں۔ اس سلسلے میں حلقہ کے اہم قائدین کے ساتھ منعقدہ مشاورتی اجلاس میں ریاستی حکومت کے مشیر محمد علی شبیر اور دیور کدرہ کے رکن اسمبلی مدھوسدن نے شرکت کرتے ہوئے خطاب کیا۔ اجلاس کے دوران کامارپڈی اسمبلی حلقہ سے عوام، کانگریس قائدین اور کارکنوں کی بڑی تعداد میں سدی پیٹ روانگی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف انتظامات پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر قائدین کو ہدایت دی گئی کہ جلسہ میں شرکت کے لیے روانہ ہونے والی گاڑیوں کی تفصیلات، پارکنگ کے انتظامات اور عوام کی منتقلی کے امور کو منظم انداز میں انجام دیا جائے۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ ملک میں پہلی مرتبہ متعارف کروائی جانے والی اندرا فیملی لائف انشورنس اسکیم ایک اہم فلاحی اقدام ہے، جس کے ذریعہ مستحق خاندانوں کو معاشی تحفظ فراہم کرنے کا مقصد ہے۔ انہوں نے اس اسکیم کی اہمیت اور فوائد سے عوام کو واقف کروانے کی ضرورت پر زور دیا۔ اجلاس میں قائدین نے اس عزم کا اظہار کیا کہ باہمی تال میل اور منظم منصوبہ بندی کے ذریعہ سدی پیٹ جلسہ عام کو کامیاب بنایا جائے گا۔

ڈبل بیڈروم مکانات کیلئے جدوجہد کرنا کیا جرم ہے؟ کانگریس قائدین کا سوال



محبوب نگر: 18/نومبر (عبدالاحد صدیقی) ڈبل بیڈروم مکانات کی الاٹمنٹ کے معاملے میں غریبوں کے حق میں آواز اٹھانے پر سابقہ بی آر ایس حکومت کے دور میں اپنے خلاف مقدمات درج کیے جانے پر کانگریس قائدین نے شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ غریبوں کو ان کا حق دلانے کے لیے جدوجہد کرنا کیا کوئی جرم ہے؟ اس سلسلے میں کانگریس قائدین عبیداللہ کوتوال، ونود کمار، لکشمن یادو اور سراج قادری بدھ کے روز متعلقہ مقدمے کی سماعت کے سلسلے میں ضلع عدالت میں حاضر ہوئے۔ اس موقع پر قائدین نے کہا کہ ڈبل بیڈروم مکانات کی الاٹمنٹ کے معاملے میں غریب اور مستحق افراد کے ساتھ انصاف کا مطالبہ کرنا ان کا جمہوری حق ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر غریبوں کے حقوق کے لیے جدوجہد کی جائے اور حکومت سے جواب طلب کیا جائے تو کیا اس کے خلاف مقدمات درج کرنا درست ہے؟ قائدین نے سابقہ حکومت کے دور میں اپنے خلاف درج مقدمات پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ غریب عوام کے حقوق کے لیے ان کی آواز بدستور جاری رہے گی۔

حکومتی اسکیمات سے ہر اہل مستحق کو مستفید کروایا جائیگا

بھینسہ میں چیوتھا اسکیم کے تحت اسناد کی تقسیم، رکن اسمبلی مدہول پی راماراؤ پٹیل کا بیان



بھینسہ: 18/نومبر (جاوید ساحل /جنوبی سہارا) مرکزی ہو یا ریاستی حکومتوں کی جانب سے جو بھی اسکیمات روبعمل میں لائے جائیں گے۔ ان اسکیمات سے حلقہ کے ہر اہل مستحق کو مستفید کروانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جائیگی۔ تاہم مستحقین حکومتی اسکیمات سے مستفید ہوکر اسکیمات کا صحیح تصرف ہوسکے۔ ان خیالات کا اظہار رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل نے آج بھینسہ شہر کے برندوان فنکشن ہال میں چیوتھا اسکیم کے تحت منظور کردہ اسناد کی تقسیم کرنے کے دوران کیا۔ چیوتھا اسکیم کے تحت بھینسہ شہر میں 582/مستحقین کو وظیفوں کی منظوری عمل میں آئی۔ اس ضمن میں آج ایک تقریب کا انعقاد بھینسہ شہر کے برندوان فنکشن ہال میں عمل میں جہاں رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل، صدر نشین بلدیہ بھینسہ تمولا دتاتری، نائب صدر نشین بی بی خدیجہ صدیقہ، میونسپل کمشنر نریش کے علاوہ اراکین بلدیہ ونمائندہ اراکین کوا پشن ممبران جن میں فیض اللہ خان، مجیب احمد، محمد عامر احمد، محمد ناظر احمد، ایوب احمد رائل، مزمل احمد، سید اعظم، شیخ قدیر، عبدالجاوید، اور مستحقین کی کثیر تعداد موجود تھی۔ اس موقع رکن اسمبلی مدہول پوار راماراؤ پٹیل نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ دس سالوں سے وظیفہ کی فراہمی نہ ہونے کی وجہ سے مستحق غریب عوام کافی مشکلات کا سامنا کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مستحقین کو مشورہ دیا کہ جو افراد کو وظیفہ کی منظوری نہیں ہوئی ہے وہ ابھی بھی درخواستیں داخل کریں۔

بائی پاس روڈ اور ریلوے اوور برج کب مکمل ہوں گے؟

ضمانتیں تو ٹھیک ہیں لیکن ترقیاتی کام کیا ہیں؟ بی جے پی لیڈر پالے سدانندم

پدا پلی۔18/نومبر (امتیاز علی نصرت) بی جے پی کے ضلع جنرل سکریٹری پالے سدانندم نے اس حقیقت پر سخت نکتہ چینی کی ہے کہ پدا پلی حلقہ میں عوام کے ساتھ ترقی کے نام پر ہنگامہ آرائی اور پتھر کے سلیبوں کی نقاب کشائی کے علاوہ کچھ نہیں کیا گیا ہے۔ انہوں نے ایم ایل اے سے مطالبہ کیا کہ وہ کانگریس کے تین سالہ دور حکومت میں پدا پلی حلقہ میں ہوئی ترقی کے بارے میں عوام کو جواب دیں۔ جمعہ کو پدا پلی پریس کلب میں منعقدہ ایک میڈیا کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے، انہوں نے تنقید کی کہ ترقیاتی کاموں کے نام پر سینکڑوں پتھر کے سلیب لگانے کے علاوہ ان میں سے کتنے مکمل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بائی پاس سڑک کی تعمیر جس کا پدا پلی کے عوام کئی سالوں سے انتظار کررہے تھے ابھی تک عمل میں نہیں آسکا ہے یہ حکمرانوں کی غفلت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ماضی میں پدا کلولا سے اپنا پیٹ تک بائی پاس سڑک کی تعمیر کے لئے جہاں کافی رش ہوتا ہے تعمیراتی پتھر کے سلیبوں کی نقاب کشائی کی گئی تھی لیکن اس کے بعد حصول اراضی اور کسانوں کو معاوضہ کی ادائیگی جیسے اہم مسائل پر توجہ نہ دیکر کام ادھورا چھوڑ دیا گیا۔ وہ اس بات پر ناراض تھے کہ "سجلا شراوتی" اسکیم کے نام پر کچھ مٹی ڈالی گئی اور کام روک دیے گئے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ افتتاحی پتھر کی سلیب پر جو توجہ دی جارہی ہے وہ کام مکمل کرنے پر دکھائی جائے۔ انہوں نے کہا کہ پدا پلی جونیئر کالج کا ترقیاتی کام ادھورا رہ گیا، اور وہ سہولیات جو طلباء اور عوام کے لیے مفید تھیں، دستیاب نہیں ہیں۔ انہوں نے تشویش کا اظہار کیا کہ شہر میں بنایا گیا سوئمنگ پول بھی ناکارہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ترقی کے نام پر عوام کو ملنے والی سہولیات کو کیوں نقصان پہنچایا جارہا ہے۔

عادل آباد خانہ پور تالاب کی ترقی یا غریبوں کے گھروں پر قیامت؟

100 سے زائد مکانات منہدم کرنے کی تجویز پر عوام کا شدید احتجاج

خواتین کا دوٹوک اعلان: ”جان دے دیں گے، گھر نہیں چھوڑیں گے“ 30 سے 40 سال سے آباد

عادل آباد۔18/نومبر (خضر احمد یافعی کی خاص رپورٹ) شہر کے قدیم خانہ پور تالاب کی ترقی کے نام پر برسوں سے اس کے اطراف آباد غریب خاندانوں کے مکانات منہدم کیے جانے کی مجوزہ کارروائی نے سینکڑوں افراد کی زندگیوں میں بے چینی اور خوف کی کیفیت پیدا کردی ہے۔ بکل گوڑہ، خانہ پور اور کولی پورہ علاقوں میں آباد مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے 100 سے زائد خاندانوں کے مکانات مبینہ طور پر تالاب کی حدود اور ترقیاتی منصوبے کی زد میں آنے کے خدشات کے باعث متاثرین کی راتوں کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ ایک طرف حکومت اور انتظامیہ تالاب کی ترقی کو اپنا مقصد قرار دے رہی ہے تو دوسری جانب برسوں کی محنت، خون پسینے کی کمائی اور زندگی بھر کی جمع پونجی سے اپنے آشیانے تعمیر کرنے والے غریب خاندان اپنے گھروں کو بچانے کے لیے سراپا احتجاج ہیں۔ یہ محض چند مکانات کا معاملہ نہیں بلکہ ان غریب خاندانوں کے مستقبل، بچوں کی چھت، خواتین کے تحفظ اور برسوں کی جدوجہد سے تعمیر ہونے والے ان کے آشیانوں کا سوال بن چکا ہے۔ ایسے میں کانگریس، مجلس اتحاد المسلمین اور بی آر ایس کے قائدین متاثرہ عوام کے درمیان پہنچ کر ان کے ساتھ کھڑے ہونے اور ان کے مکانات کے تحفظ کی یقین دہانی کروا رہے ہیں۔ سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی اور مجلس اتحاد المسلمین ٹاؤن صدر نزیر احمد نے متاثرین کے حق میں بھرپور حمایت کا اعلان کیا ہے، جبکہ بی آر ایس قائدین عطاء اللہ خان اور جلیل خان بھی متاثرہ خاندانوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کر رہے ہیں۔ حالیہ دنوں ظہیر رمضانی کی جانب سے منعقدہ ایک اجلاس میں تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین، بشمول کانگریس انچارج کندی سرینواس ریڈی کو مدعو کرتے ہوئے متاثرہ مرد و خواتین کی مشکلات اور ان کے دکھ درد کو سامنے رکھا گیا تھا۔ اس موقع پر کندی سرینواس ریڈی نے انچارج وزیر اور ضلع کلکٹر سے بات چیت کرتے ہوئے متاثرین کے ساتھ کھڑے رہنے اور انہیں انصاف دلانے کی یقین دہانی کروائی تھی۔ بلدیہ کے اجلاس میں شدید ہنگامہ، افسران کی تجویز پر عوام کا انکاراسی سلسلے میں آج بروز چہارشنبہ شہر کے عرفہ گارڈن میں مجلس بلدیہ کی جانب سے خانہ پور تالاب کے اطراف آباد مکینوں کے ساتھ ایک اہم اجلاس منعقد کیا گیا۔ اجلاس میں لوکل باڈیز کے ایڈیشنل کلکٹر راجیشور، میونسپل کمشنر جگدیشور گوڑ، ٹاؤن پلاننگ اور محکمہ آبپاشی کے افسران نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی، مجلس ٹاؤن صدر نزیر احمد، میونسپل وائس چیئرمین محمد روہیت، کانگریس ٹاؤن صدر خضر پاشاہ، وارڈ نمبر 28 کے بی جے پی کونسلر سریکانت، بی آر ایس قائدین عطاء اللہ خان، جلیل خان، پنڈلا سرینو، وارڈ نمبر 29 کے کونسلر کے نمائندے ڈاکٹر غوث محی الدین، رضوان اور دیگر سیاسی و سماجی شخصیات بھی موجود تھیں۔ اجلاس کے پیش نظر بھاری پولیس بندوبست کیا گیا تھا، جس میں خاتون پولیس اہلکار بھی تعینات تھیں۔ اجلاس کے دوران عہدیداروں نے عوام کے سامنے تجویز پیش کی کہ خانہ پور تالاب کو ترقی دی جانی ہے اور اس منصوبے کی زد میں آنے والے مکانات کے مکینوں کو متبادل مقام پر سرکاری اراضی یا ڈبل بیڈروم مکانات فراہم کیے جائیں گے، لہٰذا ترقیاتی کاموں کی تکمیل کے لیے مکانات جلد خالی کردیے جائیں۔ تاہم انتظامیہ کی یہ تجویز متاثرہ عوام کو منظور نہیں ہوئی۔ مقامی مکینوں نے دوٹوک انداز میں اپنے مکانات خالی کرنے یا برسوں سے آباد مقامات سے ہٹنے سے انکار کردیا۔ اس دوران اجلاس میں شدید بحث وتکرار اور ہنگامہ آرائی کی صورتحال پیدا ہوگئی۔ خواتین کا جذباتی اعلان: جان قربان کردیں گے، مگر اپنے گھر نہیں چھوڑیں گے! اجلاس میں موجود خواتین نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ غریب مزدور پیشہ خاندانوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ گھروں میں کام کاج اور محنت مزدوری کرکے جو کچھ کماتی ہیں، اسی سے اپنے بچوں کی پرورش اور گھر کا خرچ چلاتی ہیں۔ برسوں کی محنت اور خون پسینے کی کمائی سے اپنا ذاتی گھر تعمیر کرنے کا خواب پورا کیا ہے۔ موسم کی سختیوں اور کئی دشواریوں کے باوجود 30 سے 40 سال سے ان علاقوں میں رہائش پذیر ہیں اور باقاعدگی سے میونسپلٹی کو مکانات کا ٹیکس بھی ادا کرتی آرہی ہیں۔ خواتین نے سوال اٹھایا کہ جب وہ کئی دہائیوں سے یہاں رہائش پذیر ہیں اور بلدیہ کو ٹیکس ادا کررہی ہیں تو اب تالاب کی ترقی کے نام پر انہیں اپنے ہی گھروں سے بے دخل کرنا کہاں کا انصاف ہے؟ انہوں نے سخت انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ اگر انہیں زبردستی مکانات خالی کرنے پر مجبور کیا گیا تو وہ اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی پیچھے نہیں ہٹیں گی، لیکن اپنے گھر کسی صورت نہیں چھوڑیں گی۔ سیاسی قائدین کا افسران کو دوٹوک جواب، غریبوں کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں ہوگی اجلاس میں موجود سیاسی قائدین نے بھی متاثرہ عوام کے موقف کی تائید کرتے ہوئے ایڈیشنل کلکٹر اور دیگر عہدیداروں کے سامنے اپنا احتجاج درج کروایا۔ قائدین نے واضح کیا کہ ترقیاتی کاموں کے نام پر غریبوں کے ساتھ ناانصافی برداشت نہیں کی جائے گی اور وہ ہر حال میں متاثرہ خاندانوں کے ساتھ کھڑے رہیں گے۔ انہوں نے افسران سے مطالبہ کیا کہ عوام کے حالات، ان کی معاشی مشکلات اور برسوں کی رہائش کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی ایسا فیصلہ نہ کیا جائے جس سے غریب خاندان بے گھر ہوجائیں۔ ایڈیشنل کلکٹر کی دوبارہ اجلاس طلب کرنے کی یقین دہانی شدید مخالفت اور ہنگامہ آرائی کے درمیان ایڈیشنل کلکٹر راجیشور نے اپنی تجویز دہراتے ہوئے کہا کہ آئندہ دو تا چار روز میں دوبارہ اجلاس طلب کیا جائے گا۔ انہوں نے عوام کو اپنے موقف پر نظرثانی کرنے اور ڈبل بیڈروم مکانات یا دوسرے مقام پر سرکاری اراضی کے متبادل کو قبول کرنے کا مشورہ دیا۔ تاہم اجلاس کے اختتام تک خواتین اور متاثرہ مکین اپنے موقف پر قائم رہے اور کسی بھی صورت اپنے مکانات خالی نہ کرنے کا اعلان کیا۔ بعد ازاں سابق میونسپل وائس چیئرمین ظہیر رمضانی، مجلس ٹاؤن صدر نزیر احمد، بی جے پی کونسلر سریکانت، بی آر ایس قائد عطاء اللہ خان اور دیگر قائدین نے متاثرین کو یقین دلایا کہ انہیں گھبرانے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں، سیاسی قائدین ان کے ساتھ ہیں اور ان کے گھروں کے تحفظ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ بعد ازاں قائدین نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے اجلاس کی تفصیلات سے واقف کروایا۔ اب اصل امتحان ضلعی انتظامیہ کا! خانہ پور تالاب کی ترقی یقیناً شہر کے مفاد میں ایک اہم منصوبہ ہوسکتی ہے، لیکن اس ترقی کی قیمت کیا غریب خاندانوں کو اپنے آبائی آشیانے چھوڑ کر چکانی پڑے گی؟ کیا برسوں سے آباد مکینوں کے حقوق، ان کی مشکلات اور ان کے بچوں کے مستقبل کو نظرانداز کرکے ترقیاتی منصوبے آگے بڑھائے جائیں گے؟ یا پھر ایسا راستہ نکالا جائے گا جس سے تالاب کی ترقی بھی ممکن ہو اور کسی غریب کا گھر بھی اجڑنے نہ پائے؟ اب سب کی نظریں آئندہ دو تا چار روز میں منعقد ہونے والے اجلاس پر مرکوز ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ضلعی انتظامیہ متاثرہ خاندانوں کے جذبات اور مطالبات کو کس حد تک قبول کرتی ہے، آیا غریبوں کے گھروں کو خالی کرانے کے لیے دباؤ بنایا جائے گا یا ان کے آشیانوں کو محفوظ رکھتے ہوئے تالاب کی ترقی کا کوئی متبادل راستہ اختیار کیا جائے گا؟ کیونکہ تالاب کی خوبصورتی شہر کی پہچان ہوسکتی ہے، لیکن کسی غریب کے گھر کا اجڑنا اس کے پورے خاندان کی زندگی کا المیہ بن سکتا ہے۔

علامہ اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بودھن بزم اردو ادب بودھن کے اشتراک سے سالانہ سیرت کوئز مقالا جات 30/نومبر کو انعقاد عمل میں لایا جائے گا



بودھن: 18/نومبر (عبدالقریشی/جنوبی سہارا) معتمد عمومی علامہ اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی بودھن و کنوینر سیرت کوئز شیخ احمد ضیاء ک بموجب سوسائٹی کے زیر اہتمام 30 نومبر 2026 بروز ہفتہ صبح 9 بجے مرحبا فنکشن ہال رئیس پیٹھ بودھن، ضلعی سطح پر طلباء و طالبات کے دینی شعور میں اضافہ کی خاطر علامہ اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی، ٹیلنٹ سرچ کمیٹی و بزم اردو ادب بودھن کے اشتراک سے "سالانہ سیرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئز" مقابلہ جات کا انعقاد عمل میں آئے گا جس میں ضلع نظام آباد کے اسکولی و کالج کے طلباء و طالبات کو شرکت کے لئے مدعو کرنا طے پایا ہے۔ مقابلہ جات کے لیے اسکول گروپ (ہفتم تا دہم) اور کالج گروپ (جونیئر و ڈگری کالج) گروپ تشکیل دئے گئے ہیں۔ ذمہ داران اسکولس و کالجس سے گزارش کی گئی ہے کہ ہر گروپ سے تین طلباء و طالبات پر مشتمل ایک ایک ٹیم مقابلہ جات میں شرکت کے لئے منتخب فرمائیں اور سوسائٹی کی جانب سے طے کردہ تاریخ سے قبل اندراج کروائیں۔ کوئز کے لئے مواد اور دیگر تفصیلات تمام منتخبہ اسکولس و کالجوں کو قبل از وقت شخصی طور پر پہنچائے جائیں گے۔ مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے سوسائٹی کی جانب سے ظہرانہ کا انتظام بھی رہے گا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس نوعیت کے دینی، ادبی و عصری موضوعات پر مبنی کوئز مقابلہ جات 25 سال سے شہر بودھن میں ٹیلنٹ سرچ کمیٹی و علامہ اقبال ایجوکیشن اینڈ ویلفیئر سوسائٹی سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہورہے ہیں جس کے خاطر خواہ نتائج برآمد ہورہے ہیں اور ان مقابلہ جات میں شرکت کرنے والے طلباء و طالبات ریاستی سطح پر اپنی شناخت بنانے میں کامیابی حاصل کررہے ہیں۔ جناب محمد علیم الدین صاحب سابقہ فلور لیڈر بلدیہ بودھن کی سرپرستی میں اس بامقصد دینی تعلیمی پروگرام کا انعقاد عمل میں آئے گا۔ مقابلہ جات میں اول، دوم اور سوم مقام حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کو نقد انعامات و اسنادات دیئے جائیں گے ان کے علاوہ بہتر مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات کے لئے ترغیبی انعامات دینا بھی طے پایا ہے۔ جناب محمد فخر الدین معتمد بزم اردو ادب بودھن، معاون کنوینرز ان جناب محمد عظیم الدین موظف گزیٹیڈ صدر مدرس، جناب الطاف پرویز مدرس، جناب محمد شاکر احمد مدرس و دیگر ذمہ داران نے تمام اولیان طلباء و طالبات و ذمہ داران اسکولس و کالجس سے درخواست کی ہے کہ اس پروگرام میں زیادہ سے زیادہ طلباء و طالبات کی شرکت کو یقینی بنائیں اور منتظمین کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

اوٹکور میں مالیاتی خواندگی اور خواتین کے حقوق سے متعلق شعور بیداری پروگرام کا انعقاد خواتین کو اپنے حقوق سے واقف ہونا اور سرکاری اسکیموں سے استفادہ کرنا چاہیے: سرپنچ رینوکا بھارت



اوٹکور: 18/نومبر (محمد اشفاق/ جنوبی سہار) نارائن پیٹ ضلع کے اوٹکور منڈل مستقر اوٹکور میں آج وی بی جی رام جی کے تحت کام کرنے والے مزدوروں کے لیے مالیاتی خواندگی (Financial Literacy) سے متعلق شعور بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ یہ پروگرام گرام پنچایت اوٹکور کے سرپنچ رینوکا بھارت کی نگرانی میں ریزرو بینک آف انڈیا کے تعاون سے والنٹری انٹیگریٹیڈ ڈیولپمنٹ سوسائٹی کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اسی موقع پر محکمہ خواتین و اطفال کی جانب سے خواتین کی بااختیاری مرکز کے تحت خواتین کے حقوق اور حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی بیٹی بچاؤ، بیٹی پڑھاؤ اسکیم سے متعلق آگاہی فراہم کی گئی۔ پروگرام میں جینڈر اسپیشلسٹ انیتا نے خواتین کے حقوق، پی او ایس ایچ (POSH) ایکٹ، خواتین کے تحفظ اور نارائن پیٹ ضلع کو کم عمری کی شادیوں سے پاک ضلع بنانے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ اس کے علاوہ عوام کو ہیلپ لائن نمبرز 1098، 100، 181 اور 14567 کے استعمال اور ان کی اہمیت سے واقف کروایا گیا۔ مالیاتی خواندگی کے موضوع پر اپیس کے چاند سلطانہ، نے مرکزی و ریاستی حکومت کی مختلف فلاحی اسکیموں کی تفصیلات بیان کیں۔ انہوں نے پردھان منتری سرکشا بیمہ یوجنا، پردھان منتری جیون جیوتی بیمہ یوجنا، اٹل پنشن یوجنا اور سکنیہ سمردھی یوجنا کے علاوہ بینک میں جنرل اکاؤنٹس کھلوانے، کے وائی سی (KYC) اپ ڈیٹ کرنے اور سائبر جرائم سے محفوظ رہنے کے طریقوں پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر سرپنچ رینوکا بھارت نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کی جانب سے عوام کی فلاح و بہبود کے لیے مختلف اسکیمیں متعارف کروائی جارہی ہیں۔ عوام بالخصوص خواتین اور مزدور طبقے کو ان اسکیموں سے بھرپور استفادہ کرنا چاہیے۔ اس پروگرام میں نائب سرپنچ رمیش، سینئر میٹی بھیم شنکر گوڑ، بسریڈی، انیل، سی ایس پی (منی بینک) کاویتا دیوانند، بی جے پی ٹاؤن صدر تمپا، وارڈ ممبران اور دیگر مزدوروں نے شرکت کی۔

معذورین اور بزرگوں میں مفت امدادی آلات کی تقسیم کے لیے خصوصی طبی کیمپوں کا آغاز

کریم نگر: 18/نومبر (نثار احمد پروانہ) حسن آباد اسمبلی حلقہ کے معذورین اور بزرگوں کو مفت امدادی آلات فراہم کرنے کے لیے وزیر ٹرانسپورٹ و بہبودِ پسماندہ طبقات پونم پربھاکر نے پیر کو ضلع کریم نگر کے سعیدا پور منڈل مرکز میں خصوصی طبی کیمپوں کا افتتاح کیا۔ یہ کیمپ ریاستی حکومت نے الیمکو (ALIMCO) کے تعاون سے قائم کیے ہیں۔ اس موقع پر ضلع کلکٹر چترا مشرا اور دیگر عہدیدار موجود تھے۔ وزیر نے کہا کہ حلقہ کے سات منڈلوں اور میونسپل حدود میں موجود معذورین اور بزرگوں کی نشاندہی کرکے انہیں مصنوعی ہاتھ پاؤں، سماعت کے آلات، بیساکھیاں، وہیل چیئرز اور موٹرائزڈ ٹرائی سائیکلیں مفت فراہم کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ 16 نومبر کو سعیدا پور سے شروع ہونے والے کیمپ 17 نومبر کو ایلکاتورتی، 18 کو بھیم دیوپلی، 20 کو کوہیڈہ اور 21 نومبر کو چگورومامڑی میں منعقد ہوں گے۔ جبکہ 25، 26 اور 27 نومبر کو حسن آباد منڈل اور شہر میں کیمپ لگائے جائیں گے۔ بعد ازاں اگنا پیٹ میں بھی یہ پروگرام منعقد ہوگا۔ وزیر نے واضح کیا کہ کوئی بھی مستحق معذور یا بزرگ امدادی آلات سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔

ڈسٹرکٹ لائبریری ہنمکنڈہ میں جدید آڈیٹوریم، ریڈنگ ہال کا افتتاح

ارکان اسمبلی راجندر ریڈی، کے ناگاراجو، کلکٹر چاہت باجپائی نے افتتاح انجام دیا



ورنگل۔/18 نومبر (محمد عبدالعلیم) ضلع ڈسٹرکٹ لائبریری ہنمکنڈہ میں ضلع لائبریری چیرمین محمد عزیز خان کی نگرانی میں نوتعمیر شدہ آڈیٹوریم اور ریڈنگ ہال کا چہارشنبہ کے روز افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر ورنگل ویسٹ کے رکن اسمبلی نائنی راجندر ریڈی، وردھنا پیٹ رکن اسمبلی کے آرنا گراجو اور ضلع کلکٹر ہنمکنڈہ چاہت باجپائی نے مہمانان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے ان سہولتوں کا افتتاح کیا۔ ضلع لائبریری ادارے کے 97 لاکھ روپے کے فنڈز سے TGEWIDC کے ذریعہ تعمیر کردہ اس عمارت کے گراؤنڈ فلور پر 500 افراد کی گنجائش والا جدید آڈیٹوریم اور پہلی منزل پر 200 قارئین کی گنجائش کے ساتھ جدید سہولتوں سے آراستہ ریڈنگ ہال تعمیر کیا گیا ہے۔ ان نئی سہولتوں سے طلبہ، بے روزگار نوجوانوں، مسابقتی امتحانات کی تیاری کرنے والے امیدواروں اور کتابوں کے مطالعے میں دلچسپی رکھنے والے افراد کو کافی فائدہ پہنچے گا۔ ان تعمیرات سے کتب خانے کی ترقی اور قارئین کو بہتر سہولتیں فراہم کرنے میں اہم پیش رفت ہوگی۔ اس موقع پر TGEWIDC کے ای ای پی ارون کمار، ضلع لائبریری ادارے کی سکریٹری اے سرتا، ڈپٹی لائبریرین کرونا کماری، سینئر اسسٹنٹ نکھیل، گریڈ-2 لائبریرین ملا رجن راؤ، گریڈ-3 لائبریرین پرشوتم راجو، جونیئر اسسٹنٹ سائی کرشنا، لائبریری ادارے کے ملازمین اور قارئین موجود تھے۔

اوٹکور منڈل پریشد کے اجلاس میں سیاسی ہنگامہ آرائی

وزیر کی عدم شرکت اور فنڈز کی تقسیم میں امتیاز کا الزام

اوٹکور: 18/نومبر (محمد اشفاق/جنوبی سہار) اوٹکور منڈل پریشد کے دفتر میں بدھ کے روز منعقدہ منڈل کے عام اجلاس میں سیاسی اختلافات کے باعث شدید ہنگامہ آرائی ہوئی اور اجلاس میں کشیدگی کا ماحول پیدا ہوگیا۔ اطلاعات کے مطابق اجلاس صبح 11 بجے منعقد ہونے کا اعلان کیا گیا تھا، جس کے پیش نظر ایم پی ڈی او پاونی، شنکر سمیت مختلف محکمہ جات کے عہدیدار وقت پر پہنچ گئے۔ تاہم دوپہر 12 بجے تک صرف چار سرپنچ ہی اجلاس میں شریک ہوئے، جس پر عوامی نمائندوں کی عدم حاضری پر تنقید کی گئی۔ بی جے پی کے سرپنچوں کا احتجاج بی جے پی کی حمایت سے منتخب ہونے والے آٹھ سرپنچوں نے الزام عائد کیا کہ ریاست میں کانگریس حکومت ہونے کی وجہ سے ان کے دیہات کے ساتھ امتیازی سلوک کیا جارہا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کانگریس کے حامی سرپنچوں کے دیہات کو ترجیح دیتے ہوئے فنڈز جاری کیے جارہے ہیں، جبکہ ان کے دیہات کو ترقیاتی فنڈز اور فلاحی اسکیموں سے محروم رکھا جارہا ہے۔ وزیر کی عدم شرکت پر ناراضگی جے پی سرپنچوں نے مقامی وزیر کی اجلاس میں عدم شرکت پر بھی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ تین اجلاسوں میں بھی وزیر شریک نہیں ہوئے۔ ان کا کہنا تھا کہ فنڈز کی منظوری اور ریاستی سطح کے فیصلوں کے بارے میں کوئی واضح جواب نہیں مل رہا ہے۔

آرمور حلقہ کانگریس انچارج ونئے کمار ریڈی نے ایل او سی لیٹر حوالے کیا

آرمور: 18/نومبر (اسٹاف رپورٹر/ جنوبی سہارا) آرمور منڈل کے رامپور گاؤں کے رہنے والے ایرولا پرکاش خرابی صحت کے باعث اسپتال میں زیر علاج ہے حال ہی میں بیماری میں مبتلا ہونے کے بعد نمس اسپتال میں سرجری کے لئے داخل ہوئے ہیں۔ مقامی کانگریس پارٹی قائدین نے اس سلسلے میں آرمور حلقہ کانگریس پارٹی کے انچارج ونئے کمار ریڈی کے علم میں لایا اور ان سے درخواست کی کہ علاج ومعالجہ کیلئے مالی امداد میں مدد کی جائے جس پر ونئے کمار ریڈی نے جواب دیا اور پانچ لاکھ روپئے چیف منسٹر ریلیف فنڈ کے تحت ایل او سی کی منظوری عمل میں لائی۔ اس طرح ونئے کمار ریڈی نے ایل او سی کا منظور شدہ لیٹر حیدرآباد کے جوبلی ہلز آفس میں متاثر شخص کے افراد خاندان کے حوالے کیا گیا۔

فلسطین کے عوام کے ساتھ اظہار یکجہتی پر ایس آئی او، رہنماؤں کی پیشگی حراست پر سخت مذمت: جماعت اسلامی ہند ضلع صدر پدا پلی

پدا پلی۔18/نومبر (آداب تلنگانہ نیوز)۔ آج ایک پریس میٹ میں جماعت اسلامی ہند ضلع پدا پلی صدر محمد عبدالحی جاوید نے کہا کہ 15 نومبر 2026 کی درمیانی رات کو حیدرآباد پولیس کی جانب سے ایس آئی او تلنگانہ کے رہنماؤں کو پیشگی حراست میں لینے کے عمل کو جماعت اسلامی ہند ضلع پدا پلی سخت مذمت کرتی ہے۔ تلنگانہ حکومت کے ٹی۔ ہب پروگرام میں اسرائیلی کمپنیوں کے ساتھ شراکت داری پر اپنے جائز اعتراضات ظاہر کرنے اور فلسطین کے عوام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرنے پر ایس آئی او (SIO) کے ریاستی تعلیمی سیکرٹری جناب عبدالتاج اور جناب تقی الدین زید کو کسی بھی ایف آئی آر یا وارنٹ کے بغیر چھتہ بازار میں واقع ایس آئی او کے دفتر سے پولیس نے حراست میں لے لیا۔ پرامن اور جمہوری طریقے سے احتجاج کے حق کو پیشگی حراست کے ذریعے کچلنا بالکل بھی قابلِ قبول نہیں ہے۔ یہ اظہارِ رائے کی آزادی اور احتجاج کے آئینی حق کے خلاف ہے۔ اس طرح کے اختیارات کے ناجائز استعمال کی کارروائیاں کبھی بھی عوام کے عزم کو متزلزل نہیں کرسکتیں جو انصاف اور سچائی کے لیے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس معاملے میں بروقت مداخلت کر کے تقریباً سات گھنٹے کی حراست کے بعد رہنماؤں کی رہائی کے لیے کوشش کرنے والے چارمینار کے ایم ایل اے جناب میر ذوالفقار علی کا جماعت کی جانب سے شکریہ ادا کیا۔ انصاف کے لیے اور فلسطین کے عوام کے ساتھ یکجہتی میں جماعت اسلامی ہند کی جدوجہد مسلسل جاری رہے گی۔

حضرت مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم مرحوم سپرد لحد

آج فاتحہ سیوم بیرسٹر اسدالدین اویسی کا اظہار رنج ۔نماز جنازہ میں علماء کرام سیاسی قائدین عوام اور محبان کی کثیر تعداد شریک

حیدرآباد: 18/نومبر (سید مقبول) حیدرآباد دکن کے ممتاز ومعروف عالمی شہرت یافتہ فقیہ، مایہ ناز عالم دیں حضرت مولانا مفتی حافظ سید صادق محی الدین صاحب فہیم سابق نائب مفتی جامع نظامیہ وصدر نشین دارالقضاء والافتاء للہند، چیرمین سری چندرا جونیئر وکیشنل وڈگری کالجس، سابق نائب مفتی جامعہ نظامیہ، صدر یونائیٹڈ مسلم فورم وخطیب مسجد چیریان پیالیس کا 17 نومبر کو بعد نماز ظہر سانحہ ارتحال ہو گیا۔نماز جنازہ ساڑھے دس بجے شب احاطہ جامعہ نظامیہ میں ادا کی گئی تدفین نقشبندی چمن مصری گنج میں عمل میں آئی فاتحہ سیوم جمعرات 19 نومبر کو بعد نماز عصر مسجد انوار احاطہ جامعہ نظامیہ میں مقرر ہے مولانا مفتی صادق محی الدین کا چار بجے دن تا نماز مغرب دیدار کیلئے حضرت کی قیام گاہ واقع مصری گنج میں اور پھر جامعہ نظامیہ میں ساڑھے نو بجے شب تا ساڑھے دس شب آخری دیدار کروایا گیا مولانا مرحوم کے فرزند مولانا مفتی فاروق محی الدین نے نماز جنازہ کی امامت کی امیر جامعہ نظامیہ حضرت مولانا مفتی خلیل احمد نے دعائے مغفرت کی بیرسٹر اسد الدین اویسی صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین نے مولانا مفتی صادق محی الدین کے انتقال پر اپنے گہرے رنج وملال کا اظہار کیا اور مولانا کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا گھر پہنچ کر تعزیت کرنے والوں اور نماز جنازہ میں شرکت کرنے والوں میں صدر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین بیرسٹر اسد الدین اویسی رکن پارلیمنٹ حیدرآباد رکن اسمبلی چار مینار جناب میر ذوالفقار علی، جناب محمد مبین رکن اسمبلی، جناب ممتاز احمد خان سابق رکن اسمبلی مجلس، مولانا محمد حسام الدین ثانی عاقل جعفر پاشاہ امیر ملت اسلامیہ تلنگانہ و آندھرا پردیش، جناب طارق انصاری صدر نشین اقلیتی کمیشن، جناب سید عظمت اللہ حسینی صدر نشین وقف بورڈ، جناب عبید اللہ کوتوال صدر نشین مائنارٹی فائنانس کارپوریشن مولانا ڈاکٹر سیف اللہ شیخ الجامعہ جامعہ نظامیہ، مولانا ڈاکٹر محمد عبدالمجید رکن انتظامی کمیٹی جامعہ نظامیہ مولانا ڈاکٹر سید بدیع الدین صابری رکن، مولانا مفتی سید ضیاء الدین نقشبندی نائب شیخ الجامعہ ومفتی جامعہ نظامیہ، مولانا مفتی انوار احمد قادری کنٹرولر امتحانات جامعہ نظامیہ، مولانا سید محمود بادشاہ زریں کلاہ سجادہ نشین مولانا سید بندگی پاشاہ، مولانا ڈاکٹر سید صبغت اللہ، مولانا عبدالرحیم بانعیم جدہ ولانا سید صغیر احمد نقشبندی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ مولانا مشہود احمد خطیب جامع مسجد سکریٹریٹ شیخ المعقولات جامعہ نظامیہ، مولانا لطیف احمد قادری، مولانا سید نعمت اللہ قادری، مولانا عبداللہ قادری مولانا حامد صدر شعبہ حفظ مولانا احسن بن محمد الحمومی خطیب شاہی مسجد باغ عام، مولانا حامد محمد خان سابق امیر حلقہ جماعت اسلامی تلنگانہ، مولانا عزیز اللہ قادری مولانا سید شاہ نعمت اللہ قادری مولانا شیخ نصرت حسین زبیر، مولانا ڈاکٹر سید جہانگیر بانی جامعہ الحرمین، مولانا حافظ ڈاکٹر رضوان قریشی خطیب مکہ مسجد مولانا محمد مصدق القاسمی صدر جمعیت علماء گریٹر حیدرآباد، مولانا مفتی محمد مستان علی قادری ناظم جامعۃ المومنات، مولانا حافظ محمد صابر پاشاہ قادری خطیب مسجد حج ہاؤ جناب محمد منیر الدین احمد مختار، مولانا مفتی معراج الدین علی ابرار، مولانا ابرار الحسن رحمانی، مولانا شریف مظاہری مولانا سید ومیض احمد ندوی، مولانا اظہار الحق قرشی، ڈاکٹر اسلام الدین مجاہد ایڈوکیٹ، مولانا حامد قریشی، جناب ایم اے حمید کیریئر کونسلر، مولانا حامد قریشی خطیب جامع مسجد بارکس، ڈاکٹر اویس بخاری، جناب سہیل قادری سابق کارپوریٹر، جناب شجاع الدین افتخاری حقانی پاشاہ، جناب میر شجاعت علی جنرل منیجر روزنامہ سیاست مولانا سید احسان الدین صدر جمعیت علماء تلنگانہ، حافظ پیر خلیق احمد خادم جمعیت علماء تلنگانہ مولانا مفتی محمود زبیر قاسمی سکریٹری جمعیت علماء تلنگانہ، جناب طلحہ صالح الکثیری، مولانا فصیح الدین نظامی، مولانا امین الدین شیخ التجوید جامعہ نظامیہ ،مولانا سلمان سہروردی مولانا احمد غوری نائب شیخ الفقہ، مولانا محمد کلیم الدین استاد شعبہ حفظ، مولانا خواجہ حامد الدین شعبہ حفظ، مولانا نعیم الدین حسامی، مولانا غوث محی الدین حسامی خلیفہ مولانا محمد حمید الدین عاقل حسامی رحمت اللہ علیہ، مولانا مفتی عبدالباقی قاسمی صدر مدرس مدرسہ ریاض العلوم مولا علی، سینیئر صحافی جناب محمد حسام الدین ریاض، مولانا محسن پاشاہ قادری نقشبندی مولانا سید نظیر احمد جنرل سیکرٹری جمعیت علماء مولانا احمد عبید الرحمن اطہر ندوی مولانا ڈاکٹر محمد عبدالعلیم مانو، مولانا حافظ سید اصغر شرفی، مولانا عمر فاروق ہاشمی، مولانا سید غلام صمدانی علی قادری صدر مرکزی انجمن قادری، قادری مولانا سید قطب قادری معتمد انجمن قادریہ مولانا شیخ محمد شبیر فیضی مولانا عبدالمقتدر عمران، مولانا مفتی ابو عبید قاسمی، شاعر خلیج جناب جلیل نظامی، مولانا محمد امتیاز احمد مولانا محی الدین قادری محمودی اس کے علاوہ جامع نظامیہ کے دیگر اساتذہ کرام حفاظ کرام دینی مدارس کی اساتذہ اور ذمہ داران ریاست تیلنگانہ کے مختلف اضلاع کے علاوہ اندھرا پردیش کرناٹک مہاراشٹر اور دیگر پڑوسی ریاستوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام مشائخ عظام سیاسی قائدین شعراء کرام صحافی حضرات کی کثیر تعداد نے شرکت کی پسماندگان میں 3 صاحبزادگان مولانا ڈاکٹر حافظ سید فاروق محی الدین کامل جامعہ نظامیہ، مولانا حافظ سید شاہد محی الدین کامل جامعہ نظامیہ اور مولانا حافظ سید عارف محی الدین کامل جامعہ نظامیہ کے علاوہ پانچ صاحبزادیاں ہیں تفصیلات کیلئے فون نمبرات 9948064614 ، +919848516313، +919948180701 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

اجتماع محض ایک مذہبی اجتماع نہیں ہوتا: جناب فہیم قریشی

حیدرآباد: 18/نومبر (راست) تبلیغی جماعت کا ایک کامیاب اجتماع محض ایک مذہبی اجتماع نہیں ہوتا، بلکہ یہ نظم وضبط، تعلیم، اخلاقی اقدار، اتحاد اور سماجی ذمہ داری کو فروغ دینے کا ایک موقع ہوتا ہے۔میں جناب فہیم قریشی صاحب کی کوششوں اور ان کی قیادت کو سراہتا ہوں۔ تاہم، اس طرح کے اقدامات کی حقیقی کامیابی کا اظہار کمیونٹی کے اثاثوں کے تحفظ، تعلیمی مواقع، روزگار اور پسماندہ طبقات کی فلاح و بہبود میں بھی ہونا چاہیے۔ہمیں پوری امید ہے کہ جناب فہیم قریشی صاحب حکومت پر زور دیں گے کہ وہ ان عہدیداروں اور افراد کے خلاف سخت کارروائی کرے جو وقف املاک کو نقصان پہنچانے، ان کا غلط انتظام کرنے، یا ان پر ناجائز قبضے (تجاوزات) میں معاونت کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ یہ املاک کمیونٹی کا ایک قیمتی ورثہ ہیں جو آنے والی نسلوں کی خدمت کے لیے وقف ہیں۔ تعلیم، روزگار اور سماجی بہبود کے لیے ان کا تحفظ ناگزیر ہے۔مذہبی اجتماعات کو محض عارضی عوامی یا سیاسی پذیرائی حاصل کرنے کا ذریعہ بننے کے بجائے، کمیونٹی کو حقیقی معنوں میں بااختیار بنانے کا ذریعہ بننا چاہیے۔

اے پی حکومت ناگرجنا ساگر پر غیر قانونی قبضہ کر کے ٹنل پروجیکٹ تعمیر کر رہی ہے

چیف منسٹر ریونت ریڈی خاموش کیوں ہیں؟: کلوا کنٹلہ کویتا



حیدرآباد: 18/نومبر (سید مقبول) تلنگانہ رکشنا سینا کی چیف کلوا کنٹلہ کویتا نے آندھرا پردیش حکومت کی جانب سے ناگرجنا ساگر سے پانی منتقل کرنے کے لئے مبینہ طور پر غیر قانونی ٹنل پروجیکٹ کی تعمیر پر چیف منسٹر ریونت ریڈی کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے سوال کیا کہ جب آندھرا پردیش حکومت ناگرجنا ساگر پر قبضہ کرتے ہوئے خاموشی کے ساتھ بڑے پیمانے پر ٹنل پروجیکٹ کی تعمیر میں مصروف ہے تو تلنگانہ کے چیف منسٹر آخر کیا کر رہے ہیں؟ کویتا نے بدھ کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس (سابقہ ٹوئٹر) پر اپنے ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آندھرا پردیش حکومت ناگرجنا ساگر کے ڈیڈ اسٹوریج سے مبینہ طور پر غیر قانونی طریقے سے پانی منتقل کرنے کے لئے ایک بڑے ٹنل پروجیکٹ پر کام کر رہی ہے، لیکن تلنگانہ حکومت اس معاملے پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے۔انہوں نے سوال کیا کہ ریاستی حکومت نے اب تک اس منصوبے کے خلاف کوئی مؤثر قدم کیوں نہیں اٹھایا؟ انہوں نے چیف منسٹر ریونت ریڈی سے وضاحت طلب کی کہ کیا آندھرا پردیش حکومت ان کی اجازت یا رضامندی سے اس ٹنل پروجیکٹ کی تعمیر کر رہی ہے؟ اگر اتنے بڑے پیمانے پر پروجیکٹ کے کام جاری ہیں اور تلنگانہ حکومت کو اس کی بنیادی معلومات تک نہیں ہیں تو پھر ریاست کا انٹیلی جنس نظام کیا کر رہا ہے؟ کویتا نے کہا کہ اگر تلنگانہ حکومت کو آندھرا پردیش کے اس مبینہ غیر قانونی پروجیکٹ کے بارے میں کوئی اطلاع ہی نہیں ہے تو یہ حکومت کی انتظامی اور نگرانی کی سنگین ناکامی ہے۔انہوں نے دوٹوک انداز میں کہا کہ ایسی صورتحال میں چیف منسٹر ریونت ریڈی کو ایک لمحہ بھی اپنے عہدے پر برقرار رہنے کا حق نہیں ہے۔تلنگانہ رکشنا سینا کی چیف نے مرکزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملہ میں فوری مداخلت کرے۔ انہوں نے ریاستی حکومت پر زور دیا کہ وہ مرکزی حکومت پر دباؤ ڈالتے ہوئے آندھرا پردیش کی جانب سے جاری مبینہ غیر قانونی ٹنل پروجیکٹ کی تعمیر کو فوری طور پر روکے۔انہوں نے واضح کیا کہ تلنگانہ کے آبی وسائل اور ریاست کے مفادات کے تحفظ کے معاملہ میں حکومت کی خاموشی ناقابل قبول ہے۔

بیلگاوی کی عالمہ مبین پالیگار کو ''نیشنل اردو ٹیچر ایوارڈ 2026'' نئی دہلی میں قومی اردو کانفرنس کے دوران گولڈ میڈل، یادگاری شیلڈ اور توصیفی سند ملی



دہلی / بیلگاوی، 18/نومبر (ای میل) تعلیم، تدریس، تعلیمی قیادت، اردو زبان وادب کے فروغ اور معاشرتی اصلاح کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دینے والی کرناٹک کے شہر بیلگاوی کی معروف ماہرِ تعلیم، عالمہ، قلم کار اور ماؤنٹ سینائی پی یو کالج آف آرٹس، کامرس اینڈ سائنسز، بیلگاوی کی پرنسپل عالمہ مبین پالیگار کو قومی سطح پر ایک اہم اعزاز سے نوازا گیا۔قومی یومِ تعلیم کے موقع پر نئی دہلی میں منعقدہ ''قومی اردو کانفرنس'' میں انہیں ''نیشنل اردو ٹیچر ایوارڈ 2026'' (گولڈ میڈل) پیش کیا گیا۔قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ انڈیا کے زیرِ اہتمام یہ باوقار کانفرنس غالب اکیڈمی، غالب انسٹی ٹیوٹ آڈیٹوریم، ایوانِ غالب مارگ، نئی دہلی میں منعقد ہوئی، جس میں ملک کی مختلف ریاستوں سے منتخب اساتذہ، پروفیسرز، ماہرینِ تعلیم اور اردو زبان وادب کے فروغ کے لیے خدمات انجام دینے والی شخصیات نے شرکت کی۔اس موقع پر عالمہ مبین پالیگار کو گولڈ میڈل، یادگاری شیلڈ اور توصیفی سند پیش کی گئی۔ تنظیم کے قومی صدر چودھری واصل علی گجر اور قومی جنرل سیکریٹری وکاس کمار رانا کے دستخط سے جاری کردہ توصیفی سند میں ان کی تعلیمی خدمات، تعلیمی اسکیموں کے نفاذ اور مختلف تعلیمی سرگرمیوں میں فعال شرکت کا اعتراف کیا گیا ہے۔عالمہ مبین نے جامعۃ الصالحات، کونڈوا، پونے سے عالمیت کی تکمیل کی۔1999ء میں فراغت کے بعد ہی انہوں نے اپنے گھر سے درس وتدریس اور دینی تعلیم کا آغاز کیا۔ محلے کی خواتین اور بچے قرآنِ کریم، بنیادی دینی تعلیم اور روزمرہ زندگی سے متعلق ضروری مسائل سیکھنے کے لیے ان کے پاس آتے تھے 2012ء میں انہوں نے بی ایڈ (B.Ed.) میں داخلہ لیا 2013ء میں شیخ بی ایڈ کالج میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر خدمات انجام دینے کا موقع ملا، جہاں تقریباً چار سال تک تدریسی فرائض انجام دیے۔اسی دوران انہوں نے اپنی اعلیٰ تعلیم بھی جاری رکھی اور ایم اے اردو (Urdu,M.A) اور ایم ایڈ (M.Ed.) کی ڈگریاں حاصل کی عالمہ مبین اسکولوں، کالجوں، مدارس اور تعلیمی وسماجی اداروں میں بطور مہمانِ خصوصی اور مقررہ شرکت کرتی رہی ہیں۔ بطور موٹیویشنل اسپیکر (Motivational Speaker) ان کے خطاب کے اہم موضوعات میں طلبہ کی تعلیمی ترقی، خود اعتمادی، کردار سازی، مثبت سوچ، مقصدِ زندگی، شخصیت سازی، والدین واساتذہ کا احترام اور معاشرتی ذمہ داری شامل ہیں۔ان کی گفتگو کا بنیادی مقصد نوجوان نسل میں علم کی اہمیت، اخلاقی اقدار، خود اعتمادی اور زندگی میں آگے بڑھنے کا جذبہ پیدا کرنا ہے۔عالمہ مبین پالیگار کا ماننا ہے کہ تعلیم صرف ڈگری حاصل کرنے کا نام نہیں بلکہ انسان کی شخصیت، سوچ، کردار اور مستقبل کی تعمیر کا ذریعہ ہے قومی سطح پر اس اعزاز کے حصول پر عالمہ مبین پالیگار نے قومی اردو شکشک کرمچاری سنگھ انڈیا کے ذمہ داران کا دلی شکریہ ادا کیا۔انہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ یہ اعزاز میرے لیے خوشی، حوصلہ افزائی اور مزید ذمہ داری کا باعث ہے۔اردو کانفرنس کے دوران پیلگاوی کی ایک خاتون ماہرِ تعلیم کو گولڈ میڈل سے نوازا جانا شہر کے تعلیمی، ادبی اور سماجی حلقوں کے لیے

غریبوں کی فلاح وبہبود ہی کانگریس عوامی حکومت کا بنیادی مقصد ہے: رکن اسمبلی ویرلا پلی شنکر

رنگاریڈی 18 نومبر (محمد معزالدین): غریبوں کی فلاح وبہبود ہی کانگریس کی عوامی حکومت کا بنیادی مقصد ہے اور حکومت عوام کی خوشحالی کو اولین ترجیح دیتے ہوئے کام کر رہی ہے۔ کانگریس ہمیشہ غریبوں کے ساتھ کھڑی رہنے والی جماعت ہے۔ان خیالات کا اظہار رکن اسمبلی شاد نگر اور سرکاری اداروں کی کمیٹی کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر نے کیا۔ وہ کیشم پیٹ منڈل مرکز کے نور فنکشن ہال میں نئی منظور شدہ چیوتھا پنشن کے مستحقین میں منظوری کے دستاویزات تقسیم کرنے کے پروگرام سے خطاب کر رہے تھے۔اس موقع پر انہوں نے مستحقین میں پنشن منظوری کے پروسیڈنگ لیٹرس تقسیم کیے۔انہوں نے واضح کیا کہ حکومت سیاسی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہر اہل فرد تک فلاحی اسکیموں کے فوائد پہنچا رہی ہے۔ پنشن، راشن کارڈ اور اندرا اماں مکانات کی منظوری میں کسی قسم کا سیاسی امتیاز نہیں برتا جا رہا ہے اور تمام طبقات کے غریبوں کے ساتھ انصاف کرنا ہی حکومت کا مقصد ہے۔رکن اسمبلی نے کہا کہ سابق رکن اسمبلی انجیا یادو کے آبائی گاؤں میں بھی غریبوں کے لیے ڈبل بیڈروم مکانات کی عدم دستیابی کی صورتحال ہے۔غریب خاندانوں کے اپنے مکان کے خواب کو پورا کرنے کے لیے ایکلاس خان پیٹ میں 30 اندرا اماں مکانات تعمیر کیے جا رہے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ کیشم پیٹ منڈل کے ہر گاؤں میں اہل غریب خاندانوں کو اندرا اماں مکانات منظور کرتے ہوئے فلاحی اقدامات کو ترجیح دی جا رہی ہے۔غریب ہی کانگریس پارٹی کی اصل طاقت ہیں اور حکومت ہر طرح سے ان کے ساتھ کھڑی رہے گی۔انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ سابق حکومت اور موجودہ عوامی حکومت کے درمیان فرق کا جائزہ لیں۔سابقہ حکومت نے ریاست کو قرضوں کے بوجھ تلے دبا دیا تھا اور تقریباً 8 لاکھ کروڑ روپے کے قرضے حاصل کر کے ریاست کی معاشی صورتحال کو متاثر کیا تھا۔انہوں نے الزام لگایا کہ سابقہ حکومت کے دور میں گرام پنچایتوں میں ترقیاتی کام انجام دینے والے سرپنچوں کو بھی ان کے کاموں کے بل ادا نہیں کیے گئے، جس کے باعث انہیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سابقہ دور حکومت میں عوام کو کئی مسائل کا سامنا رہا اور اس وقت کا معاشی بوجھ آج بھی ریاست پر برقرار ہے۔ویرلا پلی شنکر نے مزید کہا کہ انتخابات کے دوران عوام سے کیے گئے وعدے کے مطابق کانگریس نے عوامی حکومت قائم کی اور اب عوام سے کیے گئے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے فلاحی اسکیموں پر عمل درآمد کیا جا رہا ہے۔انہوں نے کہا کہ ماضی میں عوام کے درمیان جا کر فلاحی اسکیموں کے بارے میں اعتماد کے ساتھ بات کرنے کی صورتحال نہیں تھی، لیکن آج کانگریس حکومت کی جانب سے نافذ کی جانے والی اسکیموں کی بنیاد پر وہ پورے اعتماد کے ساتھ عوام کے درمیان جا رہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ کانگریس حکومت صرف وعدے کرنے والی حکومت نہیں بلکہ عملی طور پر کام کر کے دکھانے والی حکومت ہے۔عوام کو چاہیے کہ وہ قائدین کے کاموں، ترقیاتی سرگرمیوں اور عوام تک پہنچنے والے فلاحی ثمرات کا جائزہ لیتے ہوئے فیصلہ کریں کہ کون عوام کی حقیقی خدمت کر رہا ہے۔اس پروگرام میں پی اے سی ایس صدر شری دھر ریڈی، سابق زیڈ پی ٹی سی وشال شراون ریڈی، منڈل کانگریس صدر رمیش، سابق منڈل صدر ویرش، بلاک کانگریس صدر جگدیش اپا، سینئر کانگریس قائدین جتیندر ریڈی اور رگھو نائک، سرپنچوں آنند کمار، بھاسکر گوڑ، سریش ریڈی، بھاسکر، ناگیشور، بھاسکر نائک، کرونا کر ریڈی، رمیش نائک، کشن نائک، سری ناتھ، گری یادو، کرشنا یادو، رامولو اور ہنمنتو نائک کے علاوہ کانگریس قائدین، کارکنان اور ایم پی ڈی او دفتر کے عملے نے شرکت کی۔



فلور لیڈر کل ہند مجلس اتحاد المسلمین جناب اکبر الدین اویسی نے مرحوم ممتاز عالم دین حضرت مولانا مفتی سید صادق محی الدین فہیم کی رہائش گاہ پہنچ کر افراد خاندان سے ملاقات کرتے ہوئے پرسہ دیا،

حلقہ اسمبلی شاد نگر کے 153 گرام پنچایتوں &28 بلدی وارڈوں میں خصوصی رجسٹریشن مراکز قائم



شاد نگر: 18/نومبر (محمد معزالدین /جنوبی سہار): تلنگانہ حکومت کی جانب سے غریب خاندانوں کو مالی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے متعارف کرائی جانے والی 'اندرا اماں فیملی لائف انشورنس' اسکیم سے ہر اہل خاندان استفادہ کرے۔ یہ اپیل رکن اسمبلی شاد نگر اور ریاستی سرکاری کارپوریشنوں کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر نے کی۔سابق وزیر اعظم آنجہانی اندرا گاندھی کی یوم پیدائش کے موقع پر 19 نومبر کو چیف منسٹر کے ہاتھوں اس اسکیم کا افتتاح عمل میں آئے گا۔ اس سلسلے میں منگل کے روز منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خاندان کی کفالت کرنے والے سربراہ کی اچانک موت کی صورت میں اس کے اہل خانہ کو معاشی مشکلات سے بچانے کے لیے حکومت نے یہ اہم اسکیم متعارف کروائی ہے۔انہوں نے بتایا کہ 18 سے 59 سال عمر کے خاندان کے سربراہ کو اس اسکیم کے تحت 5 لاکھ روپے کا لائف انشورنس فراہم کیا جائے گا۔ اس انشورنس کا مکمل پریمیم حکومت ادا کرے گی اور مستحقین کو کوئی رقم ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔انہوں نے کہا کہ موجودہ عوامی حکومت غریبوں اور خواتین کی فلاح وبہبود کے لیے اندرا اماں مکانات، اندرا اماں ساڑیاں، گروہ جیوتی اور خواتین کے لیے آر ٹی سی بسوں میں مفت سفر جیسی اسکیموں پر عمل کر رہی ہے۔ یہ اسکیم بھی پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر ہر مستحق خاندان کے لیے ہے۔ویرلا پلی شنکر نے بتایا کہ حلقہ اسمبلی شاد نگر کے 153 گرام پنچایتوں اور شاد نگر میونسپلٹی کے 28 وارڈوں میں خصوصی رجسٹریشن مراکز قائم کیے جا رہے ہیں، جہاں متعلقہ عہدیداروں اور لیپ ٹاپس کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ اہل خاندان اپنے راشن کارڈ، آدھار کارڈ، خاندان کے سربراہ کا نام اور نامزد فرد (نومنی) کی تفصیلات درج کروائیں۔ آدھار کارڈ کے ذریعے عمر کی تصدیق کی جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں، عوامی نمائندوں اور صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ اس اسکیم کے متعلق غریب خاندانوں میں شعور بیدار کریں تاکہ ہر مستحق فرد اپنا اندراج کروا سکے۔اس پریس کانفرنس میں مارکیٹ کمیٹی کی چیئرپرسن سلوچنا کرشنا ریڈی، وائس چیئرمین محمد علی خان بابر، ڈائریکٹر کرونا کر، رگھو نائک، اشوک، روی کمار گپتا، پرشوتم ریڈی اور لائبریری چیئرمین مدن موہن ریڈی سمیت دیگر موجود تھے۔

پولیس کی زبردست کارروائی شور مچانے والے 200 موڈیفائیڈ سائلنسرس روڈ رولر کے نیچے دبا کر تباہ کر دیا

سنگاریڈی: 18/نومبر (حافظ شیخ عارف) محکمہ پولیس ضلع سنگاریڈی نے قانون کے خلاف ورزی کرنے والوں سے نمٹتے ہوئے ایک بڑی کارروائی انجام دی ہے۔موٹر سائیکلوں کے اصل سائلنسرز بدل کر عوام میں خوف و ہراس پھیلانے اور شور مچانے والی فضائی آلودگی کی وجہ بننے والے تقریباً 200 موڈیفائیڈ سائلنسرز کو روڈ پر رولر کی مدد سے سرعام کچل کر تباہ کر دیا گیا۔ سنگاریڈی ضلع ایس پی پریتوش پنکج آئی پی ایس کی خصوصی ہدایات پر سنگاریڈی ٹاؤن میں ٹریفک پولیس کی جانب سے بڑے پیمانے پر اسپیشل چیکنگ مہم چلائی گئی۔ اس کارروائی کے دوران 200 بائیکس کی نشاندہی کی گئی جن موٹر سائیکلوں میں تیز آواز والے موڈیفائیڈ سائلنسرز لگے ہوئے تھے اور جو شور مچانے والی فضائی آلودگی کا سبب بن رہے تھے ایسے تقریباً 200 دو پہیہ والی گاڑیوں کی شناخت کی گئی اور موٹر وہیکل ایکٹ کے تحت بھاری جرمانے عائد کرتے ہوئے گاڑیوں سے یہ غیر قانونی سائلنسرز ہٹا کر اپنے قبضے میں لے لیے گئے۔ پولیس نے سختی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ضبط کیے گئے تمام 200 موڈیفائیڈ سائلنسرز کو روڈ پر رولر تلے روند کر مکمل طور پر تباہ کر دیا۔اس موقع پر ڈی ایس پی ستیدیو گوڑنے میڈیا سے بات کرتے ہوئے سخت انتباہ جاری کیا اور کہا کہ " گاڑیوں میں موڈیفائیڈ سائلنسرز لگا کر سڑکوں پر تیز آوازوں کے ساتھ گھومتے پھرنا اور عام شہریوں، بزرگوں، حاملہ خواتین، معصوم بچوں اور دیگر مسافروں کو اذیت دینا ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا۔" انہوں نے مزید کہا کہ شور مچانے والی فضائی آلودگی پھیلانے والوں پر پولیس کی کڑی نظر ہے اور یہ خصوصی نگرانی کا سلسلہ مستقبل میں بھی جاری رہے گا۔قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے نہ صرف سائلنسرز نکالے جائیں گے بلکہ ان کے خلاف



قانون کے مطابق سخت سے سخت ترین قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔عوام کو پرامن ماحول فراہم کرنا اور سڑکوں پر نظم وضبط قائم رکھنا پولیس کا اولین مقصد ہے۔اس کارروائی میں سنگاریڈی ٹریفک انسپکٹر راما کرشنا ریڈی، رورل سی آئی نعیم الدین، ٹاؤن سی آئی رامو نائیڈو، دیگر سب انسپکٹرز ایس آئیز اور پولیس کے دیگر اہلکاروں نے شرکت کی۔

بھینسہ میں آر ٹی سی بس اور موٹر سیکل کے درمیان بھیانک سڑک حادثہ

موٹر سیکل سوار ایک شخص برسر موقع ہلاک، دوسرا شدید زخمی



بھینسہ۔ 18/نومبر (جاوید ساحل/جنوبی سہارا) بھینسہ شہر میں آج صبح کے اوقات میں ایک بھیانک سڑک حادثہ پیش آیا، جس میں ایک آر ٹی سی بس اور موٹر سیکل مخالف سمت سے ایک دوسرے ٹکرا گئے۔اور اس حادثہ میں موٹر سیکل پر سوار دو افراد میں ایک برسر موقع ہلاک ہو گیا جبکہ دوسرا شخص شدید زخمی ہو گیا۔جس کی حالت انتہائی تشویشناک بتائی گئی۔تفصیلات کے بموجب نا گیش اور عامر نامی دو افراد موٹر سیکل پر بھینسہ سے نظام آباد جانیوالی سمت جا رہے تھے اور مخالف سمت یعنی نظام آباد سے بھینسہ کو آرہی ایک بھینسہ ڈپو کی آر ٹی سی بس کے درمیان بھیانک تصادم پیش آیا۔ یہ واقعہ یہ واقعہ بھینسہ شہر کے ریلائنس پٹرول پمپ کے قریب پیش آیا جس میں بھینسہ سے نظام آباد کی سمت جا رہے ایک موٹر سیکل سوار جن میں نا گیش اور اس کا دوست عامر جا رہے تھے۔اور نظام آباد دست سے آرہی بھینسہ ڈپو کی آر ٹی سی بس کے درمیان بھانک تصادم پیش آیا۔اور اس حادثہ میں نا گیش 30/سالہ نامی شخص برسر موقع ہلاک ہو گیا۔جبکہ دوسرا شخص عامر شدید زخمی ہو گیا۔جس کی حالت تشویشناک بتائی گئی۔جن کا تعلق بھینسہ شہر کے گوپال نگر کے متوطن بتائے گئے ہیں۔جنہیں فوری نظام آباد منتقل کر دیا گیا۔اس ضمن میں بھینسہ پولیس نے مقام حادثہ پہنچکر حادثہ کا معائنہ کیا اور ایک کیس درج کرتے ہوئے تحقیقات کا آغاز کر دیا گیا۔

دھند و کہر میں سفر کرنا خطرناک، گاڑی چلانے والے احتیاطی تدابیر اختیار کریں

دھند کے دوران سفر کو ملتوی کیا جائے، سفر میں جلدی نہ کریں آپ کی حفاظت آپ کے خاندان کی ضمانت ہے: پولیس کمشنر

آرمور: 18/نومبر (محمد صیف علی/جنوبی سہارا) گاڑی چلانے والوں کو ہوشیار رہنا چاہئے کیونکہ سردیوں کے پس منظر میں سڑکوں پر گھنی دھند پڑنے کا امکان ہے اور دھند کے دوران سڑک حادثات کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ نظام آباد پولیس کمشنر پی سائی چیتنیا، آئی پی ایس، نے گاڑیاں چلانے والوں کو مشورہ دیا۔انہوں نے کہا کہ دھند کے دوران سفر کو ہنگامی حالات کے علاوہ ملتوی کیا جائے اور اگر ضروری ہو تو مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں۔انہوں نے کہا کہ سردیوں میں درجہ حرارت گرنے سے صبح سویرے سڑکوں پر گھنی دھند چھا جاتی ہے جس سے آنے والی گاڑیوں اور سڑک پر رکاوٹیں دیکھنا مشکل ہو جاتا ہے جس سے حادثات رونما ہو سکتے ہیں۔ گاڑی چلانے والوں کو خاص طور پر صبح سویرے سے صبح 8 بجے تک زیادہ چوکس رہنے کا مشورہ دیا جاتا ہے، کیونکہ دھند شدید ہونے کا امکان ہے۔انہوں نے کہا کہ دھند کے دوران اگر گاڑیوں کی لائٹس بھی جل جائیں تو سامنے والی گاڑیاں واضح طور پر نظر نہیں آتیں اور ایسے حالات میں تیز رفتاری سے سفر کرنا حادثات کا باعث بن سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اچانک بریک لگانے سے گاڑیوں کا کنٹرول کھونا، الٹ جانا اور سامنے والی گاڑیوں سے ٹکرانے جیسے حادثات ہو سکتے ہیں۔اس لئے گاڑی چلانے والوں کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ اپنی رفتار کم کریں اور سامنے والی گاڑی سے کافی فاصلہ رکھ کر سفر کریں۔ وہ احتیاطی تدابیر جن پر گاڑی چلانے والوں کو عمل کرنا چاہئے۔ 1) گھنی دھند کے دوران سفر نہ کریں جب تک کہ یہ ایمرجنسی نہ ہو۔ 2) اگر آپ نے سفر کرنا ہے تو گاڑی کی رفتار کو نمایاں طور پر کم کریں اور آہستہ سفر کریں۔ 3) دھند کے دوران کم بیم والی ہیڈ لائٹس استعمال کی جائیں۔ضرورت پڑنے پر فوگ لائٹس کا استعمال کیا جائے۔ 4) پہلے سے چیک کریں کہ آیا گاڑیوں کی ہیڈ لائٹس، ٹیل لائٹس اور اشارے ٹھیک سے کام کر رہے ہیں۔ 5) ہر گاڑی کے آگے اور پیچھے ریڈیم ریفلیکٹو اسٹیکرز لگانا لازمی ہے۔ 6) سامنے والی گاڑی سے کافی فاصلہ رکھیں۔ اچانک بریک نہ لگائیں اور نہ ہی اوورٹیک کریں۔ 7) ٹو وہیلر سواروں کو معیاری ہیلمٹ پہننا چاہئے۔ 8) کاروں اور دیگر چار پہیوں والی گاڑیوں میں سفر کرنے والوں کو سیٹ بیلٹ پہننا چاہئے۔ 9) ڈرائیونگ کے دوران موبائل فون کا استعمال نہ کریں۔تھک جانے پر سفر نہ کریں۔ایسے حالات میں جہاں دھند کی وجہ سے سڑک نظر نہیں آتی، گاڑی کو کسی محفوظ جگہ پر کھڑا کیا جائے اور حالات موزوں ہونے کے بعد ہی سفر جاری رکھا جائے۔

دیکشا دیوس سبھا کو کامیاب بنانے کیلئے متحدہ کوشش کریں

کریم نگر رکن اسمبلی گنگولا کملا کر کو پلہ ایشور جیون ریڈی رمنا کا خطاب

کریم نگر: 18/نومبر (نثار احمد پروانہ) کریم نگر می

اعظم خان کو عبوری ضمانت

(آئینی تقاضوں کی پامالی، تفتیشی اداروں کے اختیارات اور عدالتی مداخلت کے تناظر میں ایک اہم پیش رفت)



افتخار احمد قادری

سماجوادی پارٹی کے سینئر رہنما اور اتر پردیش کی سیاست کے معروف چہرے محمد اعظم خان کو الٰہ آباد ہائی کورٹ سے ملنے والی عبوری ضمانت نے ملک کے نظامِ عدل، تفتیشی اداروں کے طریقۂ کار، آئینی حقوق کی پاسداری اور ریاستی اختیارات کی حدود سے متعلق کئی بنیادی سوالات کو ازسرنو موضوعِ بحث بنا دیا ہے۔ سترہ نومبر 2026 کو جسٹس راجیو گپتا اور جسٹس دیویندر سنگھ اوّل پر مشتمل الٰہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانب سے اعظم خان کی گرفتاری کے طریقۂ کار کا جائزہ لیتے ہوئے بادی النظر میں یہ محسوس کیا کہ گرفتاری کے دوران آئینِ ہند کے آرٹیکل 22(1) اور پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (PMLA) کی دفعہ 19 میں مذکور لازمی قانونی تقاضوں کی پوری طرح پابندی نہیں کی گئی۔ عدالت نے اسی پس منظر میں انہیں عبوری ضمانت پر رہا کرنے کا حکم صادر کیا۔ یہ پیش رفت اس اعتبار سے غیر معمولی اہمیت رکھتی ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر واضح کیا ہے کہ کسی بھی تفتیشی ادارے کو حاصل قانونی اختیارات آئینی حدود سے ماورا نہیں ہو سکتے اور کسی شہری کی آزادی سلب کرنے کے لیے محض الزام یا تفتیش کی ضرورت کافی نہیں، بلکہ قانون کے مقرر کردہ طریقۂ کار کی مکمل پاسداری بھی ناگزیر ہے۔

اعظم خان کی سیاسی زندگی اور قانونی مشکلات کا سلسلہ گزشتہ کئی برسوں سے مختلف مقدمات کے باعث مسلسل زیرِ بحث رہا ہے۔ وہ اتر پردیش کی سیاست میں ایک طویل عرصے تک نمایاں کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ رام پور ان کی سیاسی سرگرمیوں کا بنیادی مرکز رہا ہے اور وہ متعدد مرتبہ اسمبلی کی نمائندگی کے علاوہ ریاستی حکومت میں وزارت کی ذمہ داریاں بھی انجام دے چکے ہیں۔ تاہم گزشتہ چند برسوں میں ان کے خلاف درج ہونے والے مختلف مقدمات، عدالتی کارروائیوں اور مسلسل قانونی کشمکش نے ان کی سیاسی و شخصی زندگی کو ایک پیچیدہ مرحلے سے دوچار کر دیا ہے۔ جوہر یونیورسٹی سے متعلق تنازعات بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہیں۔ ان کے خلاف انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کی کارروائی بھی اسی یونیورسٹی اور اس سے وابستہ مولانا محمد علی جوہر ٹرسٹ کے مالی معاملات کی تفتیش کے پس منظر میں شروع ہوئی، جس میں تقریباً 426 کروڑ روپے کے مبینہ منی لانڈرنگ معاملے کا ذکر سامنے آیا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے الزامات کی حقیقت کا تعین تفتیش اور عدالتی سماعت کے ذریعے ہی ممکن ہے، لیکن کسی بھی الزام کی سنگینی ملزم کے آئینی حقوق کو غیر مؤثر نہیں بنا سکتی۔

سب سے زیادہ قابلِ توجہ پہلو اکتیس اکتوبر 2026 کا وہ واقعہ ہے، جب اعظم خان کو رام پور ڈسٹرکٹ جیل سے رہائی کے فوراً بعد انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے ایک دوسرے مقدمے میں گرفتار کر لیا۔ وہ اس سے قبل پین کارڈ سے متعلق مقدمے میں ضمانت حاصل کر چکے تھے اور الٰہ آباد ہائی کورٹ نے ان کی سزا پر بھی روک لگا دی تھی۔ رہائی کے قانونی مراحل مکمل ہونے کے بعد جب وہ جیل کے دروازے سے باہر نکلے تو ای ڈی کے اہلکاروں نے انہیں منی لانڈرنگ کے ایک الگ مقدمے میں اپنی تحویل میں لے لیا۔ یوں ایک مقدمے میں رہائی کے فوراً بعد دوسرے مقدمے کی گرفتاری نے اس کارروائی کے محرکات اور قانونی جواز پر سوالات کھڑے کر دیے۔ کسی شخص کو ایک مقدمے میں قانونی رہائی ملنے کے بعد دوسرے مقدمے میں گرفتار کرنا بذاتِ خود غیر قانونی نہیں، بشرطیکہ اس کے لیے قانون میں مقرر تمام شرائط پوری کی گئی ہوں؛ تاہم رہائی کے لمحے ہی گرفتاری کا واقعہ، اس کے پس منظر اور طریقۂ کار کے ساتھ مل کر جب عدالت کے سامنے آیا تو اس نے معاملے کو غیر معمولی قانونی اہمیت عطا کر دی۔ اعظم خان کی جانب سے عدالت میں یہ موقف اختیار کیا گیا کہ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ نے گرفتاری کے وقت انہیں ان وجوہات اور بنیادوں سے تحریری طور پر آگاہ نہیں کیا جن کی بنا پر ان کی آزادی سلب کی جا رہی تھی۔ ان کے وکلا نے اس امر پر بھی اعتراض کیا کہ گرفتاری کے قانونی دستاویزات میں کئی بنیادی تفصیلات موجود نہیں تھیں۔ دوسری جانب ای ڈی کا موقف تھا کہ اس کے افسران نے گرفتاری کے وقت متعلقہ دستاویزات اعظم خان کے حوالے کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن انہوں نے انہیں قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ادارے نے اس دعوے کی تائید میں ایک پنچ نامہ بھی پیش کیا، جسے اس کے مطابق کارروائی کا سرکاری ریکارڈ قرار دیا گیا۔ بظاہر معاملہ محض دستاویزات کی وصولی یا عدم وصولی کا تھا، لیکن عدالت نے جب متعلقہ ریکارڈ کی باریک بینی سے جانچ کی تو اس کے سامنے کئی ایسے پہلو آئے جنہوں نے ای ڈی کے موقف کو مزید وضاحت طلب بنا دیا۔ عدالت کے مشاہدے کے مطابق گرفتاری کی وجوہات پر مشتمل دستاویزات میں ان کی تیاری کا مقام، تاریخ اور وقت درج نہیں تھا اور متعلقہ خانے خالی چھوڑ دیے گئے تھے۔ مزید یہ کہ اکتیس اکتوبر کو اعظم خان کی بہن کو بھیجے گئے واٹس ایپ پیغام کے ساتھ گرفتاری کی وجوہات پر مشتمل دستاویزات بھی منسلک نہیں تھیں۔ ای ڈی کی جانب سے یہ بھی کہا گیا کہ گرفتاری کے عمل کی ویڈیو ریکارڈنگ کی گئی تھی، تاہم عدالت کے سامنے ایسی کوئی ویڈیو یا تصویر پیش نہیں کی گئی جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ متعلقہ افسران نے اعظم خان کو دستاویزات فراہم کرنے کی کوشش کی اور انہوں نے انہیں وصول کرنے سے انکار کیا۔ عدالت نے ریمانڈ کی درخواست کا بھی جائزہ لیا اور اس میں بھی گرفتاری کی مبینہ ویڈیو ریکارڈنگ کا کوئی واضح ذکر نہیں پایا۔ ان تمام امور نے اس دعوے کی قانونی حیثیت کو مزید تحقیق طلب بنا دیا کہ اعظم خان کو گرفتاری کی وجوہات سے بروقت اور باقاعدہ طور پر آگاہ کر دیا گیا تھا۔ یہاں بنیادی سوال کسی ایک سیاسی رہنما کی ذات سے آگے بڑھ کر شہری آزادیوں کے آئینی تحفظ کا ہے۔ دستورِ ہند کا آرٹیکل 22(1) اس امر کی ضمانت فراہم کرتا ہے کہ گرفتار کیے گئے کسی بھی شخص کو گرفتاری کی وجوہات سے جلد از جلد آگاہ کیا جائے اور اسے اپنی پسند کے قانونی مشیر سے رجوع کرنے اور دفاع کا حق حاصل ہو۔ یہ ضمانت محض آئینی کتاب میں درج چند الفاظ کا مجموعہ نہیں، بلکہ ایک مہذب جمہوری نظام میں ریاست اور شہری کے درمیان اختیارات کی حد بندی کا بنیادی اصول ہے۔ کسی شخص کو گرفتار کرنا ریاست کا قانونی اختیار ہو سکتا ہے، لیکن اس اختیار کے استعمال کے ساتھ ذمہ داریاں بھی وابستہ ہیں۔ گرفتاری کی وجوہات سے آگاہ کرنا اسی ذمہ داری کا اہم ترین حصہ ہے، کیونکہ جب تک کسی شخص کو یہ معلوم نہ ہو کہ اسے کس بنیاد پر حراست میں لیا گیا ہے، اس وقت تک اس کے لیے اپنے دفاع کے حق کو مؤثر طور پر استعمال کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

اسی طرح پریوینشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ کی دفعہ 19 بھی انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ کے افسران کو گرفتاری کا اختیار دیتے ہوئے قانونی شرائط کی پابندی کا پابند بناتی ہے۔ اس قانون کے تحت متعلقہ افسر کے پاس دستیاب مواد کی بنیاد پر یہ یقین کرنے کی معقول وجہ ہونی چاہیے کہ متعلقہ شخص کسی قابلِ سزا جرم میں ملوث ہے، اور اس یقین کی بنیاد تحریری طور پر درج کرنا بھی قانونی تقاضوں میں شامل ہے۔ چنانچہ یہ اختیار غیر محدود یا من مانے استعمال کے لیے نہیں دیا گیا۔ اگر تفتیشی ادارہ کسی شہری کو گرفتار کرتا ہے تو اسے یہ ثابت کرنا ہوتا ہے کہ اس نے قانون کے مقرر کردہ طریقۂ کار کو ملحوظ رکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الٰہ آباد ہائی کورٹ نے اس معاملے میں محض الزامات کی نوعیت پر توجہ مرکوز رکھنے کے بجائے گرفتاری کے قانونی مراحل کی جانچ کو بنیادی اہمیت دی۔

عدالت نے اپنے عبوری حکم میں یہ بھی مشاہدہ کیا کہ اعظم خان کو ایک دوسرے مقدمے میں رہائی کے فوراً بعد جیل کے دروازے پر ہی گرفتار کیا جانا، بادی النظر میں موجودہ کارروائی کی محرکات اور اس کی نیک نیتی کے بارے میں سوالات پیدا کرتا ہے۔ عدالت نے اس صورتِ حال کو کارروائی کی مبینہ بدنیتی اور غلط ارادے کے تناظر میں قابلِ غور قرار دیا۔ تاہم یہ سمجھنا ضروری ہے کہ عدالت کا یہ مشاہدہ عبوری نوعیت کا ہے، نہ کہ مقدمے کے تمام حقائق پر حتمی فیصلہ۔ ای ڈی کو اپنا تفصیلی جواب داخل کرنے کا موقع دیا گیا ہے اور آئندہ سماعت میں دونوں فریقوں کے دلائل اور دستاویزات کا مزید جائزہ لیا جائے گا۔ لہٰذا اس عدالتی پیش رفت کو نہ تو اعظم خان کے خلاف تمام الزامات سے قطعی بریت قرار دیا جا سکتا ہے اور نہ ہی تفتیشی ادارے کے خلاف مقدمے کا حتمی فیصلہ۔ البتہ یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ عدالت نے گرفتاری کے طریقۂ کار میں موجود ایسے سوالات کی نشان دہی کی ہے جنہیں نظر انداز کرنا قانون کی روح سے انحراف کے مترادف ہوگا۔ اس مقدمے کی قانونی پیش رفت میں سپریم کورٹ کا کردار بھی قابلِ ذکر ہے۔ اعظم خان نے اپنی گرفتاری کو چیلنج کرتے ہوئے سپریم کورٹ سے رجوع کیا تھا، جہاں سے پانچ نومبر کو ان کی درخواست الٰہ آباد ہائی کورٹ منتقل کرنے کی ہدایت دی گئی۔ سپریم کورٹ نے ہائی کورٹ کو معاملے کی سماعت کے بعد مناسب عبوری حکم صادر کرنے کی ہدایت بھی کی تھی۔ اس کے بعد معاملہ الٰہ آباد ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ کے سامنے آیا جہاں ان کی جانب سے سینئر وکلا کپل سبل اور عمران اللہ نے قانونی دلائل پیش کیے۔ دونوں فریقوں کے موقف، دستاویزات اور گرفتاری کے حالات کا جائزہ لینے کے بعد عدالت نے سترہ نومبر کو عبوری ضمانت کا حکم صادر کیا۔ عدالت نے اعظم خان کو ذاتی مچلکہ اور مساوی مالیت کی دو ضمانتیں جمع کرانے پر چیف جوڈیشل مجسٹریٹ غازی آباد کی تسلی کے مطابق رہا کرنے کی ہدایت دی۔ اس مقدمے کی آئندہ سماعت دس دسمبر 2026 کو مقرر کی گئی ہے۔ ای ڈی کو تفصیلی جوابی حلف نامہ داخل کرنے کے لیے ایک ہفتے کی مہلت دی گئی، جب کہ اعظم خان کو جواب الجواب داخل کرنے کے لیے دس دن کا وقت دیا گیا ہے۔

یہاں ایک اہم پہلو ملک کے تفتیشی اداروں کے کردار اور ان کی جواب دہی سے متعلق بھی ہے۔ انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ جیسے ادارے معاشی جرائم، مالی بدعنوانی، غیر قانونی اثاثوں اور منی لانڈرنگ کی روک تھام کے لیے قائم کیے گئے ہیں۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ایسے جرائم کی تفتیش کریں اور شواہد کی بنیاد پر مجرموں کو قانون کے کٹہرے تک پہنچائیں۔ معاشی جرائم کی تفتیش میں ان اداروں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا، لیکن ادارہ جاتی قوت کا اصل اعتبار اسی وقت قائم رہتا ہے جب اس کا استعمال غیر جانب دارانہ، شفاف اور قانون کے مطابق ہو۔ اگر گرفتاری کے بنیادی قانونی تقاضوں ہی کی تکمیل مشکوک ہو جائے تو پھر تفتیش کی غیر جانب داری اور کارروائی کی قانونی حیثیت پر سوال اٹھنا فطری امر ہے۔ کسی بھی تفتیشی ادارے کی کامیابی محض گرفتاریوں کی تعداد سے نہیں، بلکہ عدالت میں ثابت ہونے والے شواہد اور قانون کے مطابق مکمل کی گئی کارروائی سے متعین ہونی چاہیے۔ جمہوری نظام میں حکومت، حزبِ اختلاف، تفتیشی ادارے اور عدلیہ سبھی اپنے اپنے آئینی دائرۂ کار کے پابند ہوتے ہیں۔ حزبِ اختلاف کے کسی رہنما پر اگر بدعنوانی، مالی بے ضابطگی یا کسی دوسرے جرم کا الزام عائد ہوتا ہے تو اس کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں، لیکن محض سیاسی اختلاف یا اقتدار سے محرومی کسی کو قانونی کارروائی سے تحفظ فراہم نہیں کر سکتی۔ اسی طرح کسی سیاسی شخصیت کی مخالفت یا اس کے خلاف الزامات کی موجودگی تفتیشی اداروں کو آئینی حدود سے تجاوز کرنے کا جواز بھی فراہم نہیں کرتی۔ قانون کا اصول یہ ہے کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لیے جواب دہ ہے، لیکن ریاست بھی اپنی ہر کارروائی کے لیے جواب دہ ہے۔ انصاف کا یہی دوطرفہ تصور ایک صحت مند جمہوریت کی بنیاد بنتا ہے۔ اعظم خان کے معاملے میں بھی یہی اصول پیشِ نظر رہنا چاہیے۔ ان کے خلاف درج مقدمات اور جوہر یونیورسٹی سے متعلق الزامات کی تحقیقات اپنی جگہ ایک قانونی عمل ہیں، جنہیں شواہد اور عدالتی فیصلوں کی روشنی میں آگے بڑھنا چاہیے۔ اگر ان کے خلاف مالی بے ضابطگیوں کے مستند شواہد موجود ہیں تو قانون کے مطابق کارروائی ہونی چاہیے اور اگر کسی مرحلے پر قانونی تقاضوں کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اس کی ذمہ داری بھی متعین ہونی چاہیے۔ کسی سیاسی رہنما کو محض اس کی سیاسی حیثیت کی بنیاد پر نہ تو غیر ضروری رعایت ملنی چاہیے اور نہ ہی اس کی سیاسی شناخت کو اس کے آئینی حقوق سے محرومی کا سبب بننے دینا چاہیے۔ قانون کی نظر میں مساوات کا تقاضا یہی ہے کہ عام شہری ہو یا سابق وزیر، حزبِ اختلاف کا رہنما ہو یا حکمراں جماعت کا نمائندہ، سب کے لیے قانونی پیمانہ یکساں رہے۔ اتر پردیش کی سیاست میں اعظم خان ایک ایسی شخصیت رہے ہیں جن کے اثرات رام پور سے آگے بھی محسوس کیے جاتے رہے ہیں۔ ان کی سیاسی وابستگی، خطابت اور طویل پارلیمانی و اسمبلی تجربے نے انہیں سماجوادی سیاست کا ایک نمایاں کردار بنایا۔ ان کے خلاف مقدمات اور قانونی مشکلات نے ان کے سیاسی مستقبل کے حوالے سے بھی متعدد بحثوں کو جنم دیا ہے۔ تاہم کسی بھی سیاسی شخصیت کی مقبولیت یا غیر مقبولیت کو عدالتی کارروائی کا معیار نہیں بنایا جا سکتا۔

ماں کے دل کا وہ زخم، جسے سیاست کے شور میں سننا مشکل ہے!



شرف الدین سید، بنگلور
9342522346

بعض دکھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ بعض زخم وقت گزرنے کے ساتھ مندمل ہونے کے بجائے انسان کی زندگی کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں۔ اور بعض حادثات ایسے ہوتے ہیں جو صرف ایک فرد کی زندگی نہیں بلکہ پورے خاندان کی خوشیوں، خوابوں اور مستقبل کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ سونیا گاندھی کی زندگی کا المیہ بھی کچھ ایسا ہی ہے، جسے محض سیاسی چشمے سے دیکھنے والے شاید کبھی اس انسانی کرب کی گہرائی تک نہ پہنچ سکیں، جس سے ایک عورت، ایک بیوی اور دو بچوں کی ماں کو گزرنا پڑا۔

ایک ایسی عورت جس نے اپنے شوہر راجیو گاندھی کے ساتھ محبت، اعتماد اور رفاقت سے بھری زندگی گزاری، جس نے اپنے بچوں کو ایک محبت کرنے والے باپ کی شفقت میں پروان چڑھتے دیکھا، جس کے گھر میں محبت کی مسکراہٹیں تھیں، مستقبل کے خواب تھے اور زندگی کی معمول کی خوشیاں تھیں۔ لیکن اچانک ایک ایسا سانحہ پیش آیا جس نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا۔ محض ایک شخص کی موت نہیں ہوئی تھی، ایک گھر کا سکون اجڑ گیا تھا، ایک بیوی کی زندگی سے اس کا ہم سفر چھن گیا تھا اور دو بچوں کے سروں سے باپ کا سایہ اٹھ گیا تھا۔

راہل گاندھی نے اپنی والدہ کی یادداشتوں اور اس سانحے کے حوالے سے جو باتیں بیان کیں، وہ محض ایک بیٹے کا بیان نہیں بلکہ ایک ایسے بچے کے دل کی آواز ہیں جس نے اپنے والدین کے درمیان غیر معمولی محبت دیکھی تھی اور پھر اسی محبت کے آشیانے کو اجڑتے ہوئے محسوس کیا۔ انہوں نے اپنے بچپن کی ایک نہایت دلچسپ اور جذباتی یاد کا ذکر کیا کہ ان کے والدین کی محبت اس قدر فطری اور گہری تھی کہ انہیں لگتا تھا شاید ہر گھر میں ایسا ہی ہوتا ہوگا۔ کھانے کے وقت بھی ان کی والدہ اپنے والد کے قریب، ان کی گود میں بیٹھی ہوتی تھیں۔ جب راہل نے اپنے دوستوں کے گھروں میں ایسا منظر نہ دیکھا تو معصومیت سے پوچھا کہ تمہاری ماں اپنے والد کے پاس اس طرح کیوں نہیں بیٹھتیں؟

یہ ایک بچے کی معصوم یاد ہے، لیکن اس کے پس منظر میں ایک ایسا درد چھپا ہوا ہے جسے محسوس کرنے کے لیے انسانی ہمدردی کا زندہ ہونا ضروری ہے۔ راہل نے اپنی گفتگو میں اس حقیقت کا بھی ذکر کیا کہ پہلے ان کی دادی اندرا گاندھی کو گولی مار کر قتل کیا گیا اور پھر ان کے والد راجیو گاندھی ایک بم دھماکے میں ہلاک ہوئے۔ اس دھماکے کی شدت نے ان کے جسم کو بھی بری طرح متاثر کیا تھا۔ یہ کسی سیاسی خاندان کے لیے محض ایک حادثہ نہیں تھا بلکہ ایک پورے خاندان کی زندگی کا رخ بدل دینے والا سانحہ تھا۔

راہل کے مطابق ان کی والدہ کی یادداشت غیر معمولی ہے۔ وہ بہت سی باتیں کبھی نہیں بھولتیں، لیکن جب ان سے راجیو گاندھی کی موت کے وقت پیش آنے والے واقعات کے بارے میں پوچھا جاتا ہے تو انہیں اس لمحے کی واضح یاد نہیں آتی۔ اس واقعے کی تفصیلات بھی ان کی بہن پرینکا اور دیگر لوگوں کی مدد سے مرتب کی گئیں۔ یہ بات اپنے اندر کتنی گہری معنویت رکھتی ہے! بعض صدمے انسان کے ذہن پر ایسے نقوش چھوڑ جاتے ہیں کہ زندگی کے سب سے المناک لمحے کی یاد بھی دھندلا جاتی ہے۔

ذرا تصور کیجیے، ایک عورت جس نے اپنے شوہر کے ساتھ محبت بھری زندگی گزاری ہو، جس کے بچے اپنے والد کی شفقت میں پل رہے ہوں اور جس کے گھر میں زندگی کی رونقیں ہوں، وہ اچانک اپنے شریکِ حیات کو اس طرح کھو دے کہ اس کے جسدِ خاکی کی حالت اور سانحے کی تفصیلات بھی دل دہلا دینے والی ہوں۔ یہ صرف شوہر کی جدائی نہیں تھی بلکہ زندگی کے ایک پورے عہد کا خاتمہ تھا۔ ان خوابوں کا بکھر جانا تھا جو دونوں نے مل کر دیکھے تھے۔ اس عورت کے لیے یہ ایسا امتحان تھا جس میں اسے اپنے غم کے ساتھ ساتھ اپنے بچوں کے مستقبل کو بھی سنبھالنا تھا۔ سونیا گاندھی نے صرف اپنا شریکِ حیات نہیں کھویا، ان کے بچوں نے اپنا باپ کھویا اور ایک خاندان نے اپنی خوشیوں کا مرکز کھو دیا۔ راہل گاندھی کے بیان سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ راجیو گاندھی کی موت کے بعد ان کی والدہ کی شخصیت اور زندگی کا انداز بدل گیا تھا۔ ان کے بقول، پہلے کی ہنس مکھ، خوش مزاج اور لوگوں سے کھلنے ملنے والی ماں ایک مختلف انسان بن گئی تھیں۔ گویا زندگی کی شمع اچانک بجھ گئی ہو اور انہیں ایک بالکل نئی زندگی کا آغاز کرنا پڑا ہو۔

یہاں ایک اور پہلو بھی قابلِ توجہ ہے۔ راہل نے اپنی والدہ کے بارے میں بات کرتے ہوئے جس طرح اپنے جذبات پر قابو رکھا، وہ ایک بیٹے کے لیے آسان نہیں تھا۔ وہ اپنے والد کی محبت، والدہ کی محرومی اور اپنے بچپن کے اجڑے ہوئے خوابوں کا ذکر کر رہے تھے۔ ان کے الفاظ میں دکھ تھا، لہجے میں کرب تھا، لیکن انہوں نے اپنے جذبات کو ضبط میں رکھتے ہوئے وہ باتیں بیان کیں جنہیں سن کر کسی بھی حساس انسان کا دل بھر آئے۔ شاید یہی وہ لمحہ تھا جب ایک سیاسی رہنما کی شناخت پیچھے رہ گئی اور ایک بیٹے کا درد سامنے آ گیا۔ افسوس اس بات کا ہے کہ ہمارے معاشرے میں سیاسی اختلافات بعض اوقات انسانی احساسات کو بھی نگل جاتے ہیں۔ کسی سیاسی شخصیت سے اختلاف اپنی جگہ، اس کی سیاسی کارکردگی پر تنقید بھی جمہوری حق ہے، لیکن کسی کے ذاتی غم، خاندانی سانحے اور انسانی محرومی کا مذاق اڑانا یا اسے سیاسی مسالے کے طور پر استعمال کرنا کہاں کی انسانیت ہے؟ اندھی سیاسی وابستگی میں مبتلا بعض لوگوں کو شاید ایسے واقعات میں بھی صرف اپنے سیاسی مخالفین کے خلاف یا حق میں کوئی مسالہ نظر آتا ہے۔ انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہیں ہوتا کہ ایک ماں نے کیا کھویا، ایک بیٹے نے اپنے بچپن میں کیا دیکھا اور ایک خاندان نے کس قدر کرب برداشت کیا۔ کیا کسی سیاسی جماعت سے وابستگی انسان کو اتنا بے حس بنا سکتی ہے کہ وہ ماں کی محرومی، بیوی کی جدائی اور بچوں کے یتیم ہو جانے کے درد کو بھی محسوس نہ کر سکے؟ کسی سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لیے اس کی سیاسی فکر سے اتفاق کرنا ضروری نہیں۔ انسانیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ ہم سیاسی اختلافات کو ایک طرف رکھ کر کسی کے دکھ کو دکھ سمجھیں۔ سونیا گاندھی کی سیاسی زندگی پر بحث ہو سکتی ہے، ان کے فیصلوں سے اختلاف کیا جا سکتا ہے اور ان کی سیاسی حکمت عملی پر سوالات اٹھائے جا سکتے ہیں، لیکن ایک بیوی اور دو بچوں کی ماں کی حیثیت سے انہوں نے جس صدمے کو برداشت کیا، اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ راہل گاندھی نے اپنی والدہ کے بارے میں جو کچھ بیان کیا، اس میں کسی سیاسی حریف کو جواب دینے سے زیادہ ایک بیٹے کی اپنے والدین سے وابستہ یادوں، محبت اور محرومی کی داستان تھی۔ اس داستان کو سننے کے لیے سیاسی وابستگی سے زیادہ ایک حساس دل کی ضرورت ہے۔ ہمیں سوچنا ہوگا کہ سیاست میں اختلاف کے باوجود انسانیت میں اشتراک کیوں باقی نہیں رہتا؟ ہم کب یہ سمجھیں گے کہ کسی کی آنکھوں کے آنسوؤں کو سیاسی چشمے سے نہیں دیکھا جاتا؟ اور کب ہم اپنے دلوں میں اتنی گنجائش پیدا کریں گے کہ کسی دوسرے کے دکھ کو محسوس کرنے کے لیے پہلے اس کی سیاسی شناخت معلوم نہ کرنی پڑے؟ راجیو گاندھی کی موت ہندوستان کی سیاسی تاریخ کا ایک المناک باب ضرور ہے، لیکن سونیا گاندھی کے لیے وہ ان کی ذاتی زندگی کا ایسا زخم تھا جسے شاید وقت بھی پوری طرح مندمل نہ کر سکا۔ راہل گاندھی کے لیے وہ صرف والد کی موت نہیں تھی۔ بلکہ اپنے سامنے محبت سے آباد ایک گھر کو اجڑتے دیکھنے کا تجربہ تھا۔ یاد رکھیے، کسی انسان کے سیاسی نظریات سے اختلاف کیا جا سکتا ہے، مگر اس کے انسانی دکھ سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ سیاست اقتدار، نظریات اور اختلاف کا نام ہے، لیکن درد، محبت اور محرومی ہر انسان کی مشترکہ میراث ہیں۔!!!

بے تحاشہ ٹھیکہ دینے اور ادائیگی کی بات پر بغلیں جھانکنے والی حکومت

ناگپور سے تقریباً 150 کلومیٹر دور امراوتی میں 19 اکتوبر کو ٹھیکیداروں نے مہاراشٹر حکومت کی باقاعدہ آخری رسومات ادا کر دیں اور پورے رسم و رواج کے ساتھ اس کا جلوس جنازہ نکالا۔ 2 نومبر کو وہ ایک بار پھر محکمہ تعمیرات عامہ کے دفتر کے سامنے جمع ہوئے۔ اس بار وہ تیرہویں کی رسم ادا کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے، جو موت کے تیرہویں دن انجام دی جاتی ہے۔ ان کی ناراضگی کی وجہ یہ ہے کہ ریاستی حکومت نے 2 سے 3 سال پہلے مکمل ہو چکے کاموں کے بقایہ جات کی ادائیگی نہیں کی ہے۔ مہاراشٹر اسٹیٹ کنٹریکٹرس ایسوسی ایشن (ایم ایس سی اے) کا دعویٰ ہے کہ ایک لاکھ سے زیادہ ٹھیکیدار اپنے 90 ہزار کروڑ سے ایک لاکھ کروڑ روپے تک کے بقایہ جات کی ادائیگی کے منتظر ہیں۔ امراوتی کا احتجاج اس سلسلے کی تازہ ترین کڑی ہے۔ گزشتہ ایک سال سے ایم ایس سی اے اور اس کی شاخیں ناگپور اور دیگر شہروں میں احتجاجی مظاہرے کر رہی ہیں۔ اگست 2025 میں انہوں نے کولہاپور میں 10 دن تک دھرنا دیا تھا، جبکہ اپریل 2026 میں وہ اپنے مطالبات لے کر ممبئی تک پہنچ گئے تھے۔ ٹھیکیداروں کا کہنا ہے کہ سرکاری تعمیراتی کاموں کو مکمل کرنے کے مقصد سے لیے گئے قرض کا بوجھ بڑھتا جا رہا ہے، مشینری پر گرد جمنے لگی ہے، مزدوروں کو اجرت نہیں ملی ہے اور سامان فراہم کرنے والے تاجروں نے قرض دینے سے انکار کر دیا ہے۔ قرض خواہوں کے دباؤ کے باعث گزشتہ ڈیڑھ سال کے دوران 9 ٹھیکیدار خودکشی کر چکے ہیں۔ امراوتی ضلع کے جرود باشندہ 52 سالہ ٹھیکیدار سنیل واگدھرے کی خودکشی نے 8 اکتوبر کو غصے کی ایک نئی لہر پیدا کر دی۔ ان کے اہل خانہ نے صحافیوں کو بتایا کہ 2023-24 میں مکمل کیے گئے کاموں کے عوض ان کے تقریباً ڈھائی کروڑ روپے پھنسے ہوئے ہیں۔ خودکشی کے نوٹ میں سنیل نے مبینہ طور پر اپنے بھتیجے سے کہا تھا کہ وہ خاندان کی دیکھ بھال کرے اور جائیداد کا ایک حصہ فروخت کر کے بینک کا قرض، گولڈ لون اور دیگر قرض ادا کر دے۔ ان کی اہلیہ ورشا نے 'دی انڈین ایکسپریس' کو بتایا کہ بار بار درخواست کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہیں ہوا۔ انہوں نے رندھے ہوئے گلے سے کہا کہ ''اب مجھے بس حکومت سے اپنا شوہر واپس چاہیے۔'' واگدھرے کی موت اس طرح کا کوئی اکیلا واقعہ نہیں ہے۔ ناگپور کے ٹھیکیدار پی وی ورما نے تقریباً 40 کروڑ روپے کے سرکاری بقایہ جات اور نجی بازار سے لیے گئے بھاری قرض کے بوجھ تلے دب کر ستمبر 2025 میں اپنی جان دے دی تھی۔ جولائی 2025 میں خودکشی کرنے والے سانگلی کے ہرشل پاٹل کے دوستوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے پائپ لائن اور پانی کی ٹنکی کے کاموں کے لیے ذیلی ٹھیکیدار کی حیثیت سے حال ہی میں کام شروع کیا تھا۔ ان کے اہل خانہ نے گزشتہ سال بتایا تھا کہ اس وقت ان کی 60 لاکھ روپے کی ادائیگی پھنسی ہوئی تھی۔ نوی ممبئی کے ٹھیکیدار گجانن دیوکاتے نے اگست 2026 میں خودکشی کر لی۔ ان کے اہل خانہ کا الزام تھا کہ ڈھائی کروڑ روپے کے بقایہ جات کی ادائیگی کے لیے افسران نے رشوت طلب کی تھی۔ ان الزامات کی جانچ ہو رہی ہے۔ یہ بحران ایک بنیادی سوال کھڑا کرتا ہے: جو حکومت سرکاری بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کرواتی ہے، وہ ان منصوبوں کو زمین پر اتارنے والوں کو غیر معینہ مدت تک اپنے طور پر مالی بوجھ اٹھانے کے لیے کیسے چھوڑ سکتی ہے؟ ٹھیکیدار ایک طرح سے اپنی مرضی کے بغیر ریاست کا مالی معاون بن رہا ہے، جو قرض کا پورا خطرہ اپنے سر لے رہا ہے۔ کام کاج کے ڈھانچے سے جڑا ایک اور سوال بھی ہے۔ کوئی بڑی کمپنی ٹینڈر حاصل کر کے کام چھوٹے ٹھیکیداروں کو سونپ دیتی ہے، جو حکومت یا اصل ٹھیکیدار کی جانب سے ادائیگی کی ضمانت کے بغیر یہ کام مکمل کرتے ہیں۔ مہاراشٹر کے معاملے میں تو اصل ٹھیکیداروں اور ذیلی ٹھیکیداروں، دونوں کی ادائیگیاں رکی ہوئی ہیں۔ چھوٹے اور درمیانے درجے کے ٹھیکیداروں کے پاس بڑے کارپوریٹ اداروں جیسی مالی طاقت نہیں ہوتی۔ وہ سیمنٹ، سریا، پائپ اور مشینری خریدنے، مزدوروں کو روزانہ کی اجرت دینے اور سامان کی ڈھلائی کے لیے بھاری شرح سود پر قرض لیتے ہیں۔ کام مکمل کرنے کے بعد بل جمع کراتے ہیں اور ان کی تصدیق اور ادائیگی کا انتظار کرتے ہیں۔ اس دوران سود بڑھتا رہتا ہے، سامان فراہم کرنے والے اور مزدور بقایہ جات کی ادائیگی کے لیے تقاضے کرتے ہیں اور گھریلو اخراجات بھی اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں۔ چند ماہ کی تاخیر بھی انہیں بھاری نقصان پہنچاتی ہے، جبکہ دو یا تین سال کی تاخیر پورے کاروبار کو تباہ کر دیتی ہے۔ مسئلہ، جیسا کہ ایم ایس سی اے بار بار نشاندہی کرتی رہی ہے، ٹھیکیداری کے نچلے درجوں میں مزید سنگین ہے۔ زیادہ تر مظاہرین ذیلی ٹھیکیدار ہیں۔ سڑکیں بنانے، اسکولوں کی مرمت کرنے اور پانی کی پائپ لائنیں بچھانے میں ان کی محنت اور سرمایہ لگتا ہے، لیکن متعلقہ محکموں کے ساتھ ان کا کوئی براہ راست تعلق نہیں ہوتا۔ جب اصل ٹھیکیدار کو ہی رقم نہیں ملتی تو ان کی صورت حال مزید نازک ہو جاتی ہے۔ یہ بات ہرشل پا

علامہ شبلی کی علمی وادبی میراث نئی نسل تک پہنچانے پر زور، دھرمیندر یادو نے یوم شبلی کی تقریب میں شرکت کی

ماہرینِ تعلیم اور اہلِ قلم نے علامہ شبلی کی حیات، افکار اور ادبی خدمات پر کیا اظہارِ خیال؛ سات شخصیات کو مختلف اعزازات سے نوازا گیا



لکھنؤ: (سعید ہاشمی) علامہ شبلی نعمانی کی علمی، ادبی اور فکری میراث کو نئی نسل تک منتقل کرنے اور ان کی خدمات سے طلبہ و نوجوانوں کو روشناس کرانے کے مقصد سے بدھ کے روز آل انڈیا کیفی اعظمی اکیڈمی میں ''یوم شبلی 2026'' کی تقریب منعقد ہوئی۔ پوروانچل فیوچر فورم کے زیر اہتمام منعقدہ اس تقریب میں اعظم گڑھ کے رکن پارلیمان دھرمیندر یادو مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ تقریب کی صدارت دارالمصنفین شبلی اکیڈمی، اعظم گڑھ کی مجلسِ عاملہ کے صدر اور رفیق اعزازی ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی نے کی، جبکہ اتر پردیش قانون ساز کونسل کے رکن اور مبارک پور کے سابق رکن اسمبلی شاہ عالم گڈو جمالی مہمانِ اعزازی کی حیثیت سے موجود رہے۔ فورم کے کنوینر آفاق احمد اعظمی نے تقریب کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس پروگرام کا مقصد طلبہ اور نوجوانوں کو علامہ شبلی نعمانی کے افکار، تصانیف اور علمی و تعلیمی خدمات سے متعارف کرانا اور ان کی فکری میراث کو آگے بڑھانا ہے۔ تقریب کا افتتاحی خطاب دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے صدر شعبہ عربی مولانا محمد علاء الدین ندوی نے کیا۔ کلیدی مقرر پروفیسر ایاز احمد اصلاحی نے علامہ شبلی نعمانی کی حیات، افکار اور ادبی خدمات پر تفصیلی گفتگو کی، جبکہ خصوصی مقرر پروفیسر مسعود عالم، ڈین، اسٹوڈنٹس ویلفیئر، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی نے بھی اپنے خیالات پیش کیے۔ مقررین نے علامہ شبلی کی تحقیقی کاوشوں، تاریخ نویسی، ادبی تصانیف اور مختلف علمی شعبوں میں ان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے ان کے علمی و فکری ورثے کو نئی نسل تک پہنچانے کی ضرورت پر زور دیا۔ تقریب میں مہمانِ خصوصی رکن پارلیمان دھرمیندر یادو نے تعلیم، ادب، صحافت اور سماجی خدمات کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی سات شخصیات کو مختلف اعزازات سے نوازا۔ اس کے علاوہ پوروانچل فیوچر فورم کی جانب سے لکھنؤ کے مختلف تعلیمی اداروں میں منعقدہ مضمون نویسی کے مقابلے کے نتائج کا اعلان بھی کیا گیا۔ کامیاب طلبہ کو انعامات اور اسناد پیش کی گئیں۔

تقریب کی نظامت ڈاکٹر عمیر منظر اور محمد غفران نسیم نے مشترکہ طور پر انجام دی، جبکہ آخر میں زید احمد فاروقی نے اظہارِ تشکر کیا۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی اعظم گڑھ کے رکن پارلیمان دھرمیندر یادو نے تعلیم، ادب، صحافت اور سماجی خدمات کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دینے والی چھ شخصیات کو مختلف اعزازات پیش کیے۔ اتر پردیش قانون ساز کونسل کے رکن اور مبارک پور کے سابق رکن اسمبلی شاہ عالم گڈو جمالی کو ''پوروانچل رتن ایوارڈ''، انجینئر شیخ احمد مسعود کو ''پوروانچل گورو ایوارڈ''، ڈاکٹر محمد الیاس اعظمی کو ''علامہ حمید الدین فراہی ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ اسی سلسلے میں محمد اسلم کو ''پوروانچل میڈیا ایکسیلنس ایوارڈ''، شمس تبریز کو ''علامہ شبلی نعمانی ایوارڈ برائے فروغِ اردو'' اور ابرار احمد فاروقی کو ''پوروانچل سوشل کنٹری بیوشن ایوارڈ'' پیش کیا گیا۔ اعزازات حاصل کرنے والی شخصیات نے تعلیم، اردو ادب، تحقیق، صحافت، لسانی حقوق کی وکالت اور سماجی ترقی کے شعبوں میں نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ سات اعزاز یافتگان میں سے پانچ کا تعلق پوروانچل خطے سے ہے۔

علامہ شبلی نعمانی کی حیات، افکار اور ادبی خدمات سے طلبہ کو روشناس کرانے کے مقصد سے پوروانچل فیوچر فورم کی جانب سے لکھنؤ کے مختلف تعلیمی اداروں میں مضمون نویسی کا مقابلہ منعقد کیا گیا۔ اس مقابلے میں لکھنؤ یونیورسٹی، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، ممتاز پی جی کالج، دارالعلوم ندوۃ العلماء، مدرسہ سیدنا بلال، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی اور کرامت حسین مسلم گرلز کالج سمیت متعدد اداروں کے تقریباً 60 طلبہ نے حصہ لیا۔ طلبہ نے علامہ شبلی نعمانی کی شخصیت، افکار اور مختلف علمی و ادبی شعبوں میں ان کی خدمات پر مضامین تحریر کیے۔ موصولہ مضامین کا جیوری نے جائزہ لے کر حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر نتائج مرتب کیے۔ اعلان کردہ نتائج کے مطابق ممتاز پی جی کالج کے اظفر منصور نے پہلی، خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کی زیبا جلیل نے دوسری اور ممتاز پی جی کالج کے اکمل فرقان نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ مدرسہ سیدنا بلال کے حماد سرفراز کو چوتھا انعام دیا گیا، جبکہ جامعہ اسلامیہ، مظفر پور (اعظم گڑھ) کے محمد سمیع الدین کو خصوصی انعام سے نوازا گیا۔ مقابلے میں شریک تمام طلبہ کو فورم کی جانب سے اسناد بھی پیش کی گئیں۔ خصوصی شرکت کرنے والوں میں ارشد اعظمی، مولانا مصطفیٰ صدیقی، خالد ایشو، مولانا ذکی عظیم نور، راجیو پرکاش ساحر، وسیم حیدر سمیت سرکردہ لوگوں نے شرکت کی

سدلگٹہ میں حضرت حسینی سرمست شاہ ولی کا صندل وعرس مبارک

سدلگٹہ، 18 نومبر (تمیم پاشاہ) ہر سال کی طرح امسال بھی شہر کے گارڈن روڈ میں واقع حضرت سید حسینی سرمست شاہ اولیاء کا جشنِ صندل مبارک 9 جمادی الثانی 1447ھ بروز جمعرات مورخہ 19-11-2026 کو بڑے ہی ادب و احترام کے ساتھ منایا جا رہا ہے۔ اسی دن بعد نمازِ ظہر درگاہ شریف میں ضیافتِ طعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور بعد نمازِ عصر حضرت سیدنا سرکار خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی چھٹی شریف کی فاتحہ خوانی ہوگی۔ اور بعد نمازِ عشاء صندل مبارک ین-لیس- بادشاہ صاحب مرحوم، درگاہ محلہ گارڈن روڈ، سدلگٹہ، کے گھر سے نکل کر جمع الفقراء کے ساتھ شہر سدلگٹہ کی شاہراہوں میں گشت کرتا ہوا درگاہ شریف پہنچے گا۔ صندل و چادر گل چڑھایا جائے گا، بعد سلام و فاتحہ خوانی ہوگی۔ لہٰذا تمام عاشقانِ اولیاء کو اس نورانی محفل میں شرکت کرنے کے لیے عرس کمیٹی کی ذمہ داروں نے درخواست کی ہے۔

اے ایم یو کی ریسرچ اسکالر انعم حسن نے بین الاقوامی کانفرنس میں تحقیقی مقالہ پیش کیا

علی گڑھ، 18 نومبر (ہ س)۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبہ اپلائیڈ کیمسٹری کی ریسرچ اسکالر انعم حسن نے نوئیڈا میں کوروزن پر منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس و نمائش 'کارکون 2026' میں اپنا تحقیقی مقالہ پیش کیا۔ اے ایم پی پی انڈیا چیپٹر کے زیر اہتمام منعقدہ اس کانفرنس میں کوروزن سائنس اور انجینئرنگ کے شعبوں سے وابستہ محققین، فیکلٹی ممبران اور صنعتی ماہرین نے شرکت کی۔ ان کے تحقیقی مقالے کا عنوان تھا ''ہائیڈروکلورک ایسڈ میں نرم فولاد کے لیے ماحولیات دوست کوروزن روکنے والے مادے کے طور پر ایسپارٹک ایسڈ سے ماخوذ کاربن ڈاٹس کی تیاری اور تجرباتی تجزیہ''۔ اس تحقیق میں کوروزن پر قابو پانے کے پائیدار طریقوں کے لیے کم لاگت اور ماحولیات دوست کاربن ڈاٹس پر مبنی مادّوں کی تیاری کا جائزہ لیا گیا۔ یہ تحقیق شعبہ اپلائیڈ کیمسٹری کے پروفیسر ایم زیڈ اے رفیقی کی نگرانی اور پروفیسر محمد مبین کی رہنمائی میں انجام دی گئی۔

اتر پردیش کابینہ: وزیر اعلیٰ یوگی کی صدارت میں منعقدہ میٹنگ میں 30 تجاویز کو منظوری



لکھنؤ، 18 نومبر (ہ س)۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی صدارت میں بدھ کو منعقدہ کابینہ کی میٹنگ میں 30 اہم تجاویز کو منظوری دی گئی۔ وزیر اعلیٰ کی رہائش گاہ 5 کالی داس مارگ پر ہوئی میٹنگ کے بعد وزیر خزانہ و پارلیمانی امور سریش کھنہ نے لوک بھون واقع میڈیا سینٹر میں پریس کانفرنس کر کے فیصلوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا۔

وزیر سریش کھنہ نے بتایا کہ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) کانپور کے نوئیڈا کیمپس میں ای پی سی موڈ کے تحت ڈیپ ٹیکنالوجی یو-ہب عمارت کی تعمیر سے متعلق تجویز کو منظوری دے دی گئی ہے۔ اس پر 281 کروڑ 3 لاکھ 88 ہزار روپے خرچ کرنے کی منظوری ملی ہے۔ تعمیراتی کام 24 ماہ کے اندر مکمل ہوگا۔ اس سے ریاست میں اختراع، نئے اسٹارٹ اپس اور روزگار کے مواقع کو فروغ ملے گا۔

انہوں نے بتایا کہ ضلع آگرہ کی ماہ اسمبلی حلقہ میں اسٹیڈیم کی تعمیر کی تجویز کو بھی منظوری دی گئی ہے۔ اس کے لیے 476.2 ہیکٹیئر زمین کھیل کود کے محکمے کو مفت منتقل کی جائے گی۔

اتر پردیش میں ریاستی کوآپریٹیو کالج کے قیام اور لکھنؤ کے رحمان کھیڑا میں واقع اسٹیٹ انسٹی ٹیوٹ آف ایگریکلچرل مینجمنٹ کی 51.4 ہیکٹیئر زمین کوآپریٹو محکمہ کے تحت انسٹی ٹیوٹ آف کوآپریٹو اینڈ کارپوریٹ مینجمنٹ ریسرچ اینڈ ٹریننگ کو منتقل کرنے کی تجویز کو منظوری دی گئی ہے۔

خواتین کو بااختیار بنانے کے مشن کے تحت قومی قانونی خدمات اتھارٹی، دہلی کی جانب سے تجویز کردہ 'کمپنسیشن اسکیم فار دی ویمن وکٹم سروائیور آف دی سیکسوئل اسالٹ اور کرائمز 2018' کے مساوی اسکیم تیار کرنے کی تجویز کو بھی منظوری دی گئی۔

خواتین کے لیے اتر پردیش رانی لکشمی بائی مہیلا ایوم بال سمان کوش رولز 2015 نافذ کیے گئے تھے۔ اس میں آج شامل کیے گئے نکات کا مقصد سنگین تشدد یا جرائم کا شکار ہونے والی خواتین اور لڑکیوں کو فوری طور پر مالی، طبی اور قانونی مدد فراہم کرنا ہے۔ شہری ترقی اور توانائی کے وزیر اے کے شرما نے بتایا کہ اتر پردیش بایو انرجی پالیسی 2022 میں ترمیم کی تجویز کو منظوری مل گئی ہے۔

لکھنؤ کو مفت منتقل کرنے کی تجویز کو منظوری دی گئی ہے۔

معروف ماہر طب ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی کو ازبکستان کی جانب سے ممتاز ''ابنِ سینا ایوارڈ'' سے نوازا گیا، یونانی حلقوں میں خوشی کی لہر



لکھنؤ (سعید ہاشمی) طبِ یونانی کے معروف محقق، مصنف اور ماہر علم الادویہ ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی کو ان کی علمی، تحقیقی اور تصنیفی خدمات کے اعتراف میں ازبکستان کی معروف علمی و تحقیقی تنظیم ''ابنِ سینا پبلک فاؤنڈیشن'' کی جانب سے ممتاز ''ابنِ سینا ایوارڈ'' سے نوازا گیا۔ یہ اعزاز انہیں 13 نومبر 2026 کو ابنِ سینا اکیڈمی، علی گڑھ میں ازبکستان کے علمی وفد کے دورے کے موقع پر منعقدہ ایک خصوصی علمی و ادبی تقریب میں پیش کیا گیا۔ واضح رہے کی ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی ممتاز طبیب اور علمی شخصیت پروفیسر حکیم ارشاد احمد کے صاحبزادے ہیں۔ ان کا تعلق ضلع اعظم گڑھ کے قصبہ پھولپور کے معروف گاؤں منڈیار سے ہے۔ وہ ریاستی تکمیل الطب کالج و ہاسپٹل، لکھنؤ کے شعبۂ علم الادویہ سے وابستہ ہیں اور طویل عرصے سے تدریس، تحقیق، تصنیف و تالیف کے میدان میں سرگرم ہیں۔ انہوں نے طبِ یونانی کے کلاسیکی علمی ورثے کی تحقیق، تدوین، ترجمہ اور اشاعت کے حوالے سے نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ اس موقع پر ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی کی پانچ اہم علمی و تحقیقی تصانیف بھی پیش و جاری کی گئیں، جن میں ابنِ سینا کا رسالہ سلنجبین، نجیب الدین سمرقندی کی ادویہ مفردہ، ابوسہل مسیحی کی مفردات کتاب المائۃ فی الطب، ابنِ زہر اندلسی کی اعمار العقاقیر اور فیثاغورس کی کتاب الابدال الادویہ والاشجار والصموغ والطین شامل ہیں۔ یہ تصانیف یونانی طب اور قدیم علم الادویہ کے اہم علمی ذخیرے سے متعلق ہیں۔ تقریب میں ابنِ سینا اکیڈمی کے بانی و صدر پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن نے ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی کی علمی و تحقیقی کاوشوں کو سراہا۔ اس موقع پر ازبکستان کے علمی وفد کے اراکین، ہندوستان اور ازبکستان سے تعلق رکھنے والے متعدد ممتاز محققین اور ابنِ سینا شناس اہلِ علم بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر شمیم ارشاد اعظمی نے اس اعزاز پر ابنِ سینا پبلک فاؤنڈیشن، ازبکستان، ابنِ سینا اکیڈمی کے بانی و صدر پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن اور بالخصوص ڈاکٹر نوزیم خان، بانی ابنِ سینا فاؤنڈیشن، ازبکستان کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایوارڈ ان کے لیے باعثِ افتخار ہونے کے ساتھ ساتھ طبِ یونانی کے کلاسیکی علمی ورثے کے تحفظ، تحقیق اور اشاعت کے لیے مزید حوصلہ افزائی کا ذریعہ ہے۔ انہوں نے ہندوستان اور ازبکستان کے درمیان علمی، تہذیبی اور ثقافتی روابط کے فروغ کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان طبِ یونانی اور ابنِ سینا کی علمی میراث ایک مضبوط تاریخی رشتہ رکھتی ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی کا ایلون مسک کو مکتوب، عالمی امن اور مکمل جوہری تخفیفِ اسلحہ کے لیے مؤثر کردار ادا کرنے کی اپیل

خلائی سائنس اور راکٹ ٹیکنالوجی میں غیر معمولی کامیابیوں پر مبارکباد، جوہری ہتھیاروں کے خاتمے کے لیے عالمی رہنماؤں کو متحد کرنے پر زور



لکھنؤ: (سعید ہاشمی) اتر پردیش کے سابق کارگزار وزیر اعلیٰ اور آرگنائزیشن فار نیوکلیئر ڈس آرمامنٹ، ورلڈ پیس اینڈ انوائرمنٹ کے صدر ڈاکٹر عمار رضوی نے عالمی شہرت یافتہ صنعت کار اور سائنسی اختراعات کے سرخیل ایلون مسک کو مکتوب ارسال کر کے خلائی سائنس اور خلائی ٹیکنالوجی کے میدان میں ان کی غیر معمولی کامیابیوں، بالخصوص دوبارہ استعمال کیے جانے والے خلائی جہازوں اور راکٹ ٹیکنالوجی کی ترقی پر دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے ان کامیابیوں کو سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں انسانیت کے لیے ایک اہم پیش رفت قرار دیتے ہوئے ایلون مسک کی کوششوں کو سراہا ہے۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے اپنے مکتوب میں ایلون مسک سے انسانیت کی بھلائی کے لیے ایک اور عظیم مشن کی ذمہ داری اٹھانے کی پرزور اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایلون مسک اپنے اثر و رسوخ، وسائل، بین الاقوامی روابط اور عالمی شہرت کا استعمال عالمی امن اور مکمل جوہری تخفیفِ اسلحہ کے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے کریں۔ انہوں نے خاص طور پر دنیا کے سربراہانِ مملکت اور حکومتوں کے قائدین، بالخصوص جوہری ہتھیار رکھنے والے ممالک کے رہنماؤں کو اس بات پر آمادہ کرنے کی اپیل کی کہ وہ جوہری ہتھیاروں کی تیاری اور پیداوار فوری طور پر بند کریں اور اپنے موجودہ جوہری ہتھیاروں کے ذخیرے کو مکمل طور پر ختم کرنے کے لیے ٹھوس، مؤثر اور قابلِ تصدیق اقدامات کریں۔

ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ جوہری ہتھیاروں کی تیاری، دیکھ بھال اور جدید کاری پر دنیا کے ممالک خطیر رقم خرچ کر رہے ہیں۔ اگر ان وسائل کو اسپتالوں، اسکولوں، یونیورسٹیوں، سائنسی تحقیق، غربت کے خاتمے، ماحولیاتی تحفظ اور ضرورت مند افراد کی فلاح و بہبود پر خرچ کیا جائے تو دنیا میں وسیع پیمانے پر مثبت تبدیلی لائی جا سکتی ہے۔ انسانیت کی حقیقی ترقی ہتھیاروں کے ذخیرے بڑھانے میں نہیں، بلکہ انسانوں کی زندگی کو محفوظ، خوشحال اور بہتر بنانے میں مضمر ہے۔ مشرقِ وسطیٰ سمیت دنیا کے مختلف خطوں میں جاری تنازعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ڈاکٹر رضوی نے کہا کہ جنگوں اور بین الاقوامی کشیدگی کے اثرات صرف متعلقہ ممالک تک محدود نہیں رہتے، بلکہ پوری دنیا کی معیشت متاثر ہوتی ہے۔ خاص طور پر غریب اور ترقی پذیر ممالک کو ان کے سب سے زیادہ معاشی اور انسانی نقصانات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ایسے حالات میں عالمی برادری کو باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر امن، مذاکرات اور تعاون کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ دور میں دنیا کو ایسے دور اندیش اور بااثر شخصیات کی ضرورت ہے جو سیاسی، جغرافیائی اور نظریاتی اختلافات سے اوپر اٹھ کر انسانیت کے مشترکہ مستقبل کے لیے کام کر سکیں۔ ایلون مسک اپنی سائنسی کامیابیوں، تکنیکی صلاحیتوں اور عالمی اثر و رسوخ کے ذریعے عالمی امن اور جوہری تخفیفِ اسلحہ کی کوششوں میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عمار رضوی نے ایلون مسک سے اپیل کی کہ وہ دنیا کے رہنماؤں، سائنس دانوں، دانش وروں، سماجی تنظیموں اور انسانی فلاح و بہبود کے لیے کام کرنے والے اداروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کر کے عالمی امن، جوہری تخفیفِ اسلحہ اور انسانی بہبود کے لیے ایک وسیع بین الاقوامی مہم کو فروغ دیں، تاکہ آنے والی نسلوں کو جنگ اور جوہری تباہی کے خوف سے آزاد ایک محفوظ مستقبل فراہم کیا جا سکے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایلون مسک کی کامیابیوں کا دائرہ صرف انسان کو خلا کی نئی بلندیوں تک پہنچانے تک محدود نہیں رہے گا، بلکہ وہ زمین پر بھی ایک محفوظ، پُرامن اور جوہری تباہی کے خوف سے آزاد دنیا کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ ڈاکٹر رضوی نے اپنے پیغام میں کہا کہ خلا کی تسخیر کے لیے خلائی جہاز ضرور بنائے جائیں، لیکن اس کے ساتھ ایسی دنیا کی تعمیر بھی ضروری ہے جہاں ہر انسان جوہری تباہی، بھوک اور جنگ کے خوف سے آزاد ہو کر عزت و وقار اور امن و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ یہ اطلاع آل انڈیا مائ نا ریٹیز فورم فار ڈیموکریسی کے شعبہ نشر و اشاعت کے سیکریٹری ابوشحمہ انصاری نے فراہم کی۔

روسی ماہرینِ معاشیات اور قانون کے پروفیسروں کی اے ایم یو کے اساتذہ اور طلبہ سے ملاقات



علی گڑھ، 18 نومبر (ہ س)۔ ماہرین معاشیات اور قانون کے پروفیسرز پر مشتمل روسی ماہرین کے ایک وفد نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے مختلف شعبوں اور اداروں کا دورہ کیا اور اساتذہ و طلبہ سے تبادلہ خیال کیا۔ اس دورے کا مقصد علمی تبادلے اور بین الاقوامی تعاون کے امکانات تلاش کرنا تھا۔ شعبہ معاشیات نے اس علمی سرگرمی میں پہل کرتے ہوئے روسی ماہرین کے ساتھ ایک نشست منعقد کی۔ شعبہ معاشیات کے چیئرمین پروفیسر ایس ایم جاوید اختر نے پروفیسر اولگا ٹروفیمنکو اور پروفیسر اناستاسیا شینا کا خیر مقدم کیا۔ انہوں نے مہمانوں کو شعبے کے انڈر گریجویٹ اور پوسٹ گریجویٹ پروگراموں، ریسرچ کے موضوعات اور علمی بنیادی ڈھانچے، بشمول سیمینار لائبریری، کمپیوٹر لیبارٹری اور تحقیقی سہولیات کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ اس ملاقات میں مشترکہ تحقیقی منصوبوں، اساتذہ اور طلبہ کے تبادلہ پروگراموں اور پی ایچ ڈی کے مقالوں کی جانچ کے لیے روسی ماہرین کی بطور بیرونی ممتحن خدمات حاصل کرنے کے امکانات پر غور کیا گیا۔ پروفیسر محمد آصف، پروفیسر محمد اعظم خان، پروفیسر محمد فردوس احمد اور دیگر اساتذہ نے تبادلہ خیال میں حصہ لیا۔ وفد کی رہنمائی شعبہ فزیکل ایجوکیشن کے ڈاکٹر محمد ارشد باری اور شعبہ غیر ملکی زبانوں کے ڈاکٹر مراد احمد خان نے کی، جبکہ ڈاکٹر شیریں رئیس نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ ایک دیگر سرگرمی کے تحت ماسکو اسٹیٹ لایو نیورسٹی کے پروفیسروں پر مشتمل وفد نے ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ہال کا دورہ کیا اور طلبہ سے ملاقات کی۔ وفد میں پروفیسر وکٹر ماچنچن، پروفیسر اسٹینسلاو بوبوفکن اور پروفیسر میخائل نباتوف شامل تھے۔

ملک کے ممتاز تعلیمی اداروں کو عالمی معیار کا بنانا ضروری ہے: صدر جمہوریہ



صدر جمہوریہ ایس آر سی سی کی صد سالہ تقریبات کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے

نئی دہلی، 18 نومبر (ہ س)۔ صدر جمہوریہ درو پدی مرمو نے بدھ کو کہا کہ ہندوستان کے پاس دنیا کی سب سے بڑی نوجوان آبادی کے ساتھ ساتھ بہترین نوجوان صلاحیتوں کا بھی بڑا ذخیرہ موجود ہے، جس کی مثال شری رام کالج آف کامرس (ایس آر سی سی) جیسے ممتاز ادارے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے سرکردہ تعلیمی اداروں کو عالمی معیار کے اداروں کے طور پر ترقی دینا ہوگا، تاکہ ہندوستان کو عالمی علمی طاقت بنانے کے ہدف حاصل کیا جا سکے۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ گزشتہ 10 برسوں میں ہندوستان دنیا کی تیزی سے ترقی کرنے والی بڑی معیشتوں میں شامل رہا ہے۔ اس دوران بنیادی ڈھانچے میں بے مثال توسیع، ڈیجیٹل تبدیلی، مالی شمولیت اور سماجی ترقی ہوئی ہے۔ ملک میں اسٹارٹ اپس کے لیے سازگار ماحول تیار ہوا ہے اور کاروبار کو آسان بنانے کو ترجیح دی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی فلاحی اسکیموں کے فوائد مستحقین تک پہنچانے کی کوششیں کی گئی ہیں۔

اے ایم یو میں تعلیمی سیشن 2026-27 کے لیے انسدادِ ریگنگ اسکواڈ کی تشکیل

علی گڑھ 18 نومبر (ہ س)۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے کیمپس میں ریگنگ کی روک تھام سے متعلق یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے ضوابط پر سختی سے عمل درآمد کے اپنے دیرینہ عزم کے تحت تعلیمی سیشن 2026-27 کے لیے انسدادِ ریگنگ اسکواڈ تشکیل دیا ہے۔ اے ایم یو پراکٹر پروفیسر محمد نفیس احمد انصاری اسکواڈ کے چیئرمین ہوں گے، جبکہ ڈپٹی پراکٹر پروفیسر حشمت علی خان ممبر سکریٹری کی ذمہ داریاں انجام دیں گے۔ اسکواڈ کے دیگر اراکین میں شعبہ فائن آرٹس کی پروفیسر بدر جہاں، شعبہ کیمسٹری کی ڈاکٹر انامیکا گپتا، شعبہ سیاسیات کے پروفیسر نسیم احمد خان اور پراکٹر دفتر کے سیکورٹی افسر مسٹر عظیم اختر شامل ہیں۔ یونیورسٹی ایک صحت مند، محفوظ اور جامع تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لیے پُرعزم ہے، تاکہ ہر طالب علم ریگنگ، دھمکی یا ہراسانی کے خوف کے بغیر اپنی علمی اور ذاتی نشوونما پر توجہ مرکوز کر سکے۔ یہ اسکواڈ، نگرانی کے نظام کو مزید مستحکم بنانے، انسدادِ ریگنگ کے اقدامات پر نظر رکھنے اور موصول ہونے والی شکایات پر فوری توجہ دینے میں معاون ہوگا۔

نیتن یاہو: ٹاٹا بائے بائے



ڈاکٹر سلیم خان

اسرائیل کے انتخابی نتائج میں نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی نے سب سے زیادہ 27 نشستوں پر کامیابی حاصل کی جبکہ آئزن کوٹ کی یاشر کو صرف 21 نشستیں ملی۔ اسی طرح نیتن یاہو کے اتحاد کے ساتھ جہاں 53 ارکان پارلیمان ہیں وہیں آئزن کوٹ کے محاذ صرف 48 ممبرس پر اکتفاء کرنا پڑا۔ اس لیے ہر دو لحاظ سے سابق وزیر اعظم ہی کو حکومت سازی کی دعوت ملنی چاہیے تھی۔ بنیامین نیتن یاہو خود کو جیل جانے سے بچانے کی خاطر قومی حکومت بنانے پر بھی راضی ہوگئے تھے یعنی نصف مدت وہ اور بقیہ آئزنکوٹ لیکن ان کی صدا بصحرا ثابت ہوئی کیونکہ فی الحال کوئی ان کے ساتھ کھڑا ہونا ہی نہیں چاہتا۔ اس طرح اسرائیل میں سب سے طویل عرصہ حکومت کرنے والا درندہ اچانک تنہائی کا شکار ہوگیا۔ اسرائیلی صدر آئزک ہرزوگ نے جو پہلے سیاسی رہنماوں سے کہہ چکے تھے کہ وہ حکومت سازی کے عمل میں مفاہمت سے کام لیں اچانک اپنی رائے سے رجوع کرلیا۔ اس موقع پر انہیں شدید سیاسی تقسیم کا شکار ماحول میں ایک اہم فیصلہ کرنا تھا کہ آیا حکومت بنانے کا پہلا موقع وزیرِ اعظم تتن یاہو کو دیا جائے یا ان کے حریف گاڈی آئزن کوٹ کو اور بلآخر انہوں نے نیتن یاہو کو جھڑک دیا۔ نیتن یاہو کی اس رسوائی کا سہرا عرب سیاسی جماعتوں اور ان کے رائے دہندگان کے سر ہے جنہوں نے مایوسی کا شکار ہوئے بغیر ایک ظالم حکمراں کو سبق سکھا دیا۔

اسرائیلی صدر نے اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہ حالیہ انتخابات میں کوئی واضح فاتح سامنے نہیں آیا عرب جماعتوں کے خلاف نسل پرستانہ "بیان بازی کی مذمت کرکے یہ عندیہ دے دیا تھا کہ وہ نیتن یاہو کے دباو میں نہیں آئیں گے ۔عرب پارٹیوں کے خلاف نیتن یاہو کے غیر ذمہ دارانہ بیان کی مذمت کرتے ہوئے صدر ہرزوگ نے ان کا نام لیے بغیر کہا تھا کہ وہ اسرائیل کی کل آبادی کا تقریباً 20 فیصد عرب اقلیت کا "بہت احترام" کرتے ہیں۔ نیتن یاہو سے دو قدم آگے انتہائی قوم پرست وزیر برائے قومی سلامتی اتمار بین گویر نے تو کہا تھا کہ ان کی پارٹی نتائج کو تسلیم نہیں کرتی اور انہوں نے عرب-اسرائیلی پارٹی کے رہنماؤں کی گرفتاری کا مطالبہ تک کردیا تھا مگر پاگل کی بات کون سنتا ہے۔ اس کے برعکس صدر نے واضح بیان میں کہا تھا کہ "میں حال ہی میں سامنے آنے والے غیر مہذب اور نسل پرستانہ تبصروں کی مذمت کرتا ہوں۔ اسرائیل میں کسی بھی برادری کے خلاف ایسی باتوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔" آئزن کوٹ نے وزیرِ اعظم کی لیکود پارٹی پر الزام لگایا ہے کہ وہ "جمہوریت کے خلاف ایک منظم اشتعال انگیز حملے" کی کوشش کررہی ہے۔

نیتن یاہو کے الزمات کی تفتیش کرنے کے بعد اسرائیل سینٹرل الیکشن کمیٹی نے بتایا کہ شکایات موصول ہونے کے بعد 069,9 پولنگ سٹیشنز کا آڈٹ کیا گیا لیکن ایسا کوئی ثبوت نہیں ملا جس سے انتخابی نتائج کی شفافیت پر سوال اٹھایا جائے۔ کمیٹی کے سربراہ جسٹس نوم سولبرگ نے کہا، حکام الزامات کی تحقیقات جاری رکھیں گے لیکن اس سے نتائج میں کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئے گی۔ انتخابی نتائج کے بعد گیانیش کمار کی مانند نیتن یاہو کے اشارے پر ناچنے والے سولبرگ نے جمہوریت کو کمزور نہ کرنے کی تنبیہ فرمادی۔ وہ بولے "ایک بات پر ہمیں متفق ہونا چاہیے کہ قانونی طور پر طے پانے والے انتخابی نتائج کا احترام سب پر لازم ہے۔" انتخابی کمیٹی نے 15 ارکان کی حمایت اور دو کی مخالفت کے ساتھ نتائج کی باضابطہ منظوری دی گئی جبکہ 14 ارکان نے ووٹنگ نہیں دیا۔ ستائیس اکتوبر کو منعقد ہونے والے انتخابات کے بعد 120 نشستوں والی پارلیمنٹ میں کسی بھی بلاک کو اکثریت نہیں ملی۔ اس صورت حال میں صدر اسرائیل بول چکے تھے کہ فریقین کو تسلیم کرنا ہوگا "ہر وعدے اور عہد کو پورا نہیں کیا جا سکتا،" اس لیے سیاسی جماعتیں نئے انتخابات کی نوبت لانے سے گریز کریں۔ ایک ایسی صورتِ حال میں جہاں انتخابات کے بعد کوئی واضح فاتح نہیں ہے آئزک ہرزوگ نے تخلیقی سوچ، جرأت اور نیک نیتی کی اپیل کی تھی تاکہ بالآخر یاستِ اسرائیل فاتح کے طور پر ابھرے۔

صدر مملکت کے اس موقف نے نیتن یاہو کو قومی حکومت کے قیام پر راضی کردیا مگر صدر نے ان کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے حزب اختلاف کے رہنما و سابق آرمی چیف گاڈی آئزنکوٹ کو نئی حکومت بنانے کی باضابطہ دعوت دے دی ہے اور سابق وزیر اعظم بے یار و مددگار دیکھتا کا دیکھتا رہ گیا۔ اس فیصلے نے اسرائیل میں نیتن یاہو کے طویل سیاسی اقتدار کا خاتمہ کا امکان روشن کر دیا کیونکہ صدر آئزک ہرزوگ نے اپنے فیصلے سے نہ صرف یشار پارٹی کے سربراہ گاڈی آئزن کوٹ کو بلکہ سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم بنیامین نیتن یاہو کو بھی مطلع کردیا۔ گاڈی آئزن کوٹ نے صدر کے اس فیصلے کو بصد شوق قبول کرتے ہوئے قوم کو یقین دہانی کرائی ہے کہ وہ اس عظیم اور اہم ذمہ داری پر پورا اترنے کی مکمل کوشش کریں گے۔ گاڈی آئزن کوٹ چونکہ نیتن یاہو کے مضبوط ترین سیاسی حریف ہیں اس لیے اسرائیل کے سیاسی منظر نامے میں اس فیصلے کو نہایت اہم موڑ قرار دیا جارہا ہے۔ صدر نے یہ فیصلہ مختلف سیاسی اتحاد کے ساتھ حکومت سازی کے حوالے سے الگ الگ پارٹیوں کے رہنماوں سے مشاورتی عمل کے بعد کیا اس لیے یہ بات ظاہر ہے کہ اسرائیلی عوام کے نمائندوں میں اکثریت نیتن یاہو کو اقتدار کے قریب دیکھنا نہیں چاہتے۔

اسرائیلی سیاسی نظام کی پہچان اس کا عدم استحکام ہے۔ نو نامزد شدہ وزیر اعظم اگر آئندہ چند دنوں میں دیگر سیاسی فریقین کو ساتھ ملا کر ایک مضبوط کابینہ اور اتحادی حکومت بنانے میں کامیاب ہوجائیں تو وہ اسرائیل سمیت پورے میں امن استحکام کا ضامن ہوسکتا ہے اور اس کے سبب وہاں جاری سیاسی عدم استحکام کے خاتمے کی ایک امید بھی بن سکتا ہے۔ گادی آئزنکوٹ کو حکومت سازی کا مینڈیٹ ملنے کے بعد اسرائیلی سیاست میں طاقت کا توازن تبدیل ہو چکا ہے۔ اسرائیل کی سیاست میں نیتن یاہو کی انتخابی شکست اور اقتدار سے محرومی ایک نئے سیاسی دور کا آغاز ثابت ہوسکتی ہے۔ نیتن یاہو اسرائیل کی تاریخ کے طویل ترین عرصے تک وزیر اعظم رہنے والے رہنماؤں میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی سیاسی طاقت کا ایک بڑا سبب اپنی پارٹی پر مضبوط گرفت اور دائیں بازو کی جماعتوں کے ساتھ اتحاد رہا ہے۔ تاہم حالیہ انتخابی نتائج نے ان کی سیاسی پوزیشن کو کمزور کردیا ہے اور اب ان کے لیے سب سے بڑا سوال یہ ہے کہ آیا وہ اقتدار سے باہر رہتے ہوئے اپنی سیاسی جماعت اور مستقبل کی قیادت پر اثر و رسوخ برقرار رکھ سکیں گے یا نہیں؟

جمہوری سیاست میں اقتدار کا آنا جانا کوئی حیرت کی بات نہیں مگر نیتن یاہو کے لیے سب سے سنگین مسئلہ اس کیخلاف جاری بدعنوانی کے مقدمات ہیں جن میں مہنگے تحائف وصول کرنے میڈیا کو رتیج پر اثر انداز ہونے اور ایک ٹیلی کمیونی کیشن کمپنی کو مبینہ سرکاری فوائد پہنچانے کے الزامات کے علاوہ رشوت فراڈ اور عوامی اعتماد کی خلاف ورزی کے سنگین الزامات بھی ہیں۔ نیتن یاہو اپنے اقتدار کے زور پر ان تمام الزامات کو مسترد کیا۔

وہ انہیں سیاسی انتقام قرار دیتا رہا تاہم عہدہ چھوڑنے کے بعد ان مقدمات کی سماعت تیز ہو جائے گی اور ایسی صورت میں اسے عدالت میں پیش ہوکر اپنا دفاع کرنا پڑے گا۔ استغاثہ کی جرح کا سامنا کرتے ہوئے رسوا ہونا ہوگا۔ اس مشق کے بعد اگر عدالت میں وہ الزامات ثابت ہوجائیں تو قید و بند سمیت مختلف ایسی سزائیں بھی سنائی جاسکتی ہیں جن سے اس کی مٹی پلید ہو اور یہ منظر دیکھ کر ملک مظلوموں کے کلیجے ٹھنڈے ہوجائیں۔ نیتن یاہو کے سیاسی مستقبل پر اثر انداز ہونے والا دوسرا بڑا معاملہ اکتوبر 2023 کو ہونے والا حماس کا حملہ طوفان الاقصیٰ کے سامنے اسرائیلی سکیورٹی اداروں کی ناکامی ہے۔ اس حملے نے اسرائیل کے دفاعی اور انٹیلی جنس نظام کی کارکردگی پر سنگین سوالات اٹھائے تھے۔

اسرائیلی عوام بجا طور پر یہ جاننا چاہتا ہے کہ حکومت اور سکیورٹی ادارے اتنے بڑے حملے کی پیشگی اطلاع حاصل کرنے میں کیوں ناکام رہے؟ گادی آئزنکوٹ سمیت اپوزیشن رہنما ایک بااختیار ریاستی تحقیقاتی کمیشن کے قیام کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ اگر نئی حکومت اس مطالبے پر عمل کرتی ہے تو نیتن یاہو کی جنگ سے قبل کی پالیسیوں سکیورٹی فیصلوں اور سیاسی ذمہ داریوں کا تفصیلی جائزہ لیا جا سکتا ہے اور اس طرح وہ نہ صرف سیاسی بلکہ عوامی سطح پر بھی مشکلات میں گھر جائے گا۔ اسرائیل کے صدر کو مخصوص قانونی شرائط کے تحت صدارتی معافی دینے کا اختیار تو حاصل ہے لیکن نیتن یاہو جیسے سفاک حکمران اس کے مستحق نہیں ہوسکتے۔

صدر آئزک کو اسے معاف کرنے سے قبل قانونی تقاضوں اور متعلقہ حالات کا جائزہ لینا ہوگا ۔اس لیے مقدمات سے نجات ممکن نہیں ہے۔ مجموعی طور پر نیتن یاہو کے لیے آنے والا دور اس کے کئی دہائیوں پر محیط سیاسی زندگی کا بدترین مرحلہ ثابت ہو سکتا ہے۔ اسرائیل کی سیاست میں اب یہ سوال بے معنیٰ ہوگیا ہے کہ نیتن یاہو کتنے عرصے تک اقتدار میں کارگزار کے طور پر رہے گا بلکہ میڈیا اس پر بحث کررہا ہے کہ اقتدار سے باہر اس کا سیاسی اور قانونی مستقبل کتنا عبرتناک ہوگا؟

سکندر خان کی موت: انسانیت، طبی اخلاقیات اور انصاف کی آزمائش

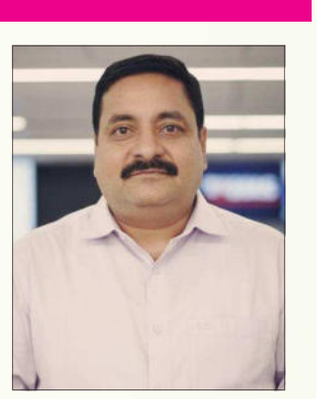

ڈاکٹر سید تابش امام

بہار کے ضلع اورنگ آباد کے رفیع گنج میں سکندر خان کی المناک موت نے انسانی ہمدردی، سماجی رواداری اور قانون کی حکمرانی کے حوالے سے کئی سنگین سوالات کھڑے کردیے ہیں۔ اہل خانہ کے مطابق، سکندر خان ایک دلت خاتون کو خون عطیہ کرنے کے لیے ہسپتال پہنچے تھے، لیکن وہاں پیش آنے والے ایک تنازعے کے بعد مبینہ طور پر ان کی اس قدر پٹائی کی گئی کہ وہ شدید زخمی ہوگئے۔ چار دنوں تک زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد بالآخر 14 نومبر کو پٹنہ کے میڈانتا ہسپتال میں ان کی موت ہوگئی۔ کسی دوسرے کی زندگی بچانے کے جذبے سے ہسپتال پہنچنے والے شخص کا خود تشدد کا شکار ہوکر جان گنوا دینا محض ایک فوجداری واقعہ نہیں، بلکہ ہمارے اجتماعی ضمیر کے لیے ایک بڑا سوال ہے۔

اورنگ آباد ضلع کے چرکو پا گاؤں کے باشندہ ۴۵ سالہ سکندر خان کے۔ ہمراہ یہ واقعہ 10 نومبر کی شب رفیع گنج کے نونیا ٹیلہ میں واقع کے پی میموریل ہسپتال میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ وہاں زیر علاج ایک دلت حاملہ خاتون کو خون عطیہ کرنے سکندر خان پہنچے تھے۔ اسی دوران خاتون کے علاج اور اسے دوسرے ہسپتال منتقل کرنے کے معاملے پر ہوئی بحث مبینہ طور پر تشدد میں تبدیل ہوگئی۔

متوفی کے بھائی صابر عالم خان کی شکایت کے مطابق، ہسپتال کے مالک ڈاکٹر رنجیت کمار یادو اور ان کے ساتھیوں نے سکندر خان کو ایک کمرے میں بند کرکے لاٹھی، ہاکی اسٹک اور لوہے کی سلاخوں سے پٹائی کی۔ اس حملے میں ان کے سر اور جسم کے دیگر حصوں پر شدید چوٹیں آئیں۔ شکایت میں رنجے کمار، سورو کمار اور دیگر افراد کو بھی ملزم نامزد کیا گیا ہے۔ تاہم واقعے کی مکمل تفصیلات اور ملزمان کے کردار کا حتمی تعین تفتیش اور عدالتی کارروائی کے بعد ہی ہوسکے گا۔

شدید زخمی حالت میں سکندر خان کو پہلے رفیع گنج کے سرکاری ہسپتال لے جایا گیا، جہاں ابتدائی طبی امداد کے بعد انہیں گیا کے مگدھ میڈیکل کالج و ہسپتال منتقل کیا گیا۔ حالت تشویشناک ہونے پر بعد میں پٹنہ کے میڈانتا ہسپتال ریفر کردیا گیا، جہاں 14 نومبر کو انہوں نے دم توڑ دیا۔ ان کی موت کی خبر پھیلتے ہی علاقے میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔

اس واقعے کا سب سے تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ مبینہ تشدد کا مقام ایک ہسپتال ہے۔ وہی ہسپتال جہاں انسان بیماری اور بے بسی کی حالت میں علاج اور تحفظ کی امید لے کر پہنچتا ہے۔ ڈاکٹر اور طبی عملے کا بنیادی فریضہ انسانی زندگی کا تحفظ ہے۔ علاج کے معاملے میں اختلاف ہو یا مریض کے تیماردار سے تلخی، اس کا حل گفت و شنید اور قانونی طریقۂ کار کے ذریعے تلاش کیا جانا چاہیے، نہ کہ تشدد کے ذریعے۔

اگر تحقیقات میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہسپتال کے مالک اور عملے نے سکندر خان کو کمرے میں بند کرکے ان پر حملہ کیا تو یہ نہ صرف طبی اخلاقیات کی سنگین خلاف ورزی ہوگی، بلکہ ایک سنگین مجرمانہ فعل بھی قرار پائے گا۔ ڈاکٹر کا منصب کسی کو قانون سے بالاتر نہیں بناتا۔ سفید کوٹ کی حرمت اسی وقت برقرار رہ سکتی ہے جب اس سے وابستہ افراد انسانی جان اور وقار کا احترام کریں۔

محکمہ صحت کو بھی اس واقعے کا سنجیدگی سے نوٹس لینا چاہیے۔ متعلقہ ہسپتال کی رجسٹریشن، طبی سہولیات، عملے کی اہلیت اور ہنگامی حالات سے نمٹنے کے انتظامات کی جانچ ضروری ہے۔ اگر کسی قسم کی بے ضابطگی سامنے آتی ہے تو ذمہ داروں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیے۔ علاج گاہوں میں مریضوں اور ان کے تیمارداروں کا تحفظ محض انتظامی ضابطہ نہیں، بلکہ ایک بنیادی انسانی ضرورت ہے۔

خون کا کوئی مذہب اور ذات نہیں ہوتی

سکندر خان کے واقعے میں دلت خاتون کو خون عطیہ کرنے کا پہلو خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ خون کا عطیہ انسانی خدمت کی ایسی مثال ہے جس میں مذہب، ذات، زبان اور سماجی حیثیت کی کوئی اہمیت نہیں رہ جاتی۔ خون کی ضرورت میں مبتلا شخص کے لیے سب سے اہم اس کی زندگی ہوتی ہے، نہ کہ عطیہ دینے والے کی شناخت۔

کثیر مذہبی اور کثیر تہذیبی ملک ہندستان میں یہی جذبہ مشترکہ تہذیب اور باہمی اخوت کی بنیاد ہے۔ مختلف مذاہب اور طبقات کے لوگ صدیوں سے ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے آئے ہیں۔ کسی بیمار کو خون دینا، حادثے کے شکار شخص کی مدد کرنا اور ضرورت مند کے ساتھ کھڑا ہونا اسی انسانی رشتے کی علامت ہے جو ہر سماجی اور مذہبی تفریق سے بلند ہے۔

اگر سکندر خان واقعی ایک دلت خاتون کو خون عطیہ کرنے کے لیے ہسپتال پہنچے تھے تو ان کا یہ عمل انسانی ہمدردی کی قابل قدر مثال ہے۔ افسوس ناک امر یہ ہے کہ دوسرے کی زندگی بچانے کے لیے پہنچنے والا شخص خود تشدد کا شکار ہوگیا۔ یہ واقعہ ہمیں اپنی سماجی قدروں اور باہمی احترام کے رویوں کا جائزہ لینے پر مجبور کرتا ہے۔ اس سانحے کو کسی مذہب یا ذات کے خلاف نفرت پھیلانے کا ذریعہ بنانے کے بجائے انسانی اقدار کے تحفظ کی آواز بنانا چاہیے۔

سکندر خان کو انصاف دلانا کسی ایک برادری کا مسئلہ نہیں، بلکہ ہر اس شہری کا مطالبہ ہے جو ایک محفوظ اور منصفانہ معاشرے کا خواہاں ہے۔

اس معاملے میں رفیع گنج تھانے کی ابتدائی کارروائی بھی سوالات کے دائرے میں ہے۔ اطلاعات کے مطابق، 11 نومبر کو متوفی کے بھائی کی شکایت پر مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ ابتدا میں حملے اور اقدام قتل سمیت مختلف الزامات کے تحت کارروائی ہوئی۔ سکندر خان کی موت کے بعد مقدمے میں قتل سے متعلق دفعہ 103 (1) بھی شامل کی گئی۔

پولیس کے مطابق، ہسپتال کے مالک ڈاکٹر رنجیت کمار یادو اور کمپاؤنڈر سورو کمار کو گرفتار کرکے عدالتی تحویل میں بھیج دیا گیا، جبکہ دیگر ملزمان کی گرفتاری کے لیے چھاپے ماری جاری ہے۔

مبینہ لاپروائی کے الزام میں رفیع گنج کے تھانہ انچارج شمبھو پرساد کو لائن حاضر کرکے انسپکٹر رام جی پرساد کو تھانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ تاہم محض افسر کے تبادلے سے معاملہ ختم نہیں ہوجاتا۔ بلکہ یہ معلوم کرنا بھی ضروری ہے کہ پولیس کو واقعے کی اطلاع کب ملی، کارروائی میں تاخیر کیوں ہوئی اور تشدد روکنے کے لیے کیا اقدامات کیے گئے۔

واقعے کا ایک اور افسوس ناک پہلو 12 نومبر کو رفیع گنج میں پیش آیا، جب سکندر خان کی موت کی افواہ پھیلنے کے بعد مشتعل ہجوم نے ہسپتال پہنچ کر توڑ پھوڑ کی، ایک ایمبولینس کو آگ لگادی اور رفیع گنج۔ گیا سڑک پر آتش زنی کرکے آمد و رفت متاثر کردی۔ پولیس پر پتھراؤ کی بھی اطلاعات سامنے آئیں۔ حالات پر قابو پانے کے لیے اضافی فورس طلب کرنی پڑی اور کئی گھنٹوں کی کوشش کے بعد جام ختم کرایا جاسکا۔

بلا شبہ سکندر خان کے ساتھ مبینہ تشدد کے خلاف احتجاج اور انصاف کا مطالبہ ہر شہری کا حق ہے، لیکن توڑ پھوڑ اور آتش زنی کسی صورت درست نہیں۔ ایک جرم کے جواب میں دوسرا جرم انصاف کا متبادل نہیں ہوسکتا۔ ضروری ہے کہ غم و غصے کو قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے انصاف کی جدوجہد میں تبدیل کیا جائے۔ یہ ہماری مشترکہ ذمہ داری ہے کہ سکندر خان کی موت کو سیاسی الزام تراشی کا موضوع بنانے کے بجائے سیاسی جماعتوں کو یہ کوشش کرنی چاہیے کہ قانون کی نظر میں ہر شہری برابر ہے۔ کسی ملزم کے سیاسی روابط اسے قانونی کارروائی سے بچانے کا ذریعہ نہیں بننے چاہئیں۔

بہار کی سیاست میں سماجی انصاف، دلت حقوق اور پسماندہ طبقات کے تحفظ کے دعوے ہمیشہ اہم رہے ہیں۔ ایسے میں عوامی نمائندوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ رسمی تعزیتی بیانات سے آگے بڑھ کر متاثرہ خاندان کو انصاف دلانے اور تفتیش کو شفاف بنانے کے لیے عملی کردار ادا کریں۔ حکومت اور ضلعی انتظامیہ کو چاہیے کہ متوفی کے اہل خانہ کو مناسب مالی امداد اور قانونی معاونت فراہم کریں اور مقدمے کی تفتیش میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔ تمام ملزمان کے خلاف شواہد کی بنیاد پر کارروائی کی جائے اور ساتھ ہی قانونی تقاضوں کی پابندی بھی یقینی بنائی جائے۔

سکندر خان کی موت کو محض ایک مقامی تنازعے یا مار پیٹ کے واقعے کے طور پر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ یہ سانحہ طبی نظام، پولیس انتظامیہ اور سماجی رویوں کے سامنے کئی بنیادی سوالات کھڑے کرتا ہے۔ کیا ہسپتال جیسی جگہ بھی عام شہری کے لیے غیر محفوظ ہوسکتی ہے؟ کیا علاج کے معاملے میں اختلاف کا جواب تشدد ہے؟ کیا قانون کی گرفت سے بچنے کے لیے سیاسی یا سماجی اثر و رسوخ استعمال کیا جاسکتا ہے؟ ان سوالات کا جواب محض بیانات سے نہیں، بلکہ شفاف تحقیقات اور مؤثر کارروائی سے ملے گا۔ کسی مہذب معاشرے کی ترقی کا اندازہ صرف سڑکوں، عمارتوں، ہسپتالوں اور تعلیمی اداروں سے نہیں لگایا جاسکتا۔ اصل معیار یہ ہے کہ وہاں انسانی جان کتنی محفوظ ہے، کمزور اور بے سہارا شخص کو کتنا تحفظ حاصل ہے اور قانون کی نظر میں ہر شہری کو یکساں حیثیت حاصل ہے یا نہیں۔

سکندر خان اب اس دنیا میں نہیں رہے، لیکن ان کی موت سے اٹھنے والے سوالات زندہ ہیں۔ دوسرے کی زندگی بچانے کے لیے خون عطیہ کرنے پہنچنے والا شخص اگر خود تشدد کا شکار ہوکر جان گنوا بیٹھے تو یہ صرف ایک خاندان کا المیہ نہیں، پورے معاشرے کے ضمیر کا امتحان ہے۔





ایک بے لوث خادمِ قوم وملت کی رحلت

الحاج محمد غوث فاروقؒ

ڈائریکٹر فارچون گروپ، بنگلور

عیسیٰ زاہد قاسمی

ادارہ القاسم، شیواجی نگر، بنگلور

دنیا میں بہت سے لوگ آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں، لیکن بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی جدائی سے صرف ایک خاندان نہیں، بلکہ کئی ادارے، علماء، طلبہ اور ضرورت مند افراد محروم ہوجاتے ہیں۔ جناب الحاج محمد غوث فاروق صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی ایسی ہی ایک مخلص اور دردمند شخصیت تھے، جو 13 نومبر 2026ء بروز جمعہ، بعد نمازِ عصر اس دارِ فانی سے رخصت ہوگئے۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ**



مرحوم ادارہ القاسم کے اہم ذمہ دار اور مخلص معاون تھے۔ ان کے انتقال سے احقر کو بھی ایک بڑے محسن اور خیر خواہ کی جدائی کا صدمہ پہنچا ہے۔ ابھی گزشتہ ہفتے ہی وہ ادارے تشریف لائے تھے اور فرمایا تھا کہ ان شاء اللہ ایک ماہ بعد آفس آنا شروع کروں گا، پھر بیٹھ کر مختلف امور پر گفتگو ہوگی۔ کسے معلوم تھا کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی۔

فاروق صاحب کی نمایاں خوبی یہ تھی کہ وہ خاموشی سے دین وملت کی خدمت کرتے تھے۔ متعدد دینی اداروں کی مالی سرپرستی کی، کئی اداروں کے لیے زمین خریدی اور عمارتیں تعمیر کروا کر علماء کے حوالے کیں۔ غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد بھی اس طرح کرتے کہ تشہیر سے ہمیشہ گریز کرتے تھے۔

ان کی فکر صرف روایتی دینی خدمات تک محدود نہیں تھی۔ وہ چاہتے تھے کہ جدید شہری ماحول کے تقاضوں کے مطابق انگریزی زبان میں بھی معیاری دینی تعلیم کا انتظام ہو۔ جدید ٹکنالوجی اور مصنوعی ذہانت سے دینی رہنمائی کے لیے استفادے کے خواہاں تھے، اور ایک ایسا اے آئی نظام تیار کروانا چاہتے تھے جو مستند دینی مواد ہی کی بنیاد پر جواب دے۔ علماء کو مناسب روزگار فراہم کرنے کے لیے ان کی کوششوں سے السّبیل (As Sabeel) نامی اپیلی کیشن بھی تیار ہوئی، جس کے ذریعے دینی اداروں اور اہلِ علم کے درمیان رابطہ آسان ہوسکے گا۔ بچوں کی دینی و اخلاقی تربیت کے لیے ایک معیاری اسلامی میڈیا چینل کا منصوبہ بھی ان کے پیشِ نظر تھا۔

تبلیغی جماعت سے انہیں والہانہ وابستگی تھی۔ دعوت وتبلیغ کا جذبہ اس قدر تھا کہ غیر متوقع مواقع پر بھی لوگوں کو جماعت میں نکلنے کی ترغیب دیتے۔ ایک مرتبہ امبیڈکر بھون کے پروگرام میں دو مسلمان نوجوانوں سے تعارف ہوا تو دورانِ پروگرام ہی ان کی تشکیل کرلی۔ یہ ان کے دعوتی ذوق اور موقع شناسی کی ایک مثال تھی۔

حضرت مولانا قاسم قریشی رحمۃ اللہ علیہ سے انہیں غیر معمولی محبت تھی۔ ادارہ القاسم کا نام بھی حضرت کی نسبت سے رکھنے پر ان کا اصرار تھا۔ حضرت مولانا کے انتقال کے بعد حضرت مفتی شمس الدین صاحب بجلی قاسمی دامت برکاتہم سے دینی وشرعی معاملات میں رہنمائی لیتے اور ان کے مشوروں پر عمل کرتے تھے۔ شریعت کی پابندی ان کی زندگی کا اہم وصف تھا۔ سونے کے ایک معاملے میں شرعی قباحت معلوم ہونے پر انہوں نے مالی نقصان برداشت کرکے سودا منسوخ کردیا۔ اسی طرح کاروباری مشکلات کے باوجود سودی قرض سے گریز کیا۔ ان کے نزدیک کاروبار سے زیادہ اہم شریعت کی پابندی تھی۔ اپنے گھرانے میں بھی دینی ماحول، سادگی اور شرعی احکام کی پابندی کا اہتمام کیا۔ بڑے صاحب زادے ظفر فاروق سلمہ اللہ کی شادی نہایت سادگی سے انجام دی اور علماء کی خصوصی نشست کے ساتھ ولیمے کا اہتمام کیا۔

حضرت مفتی شمس الدین صاحب بجلی قاسمی دامت برکاتہم سے ان کی قلبی وابستگی کا اندازہ اس وقت ہوا جب تدفین کے بعد حضرت دعا کے دوران اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور آبدیدہ ہوگئے۔ یہ منظر ان کے باہمی تعلق اور فاروق صاحب کی مقبولیت کا آئینہ دار تھا۔ مرحوم باطل فرقوں کے تعاقب اور اہلِ سنت کے عقائد کے تحفظ کے لیے بھی فکرمند رہتے تھے۔ علمی و دعوتی کاموں کی حوصلہ افزائی کرتے، ضرورت کے وقت تعاون فرماتے اور علماء کی معاشی خودکفالت کے لیے بھی منصوبہ بندی میں حصہ لیتے تھے۔ ان کی خواہش تھی کہ علماء معاشی پریشانیوں سے آزاد ہوکر یکسوئی کے ساتھ دین کی خدمت کرسکیں۔ ان کی شخصیت میں دینی غیرت، علماء سے محبت، دعوت کا جذبہ، کاروباری بصیرت اور ملت کے مستقبل کی فکر یکجا تھی۔ بے شمار خدمات کے باوجود سادگی اور بے نفسی ان کا خاص وصف تھا۔ وہ اپنے تعاون اور احسانات کا تذکرہ پسند نہیں کرتے تھے۔ بلاشبہ ان کی رحلت سے بنگلور کے دینی وفلاحی حلقوں میں ایک بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے۔ ان کے کئی منصوبے ابھی تکمیل کے منتظر ہیں اور ان کی خدمات سے فیض یاب ہونے والے افراد ہمیشہ انہیں دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔ اللہ رب العزت ان کی تمام دینی، علمی اور فلاحی خدمات کو قبول فرمائے، لغزشوں سے درگزر فرمائے، قبر کو نور سے بھر دے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اہلِ خانہ ومتعلقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ان کے شروع کیے ہوئے نیک منصوبوں کی تکمیل کو آسان فرمائے اور انہیں ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے۔

آمین یارب العالمین!

بنگلہ دیش میں رات بھر تشدد، رکنِ پارلیمنٹ کا گھر، تھانے، ریلوے اسٹیشن اور گاڑیوں کو نذرِ آتش کیا گیا

ڈھاکہ (بنگلہ دیش)، 18 نومبر (ہ س)۔ بنگلہ دیش عوامی لیگ (بی اے ایل) کی رہنما اور معزول وزیرِ اعظم شیخ حسینہ کی جانب سے دسمبر میں وطن واپسی کے اعلان کے بعد ملک میں سیاسی ہلچل کے درمیان تیزی سے بدامنی پھیل رہی ہے۔ ملک کے کئی حصوں میں تشدد کا سلسلہ رکنے کا نام نہیں لے رہا۔ مشتعل ہجوم تھانوں کو آگ لگانے پر آمادہ ہے، سیاسی رہنماؤں کے گھروں کو نذرِ آتش کیا جارہا ہے اور سرکاری گاڑیوں پر پیٹرول چھڑک کر انہیں آگ کے حوالے کیا جارہا ہے۔ یہی نہیں، حراست میں لیے گئے افراد کو پولیس لاک اَپ سے زبردستی چھڑایا جارہا ہے۔

دی ڈیلی اسٹار اور ڈھاکہ ٹریبیون کی رپورٹ کے مطابق ملک کے مختلف مقامات پر تشدد کے واقعات پیش آئے ہیں۔ گوپال گنج میں حالات سب سے زیادہ خراب ہو گئے ہیں۔ عوامی لیگ کے کارکنوں نے ایک رکنِ پارلیمنٹ کے گھر، تھانے اور پولیس کی گاڑیوں کو آگ لگا دی۔ اس دوران



حراست میں لیے گئے افراد کو بھی چھڑا لیا گیا۔ تشدد کے دوران کسان دل کے ایک رہنما کی جان چلی گئی۔

تنگی پاڑہ میں رات کے وقت بدامنی کے دوران شرپسندوں نے گوپال گنج-تنگی پاڑہ سڑک پر نیلفا بازار کے قریب کئی گاڑیوں کو آگ لگادی۔ رات تقریباً 9 بجے چار گاڑیوں کو نذرِ آتش کیا گیا، جن میں بارڈر گارڈ بنگلہ دیش (بی جی بی) کی دو گاڑیاں بھی شامل تھیں۔ رپورٹ کے مطابق، گوپال گنج کے تنگی پاڑہ ذیلی ضلع میں حکمراں بنگلہ دیش نیشنلسٹ پارٹی (بی این پی) کے رکنِ پارلیمنٹ ایس ایم جیلانی کے گھر اور مقامی پولیس اسٹیشن کو آگ لگا دی گئی۔ فرید پور کے بھانگا ذیلی ضلع میں رات کے وقت عوامی لیگ کی حمایت میں نکالے گئے ایک جلوس کے دوران ہونے والے تشدد میں بی این پی کے کسان دل کے ایک رہنما کو قتل کر دیا گیا۔ تنگی پاڑہ ذیلی ضلع کے انتظامی افسر (ایگزیکٹو آفیسر) محمد دیدارال عالم نے تصدیق کی کہ پٹگاتی بازار علاقے میں جیلانی کے گھر کو آگ لگا دی گئی۔ یہ واقعہ رات 30:8 سے 9 بجے کے درمیان پیش آیا۔ اس واقعے کی ایک ویڈیو بھی سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے، جس میں لوگوں کو ''جے بنگلہ''، ''جے بنگ بندھو'' اور ''جے حسینہ'' کے نعرے لگاتے ہوئے دیکھا جاسکتا ہے۔

یہ حملہ اس وقت ہوا جب عوامی لیگ اور اس سے وابستہ ممنوعہ تنظیموں کے مبینہ حامیوں نے تنگی پاڑہ پولیس اسٹیشن پر دھاوا بول دیا۔ یہ واقعہ پارٹی کے کئی رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری کے بعد پیش آیا۔ عینی شاہدین کے مطابق، مسجد کے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان کے بعد پارٹی کے حامی پولیس اسٹیشن کے باہر جمع ہو گئے اور تھانے کا گھیراؤ کر لیا۔ سوشل میڈیا پر وائرل ویڈیوز میں مظاہرین کو عوامی لیگ کی حمایت میں نعرے لگاتے ہوئے دیکھا گیا۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کے لیے ساؤنڈ گرینیڈ، آنسو گیس اور ربڑ کی گولیوں کا استعمال کیا، جس سے صورتحال مزید خراب ہو گئی اور دونوں فریقوں کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔

مقامی لوگوں کے مطابق حالات اس قدر خراب ہو گئے کہ پولیس اہلکاروں کو تھانے سے پیچھے ہٹنا پڑا۔ اس کے بعد مظاہرین نے تھانے کو آگ لگا دی اور پولیس لاک اَپ میں بند ممنوعہ تنظیم چھاترا لیگ کے حامیوں کو زبردستی چھڑا کر اپنے ساتھ لے گئے۔

علاقے کے لوگوں نے بتایا کہ مظاہرین نے نیلفا بازار کے قریب گوپال گنج-تنگی پاڑہ سڑک کو بند کر دیا، جس کی وجہ سے فائر بریگیڈ کی گاڑی تھانے تک نہیں پہنچ سکی۔ تنگی پاڑہ فائر سروس کے ایک افسر نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ سکیورٹی خدشات کے باعث وہ فوری طور پر پولیس اسٹیشن نہیں پہنچ سکے۔

سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی متعدد ویڈیوز میں لوگوں کو ''جوئے بنگلہ''، ''جوئے بنگ بندھو'' اور ''جوئے حسینہ'' کے نعرے لگاتے ہوئے سنا جاسکتا ہے۔

عینی شاہدین کے مطابق، کسان دل کی بھانگا ذیلی ضلع یونٹ کے جوائنٹ سکریٹری، 34 سالہ راجو ملا، دیسی ساختہ بم کے دھماکے میں شدید زخمی ہونے کے بعد ہلاک ہو گئے۔

ٹرمپ نے ایران کو بتایا پاگل، کہا واشنگٹن میں ڈرٹی بم حملے کی مبینہ منصوبہ بندی کو سنجیدگی سے لے رہے ہیں

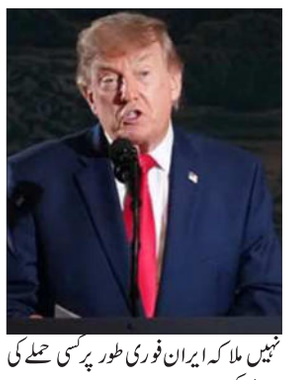

واشنگٹن، 18 نومبر (ہ س)۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران پر واشنگٹن میں ڈرٹی بم یا کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے امریکی حکام کو نشانہ بنانے کی مبینہ منصوبہ بندی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کی حکومت اس طرح کے ممکنہ خطرات کو انتہائی سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایران کو غیر متوقع اقدامات کرنے والا ملک سمجھتے ہوئے تمام خدشات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

ٹرمپ نے یہ بیان امریکی نیوز چینل سی این این کی ایک رپورٹ پر ردِعمل دیتے ہوئے دیا۔ مذکورہ رپورٹ میں امریکی حکام کے حوالے سے دعویٰ کیا گیا تھا کہ ایران ایسے منصوبوں پر غور کر رہا ہے جن کے تحت واشنگٹن میں صدر ٹرمپ کی انتظامیہ کے اعلیٰ عہدیداروں کو ڈرٹی بم یا کیمیائی ہتھیاروں کے ذریعے نشانہ بنایا جا سکتا ہے۔ سی این این کی رپورٹ کے مطابق ان مبینہ منصوبوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے، تاہم اس حوالے سے ایسا کوئی اشارہ نہیں ملا کہ ایران فوری طور پر کسی حملے کی تیاری کر رہا ہے۔

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے بھی اس رپورٹ کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں کی ہے۔ رپورٹ سے متعلق صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ٹرمپ نے کہا کہ ایران پاگل ہے اور اسی وجہ سے ان کی انتظامیہ اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر ایران نے امریکہ پر حملہ کرنے کی کوشش کی تو اسے ایسی قیمت چکانی پڑے گی جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملے گی۔ تاہم انہوں نے واضح کیا کہ فی الحال امریکہ کو کسی فوری حملے کا خطرہ لاحق نہیں ہے۔ ادھر وائٹ ہاؤس کی ترجمان لارین بِس نے کہا ہے کہ امریکی حکام تمام ممکنہ خطرات پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور کسی بھی صورت حال سے نمٹنے کے لیے چوکس ہیں۔ ان کے مطابق اس وقت ملک کو کوئی فوری خطرہ درپیش نہیں ہے۔

دوسری جانب ایران نے واشنگٹن میں ڈرٹی بم حملے کی مبینہ منصوبہ بندی سے متعلق امریکی میڈیا کی رپورٹ کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے مسترد کر دیا ہے۔ ایرانی وزارت خارجہ کے ترجمان اسماعیل بقائی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے ردِعمل میں سی این این کی رپورٹ کو من گھڑت اور بے بنیاد میڈیا بیانیہ قرار دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ جن لوگوں نے ایران کے خلاف جارحیت شروع کی، وہ اب بے بنیاد الزامات گھڑ کر انہیں پھیلا رہے ہیں تاکہ اپنے مذموم مقاصد کے لیے میڈیا میں ماحول تیار کیا جاسکے۔

اترا کھنڈ کے راستے نیپال کو فضائی گزرگاہ دینے پر آمادہ ہے بھارت، بالیندر شاہ کے دورے میں معاہدے کا امکان

کٹھمنڈو، 18 نومبر (ہ س)۔ نیپال کو 12 سال سے زیادہ عرصے سے منتظر اضافی فضائی داخلہ راستہ (ایئر روٹ) فراہم کرنے کے لیے ہندوستان آمادہ نظر آ رہا ہے۔ نیپال کے وزیر اعظم بالیندر شاہ کے ہندوستان دورے کے دوران نیپال کی جانب سے کیے جانے والے اہم معاہدوں میں فضائی راستے کا معاملہ شامل ہونا تقریباً طے مانا جا رہا ہے۔ وزیر اعظم شاہ 22 نومبر کو ہندوستان کے دورے پر جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ فضائی راستے کے معاملے پر بات چیت کے لیے وزارت ثقافت، سیاحت اور شہری ہوابازی کے جوائنٹ سکریٹری اور محکمہ انتظامیہ و منصوبہ بندی کے سربراہ جے نارائن آچاریہ، وزارت خارجہ کے جوائنٹ سکریٹری اور جنوبی ایشیا ڈویژن کے سربراہ گیہیندر راج بھنڈاری اور نیپال سول ایوی ایشن اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل مکیش ڈنگول نئی دہلی پہنچے تھے۔ نیپال خاص طور پر بھیروا، نیپال گنج، مہندر نگر اور جنک پور کے لیے اضافی فضائی داخلہ راستہ فراہم کرنے کا مطالبہ ہندوستان سے کرتا رہا ہے۔ حال ہی میں نئی دہلی میں ہوئی بات چیت کے بعد ہندوستان اتراکھنڈ کے بنباسا سے ہوتے ہوئے نیپال کے مہندر نگر کے راستے طیاروں کو داخلے کی اجازت دینے کے لیے مثبت نظر آیا ہے۔ دہلی سے واپس لوٹے ڈائریکٹر جنرل ڈنگول نے کہا، ''بات چیت کافی مثبت رہی ہے۔ ہم نے اپنی ضروریات اور تکنیکی پہلوؤں پر تبادلۂ خیال کیا ہے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ سطحی بات چیت کے بعد فیصلہ کیا جائے گا۔ مہندر نگر کے راستے فضائی گزرگاہ فراہم کرنے کے معاملے پر ہندوستانی فریق کافی مثبت نظر آیا ہے۔'' ہندوستان کی جانب سے اضافی فضائی داخلہ راستہ فراہم نہ کیے جانے کے سبب نیپال کی بین الاقوامی پروازیں فی الحال صرف ایک ہی داخلی راستے پر منحصر ہیں۔ کئی طیاروں کو بہار کے رکسول سے نیپال کے سمرا کے راستے نیپال میں داخل ہونا یا وہاں سے باہر نکلنا پڑتا ہے۔ اس سے فضائی آمد و رفت کے انتظام میں دشواریاں پیدا ہوتی ہیں۔ مغربی ممالک اور مشرق وسطیٰ سے آنے والے طیاروں کو بھیروا یا مہندر نگر کے راستے براہ راست نیپال میں داخلے کی اجازت نہیں ہے۔ ایسے طیاروں کو طویل راستہ اختیار کر کے سمرا کے راستے نیپال پہنچنا پڑتا ہے۔ اس وجہ سے پرواز کا وقت 25 منٹ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اور ایندھن بھی زیادہ خرچ ہوتا ہے۔ شہری ہوابازی کے محکمہ کے افسران کے مطابق، اگر بین الاقوامی طیاروں کو مہندر نگر کے راستے نیپال میں داخلے کی اجازت مل جاتی ہے تو بھیروا میں واقع گوتم بدھ بین الاقوامی ہوائی اڈے، پوکھرا بین الاقوامی ہوائی اڈے اور کٹھمنڈو میں واقع تری بھون بین الاقوامی ہوائی اڈے کے لیے پروازوں کا آپریشن زیادہ آسان ہو جائے گا۔ فی الحال گوتم بدھ اور پوکھرا بین الاقوامی ہوائی اڈوں پر اترنے والے طیاروں کو بھی سمرا کے راستے طویل چکر لگا کر پہنچنا پڑتا ہے۔

ایران کا کویت میں امریکی فوجی تنصیبات پر حملے کا دعویٰ، مشرقِ وسطیٰ میں امریکی بحری بیڑوں کی تعداد تین ہو گئی



کویت سٹی، 18 نومبر (ہ س)۔ ایران اور امریکہ کے درمیان جاری فوجی کشیدگی کے دوران ایرانی فوج نے کویت میں واقع علی السالم فوجی اڈے پر امریکی ڈرون اور میزائل تنصیبات کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس پیش رفت کے بعد خطے میں امریکی فوجی سرگرمیوں اور دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی میں مزید اضافے کے خدشات ظاہر کیے جا رہے ہیں۔ ایرانی فوج کے مطابق حملے میں کویت کے علی السالم فوجی اڈے پر موجود امریکی ڈرون اور میزائل سے متعلق تنصیبات کو نشانہ بنایا گیا۔ تاہم حملے میں ہونے والے ممکنہ نقصان اور جانی نقصان کے بارے میں فوری طور پر تفصیلات سامنے نہیں آئی ہیں۔ ایرانی فوج کا یہ دعویٰ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب کویتی فوج نے بدھ کی صبح اپنے فضائی دفاعی نظام کے ذریعے دشمن ڈرونز کا مقابلہ کرنے کی اطلاع دی تھی۔ کویتی مسلح افواج کے جنرل اسٹاف کے مطابق فضائی دفاعی نظام مشتبہ ڈرونز کو روکنے کی کارروائی کر رہا تھا۔ فوج نے یہ بھی کہا کہ علاقے میں سنائی دینے والے دھماکوں کی آوازیں فضائی دفاعی نظام کی جانب سے اہداف کو روکنے کے نتیجے میں ہو سکتی ہیں۔ تاہم کویت نے امریکی تنصیبات کو نقصان پہنچنے کی تصدیق نہیں کی ہے۔ دوسری جانب امریکہ نے مشرقِ وسطیٰ میں اپنی بحری موجودگی میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ امریکی بحریہ کا طیارہ بردار جہاز یو ایس ایس تھیوڈور روزویلٹ (USS Theodore Roosevelt) خطے میں پہنچ گیا ہے۔ اس کی آمد کے بعد امریکی سینٹرل کمانڈ کے دائرہ کار میں تعینات امریکی طیارہ بردار بحری بیڑوں کی تعداد تین ہو گئی ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق یو ایس ایس تھیوڈور روزویلٹ کے علاوہ یو ایس ایس جارج واشنگٹن اور یو ایس ایس جارج ایچ ڈبلیو بش بھی خطے میں موجود ہیں۔ امریکی بحریہ کی اس تعیناتی کو ایران کے ساتھ جاری فوجی کشیدگی کے تناظر میں اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ اور ایران کے درمیان کشیدگی اب خلیجی خطے کے مختلف مقامات تک پھیل چکی ہے۔ بحرین اور کویت میں ڈرون حملوں کی اطلاعات، ایران کے خلاف امریکی فوجی کارروائیاں اور خطے میں امریکی بحری طاقت میں اضافہ صورتِ حال کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں۔

قابل ذکر ہے کہ علی السالم فوجی اڈے پر حملے سے متعلق ایرانی دعوے کی آزاد ذرائع سے مکمل تصدیق نہیں ہوئی ہے اور کویتی فوج نے بھی امریکی تنصیبات کو نشانہ بنائے جانے کی توثیق نہیں کی ہے۔

ورلڈ ٹینس لیگ ہندوستان میں ٹینس کا جوش بڑھائے گی

پانچویں سیزن میں کئی بڑے کھلاڑی اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے



بنگلورو، 18 نومبر (ہ س)۔ ورلڈ ٹینس لیگ (ڈبلیو ٹی ایل) کے پانچویں سیزن میں بین الاقوامی ٹینس کے کئی بڑے نام بنگلورو میں اپنے کھیل کا مظاہرہ کریں گے۔ 16 کھلاڑیوں کی فہرست میں سابق عالمی نمبر 3 ایلینا سویٹولینا، اولمپک گولڈ میڈل جیتنے والی بیلنڈا بینسک، سابق عالمی نمبر ایک کیرولینا پلسکوا، ومبلڈن فائنل کھیلنے والے نک کرگیوس اور دو مرتبہ ومبلڈن ڈبلز چیمپئن رہنے والے ہیری ہیلیو وارا اہم کھلاڑی ہوں گے۔ آئیکونک اسپورٹس اینڈ اینٹس کے زیر انتظام یہ لیگ 17 سے 20 دسمبر تک بنگلورو کے ایس ایم کرشنا ٹینس اسٹیڈیم میں منعقد ہوگی۔ پانچویں سیزن میں چار ٹیمیں ایکرکس اینگلز، گیم چینجرز فالکنز، آسی ماورکس کائٹس اور وی بی ریٹلٹی ہاکس حصہ لیں گی۔ ان ٹیموں میں آٹھ بین الاقوامی کھلاڑیوں کے ساتھ ہندوستان کے آٹھ اہم ٹینس کھلاڑی بھی شامل ہوں گے۔ خواتین کے زمرے میں یوکرین کی ایلینا سویٹولینا اہم کھلاڑی ہوں گی۔ وہ ڈبلیو ٹی اے سنگلز کے 20 خطاب جیت چکی ہیں اور 2018 میں ڈبلیو ٹی اے فائنلز کی فاتح رہی ہیں۔ اسی سال کے آغاز میں وہ آسٹریلین اوپن کے سیمی فائنل تک بھی پہنچی تھیں۔ ان کے ساتھ سوئٹزرلینڈ کی بیلنڈا بینسک بھی توجہ کا مرکز ہوں گی۔ انہوں نے ٹوکیو 2020 اولمپک کھیلوں میں سنگلز کا طلائی تمغہ جیتا تھا اور 2025 میں ومبلڈن کے سیمی فائنل میں جگہ بنائی تھی۔ اس فہرست میں چیک جمہوریہ کی کیرولینا پلسکوا بھی شامل ہیں، جو سابق عالمی نمبر ایک اور دو مرتبہ گرینڈ سلیم کے فائنل تک پہنچ چکی ہیں۔ اسپین کی پاؤلا بدوسا بھی ایک بار پھر لیگ میں واپسی کر رہی ہیں۔ وہ سابق عالمی نمبر 2 اور 2021 انڈین ویلز چیمپئن رہ چکی ہیں۔ مردوں کے زمرے میں بھی کئی بڑے کھلاڑی شامل ہیں۔ آسٹریلیا کے نک کرگیوس بنگلورو کے کورٹ پر اپنے کھیل کا مظاہرہ کریں گے۔

آئی پی ایل 2027 سے ٹریوس ہیڈ کی دستبرداری کی ڈینیئل ویٹوری نے بتائی وجہ

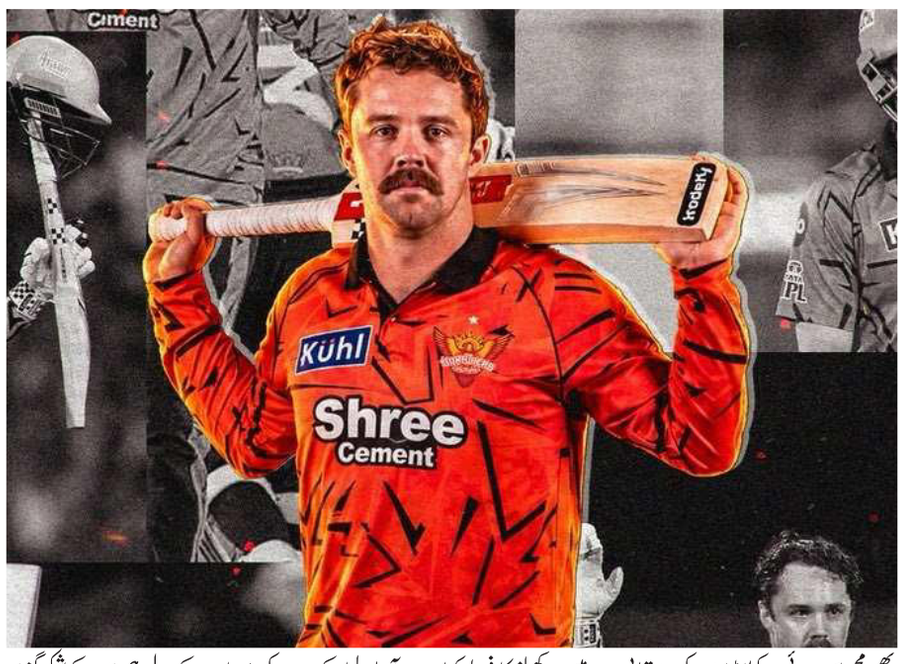

نئی دہلی، 18 نومبر (ہ س)۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2027 کے منی آکشن سے قبل سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) نے اپنے کئی بڑے کھلاڑیوں کو ریلیز کر دیا ہے۔ ان میں آسٹریلیا کے جارحانہ بلے باز ٹریوس ہیڈ کا نام بھی شامل ہے۔ ٹیم کے ہیڈ کوچ ڈینیئل ویٹوری نے ہیڈ کو ریلیز کرنے کے فیصلے کی وجہ بتائی ہے۔

جیو اسٹار کے 'ٹاٹا آئی پی ایل 2027 ریٹینشن اسپیشل' پروگرام میں ویٹوری نے کہا کہ آسٹریلیائی بلے باز نے خود آئندہ آئی پی ایل سیزن سے دور رہنے کا فیصلہ کیا ہے، کیونکہ اگلے سال آسٹریلیا کے لیے ان کا شیڈول کافی مصروف رہنے والا ہے۔

ویٹوری نے کہا کہ اس بار کھلاڑیوں کو برقرار رکھنے کے دوران کئی باتوں کو مدنظر رکھا گیا۔ یہ موجودہ دور کا آخری سال ہے، اس لیے ہم اپنی ٹیم کے اہم کھلاڑیوں کو برقرار رکھنا چاہتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ہمیں کچھ شعبوں میں بہتری کی ضرورت بھی محسوس ہوئی۔ کھلاڑیوں کی دستیابی ہمارے لیے ایک بڑا مسئلہ تھی۔

انہوں نے مزید کہا کہ ٹریوس ہیڈ گزشتہ تین سال سے ہماری ٹیم کا اہم حصہ رہے ہیں، لیکن انہوں نے آئندہ سیزن میں نہ کھیلنے کا فیصلہ کیا ہے۔ آسٹریلیا کے لیے ان کا آنے والا سال اہم ہے اور وہ اسی کو ترجیح دینا چاہتے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نہیں ہوں گے، لیکن گزشتہ تین سال کے دوران ان کی خدمات کے لیے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ڈینیئل ویٹوری نے بتایا کہ سن رائزرس حیدرآباد آئندہ نیلامی میں ایسے کھلاڑیوں کو اپنی ٹیم میں شامل کرنا چاہے گی، جو ٹیم کی موجودہ ضروریات اور کھیلنے کے انداز کے مطابق ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ہر ٹیم اپنے اسکواڈ اور پلیئنگ الیون کی کمزوریوں کی نشاندہی کر کے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ہم ایسے کھلاڑیوں کی تلاش کریں گے جو ہماری ٹیم کے توازن کو بہتر بنا سکیں۔

سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) برقرار رکھے گئے کھلاڑی: پیٹ کمنز، ابھیشیک شرما، ایشان کشن، ہینرک کلاسن، نتیش کمار ریڈی، برائیڈن کارس، سلیل اروڑہ، انیکیت ورما، ہرش دوبے، سمران روی چندرن، پرفل ہنگے، ثاقب حسین، شوانگ کمار، کرینس پھولیترا، ایشان ملنگا، ٹی نٹراجن (ٹریڈ)، ناتھن ایلس (ٹریڈ)، خلیل احمد (ٹریڈ)۔

ریلیز کیے گئے کھلاڑی: ٹریوس ہیڈ، کامندو مینڈس، جے دیو اناداکٹ، دلشان مدوشنکا، اومکار ترملے، امیت کمار، شیوم ماوی، جیرالڈ کوئٹزی، ڈیوڈ پین، آر ایس امبریش۔

کلدیپ جیسے باصلاحیت کھلاڑی کو ٹیم سے جانے دینا آسان نہیں تھا: سورو بھ گانگولی



نئی دہلی، 18 نومبر (ہ س)۔ دہلی کیپٹلز کے ہیڈ کوچ سورو بھ گانگولی نے کہا ہے کہ کلدیپ جیسے باصلاحیت کھلاڑی کو ٹیم سے جانے دینا آسان فیصلہ نہیں تھا۔ ٹیم کے توازن اور بلے بازی کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے فرنچائز کو یہ فیصلہ کرنا پڑا۔ انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) 2027 کے منی آکشن سے قبل تمام 10 فرنچائزز نے اپنے برقرار رکھے گئے اور ریلیز کیے گئے کھلاڑیوں کی فہرست جاری کر دی ہے۔ دہلی کیپٹلز (ڈی سی) نے اپنے کئی بڑے کھلاڑیوں کو ٹیم سے ریلیز کر دیا ہے۔ ٹیم نے اسٹار اسپنر کلدیپ یادو کو لکھنؤ سپر جائنٹس کے ساتھ ٹریڈ کیا ہے۔ ان کے بدلے ٹیم نے وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت کو اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ جیو اسٹار کے 'ٹاٹا آئی پی ایل 2027 ریٹینشن اسپیشل' پروگرام میں گانگولی نے کہا کہ کلدیپ کو ٹریڈ کرنا ایک مشکل فیصلہ تھا۔ وہ ایک غیر معمولی کرکٹر ہیں اور طویل عرصے سے دہلی کیپٹلز کے ساتھ وابستہ رہے ہیں۔ آئی پی ایل میں 10 ٹیمیں ہیں اور ٹیم کا توازن برقرار رکھنا سب سے زیادہ ضروری ہوتا ہے۔ ہمیں ایک بلے باز کی ضرورت تھی۔ ہمیں رشبھ پنت کی شکل میں ایک ہندوستانی بلے باز ملا ہے، جنہوں نے دہلی کے لیے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں انہیں انتہائی اعلیٰ درجے کا کھلاڑی مانتا ہوں۔ گانگولی نے کہا کہ کھلاڑیوں کو ریلیز کرنے اور برقرار رکھنے کے پیچھے کی مکمل حکمت عملی بتانا مشکل ہے۔ یہ اس بات پر منحصر ہوتا ہے کہ کھلاڑی کی کارکردگی کیسی رہی ہے، فرنچائز کو کس کھلاڑی پر کتنا بھروسہ ہے اور کون سا کھلاڑی آئی پی ایل میں ٹیم کو میچ جتوانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ نیلامی میں دستیاب کھلاڑیوں کو بھی مدنظر رکھا جاتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ ایک مختصر نیلامی ہے، اس لیے فرنچائزز گزشتہ دو سال کی کارکردگی اور اگلے تین سال کی ضروریات کو ذہن میں رکھتی ہیں۔ اس کے لیے کوئی طے شدہ اصول نہیں ہے کہ کون سا فیصلہ درست ہے اور کون سا غلط۔ یہ مکمل طور پر اعتماد اور بھروسے پر منحصر ہوتا ہے۔

بولنگ کوچ کی ٹیم انڈیا سے اپیل، ڈبلیو ٹی سی فائنل میں جگہ بنانے کے لیے اضافی ذمہ داریاں ادا کریں



ویلنگٹن، 18 نومبر (ہ س)۔ آئی سی سی ورلڈ ٹیسٹ چیمپئن شپ (ڈبلیو ٹی سی) 27-2025 کے فائنل میں جگہ بنانے کے لیے ہندوستانی ٹیم کو اب اپنی کارکردگی میں مزید بہتری لانی ہوگی۔ ہندوستانی ٹیم کے بولنگ کوچ مورنے مورکل کا کہنا ہے کہ نیوزی لینڈ کے خلاف آئندہ دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں کھلاڑیوں کو اپنے کمفرٹ زون سے باہر نکل کر اضافی ذمہ داریاں نبھانے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ واضح ہو کہ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان ٹیسٹ سیریز کا آغاز 19 نومبر سے ہوگا۔ ڈبلیو ٹی سی پوائنٹس ٹیبل میں نیوزی لینڈ پہلے جبکہ ہندوستان چوتھے مقام پر ہے۔ ایسے میں یہ سیریز ہندوستان کے لیے ٹاپ ٹو میں جگہ بنانے کی دوڑ میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے کا اہم موقع ہوگی۔ ہندوستان اس سے قبل ڈبلیو ٹی سی کے ابتدائی دونوں فائنل کھیل چکا ہے اور اس کی نظریں 2027 میں لندن کے اوول میدان پر ہونے والے فائنل میں واپسی پر مرکوز ہیں۔ مورنے مورکل نے سیریز سے قبل صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا، ''فائنل میں جگہ بنانے کے لیے ہمیں اب خود کو مزید آگے لے جانا ہوگا، اپنے کمفرٹ زون سے باہر نکلنا ہوگا اور ایسے چیلنجز قبول کرنے ہوں گے جن کا سامنا شاید ہم نے پہلے نہ کیا ہو۔

ایئرپورٹ جانے کیلئے ہیبال فلائی اوور کی طرز پر نیا فلائی اوور تعمیر کرنے کا منصوبہ

شمالی بنگلور میں 20 کلومیٹر کے علاقے کی ٹریفک بھیڑ دور کرنے کیلئے نئی اسکیم، جکور ایئرپورٹ کے سامنے بلدیہ دفتر کی تعمیر کی تیاری، روٹری فلائی اوور بنگلور کا تاج ثابت ہوگا: وزیر اعلیٰ



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا ہے کہ شمالی بنگلور سے کیمپے گوڈا انٹرنیشنل ایئرپورٹ جانے والے مسافروں کو روزانہ پیش آنے والی ٹریفک کی پریشانی سے مستقل راحت دلانے کیلئے ہیبال فلائی اوور کی طرز پر ایک نیا فلائی اوور تعمیر کرنے پر ریاستی حکومت غور کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ جکور ایئرپورٹ کے سامنے نیا بلدیہ دفتر تعمیر کرنے کی بھی تیاری کی جارہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بدھ کے روز بنگلورو کے مختلف علاقوں میں مجموعی طور پر 522.23 کروڑ روپے کے ترقیاتی کاموں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ حکومت شہر کی بنیادی سہولتوں کو بہتر بنانے اور شہریوں کو ٹریفک کے مسائل سے نجات دلانے کیلئے متعدد منصوبوں پر عمل کر رہی ہے۔ سب سے پہلے انہوں نے بیٹارائن پورہ کے جکور ریلوے اوور برج کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد کے آر پورم کے گڈلہلی میں ریلوے پٹری کے نیچے تعمیر کردہ بارش کے پانی کی نکاسی کے نالے کا افتتاح کیا۔ بعد ازاں مروتی سیوانگر مین روڈ پر آئی اوسی جنکشن کے قریب روٹری فلائی اوور کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے علاوہ سروگنا نگر اسمبلی حلقے میں زیر تعمیر ملٹی اسپیشالیٹی اسپتال کا دورہ کر کے تعمیری کاموں کا جائزہ لیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ایئرپورٹ جانے والے اور شمالی بنگلورو سے شہر کے اندر آنیوالے افراد روزانہ ٹریفک کی بھیڑ سے پریشان ہیں۔ تقریباً 20 کلومیٹر کے علاقے میں یہ مسئلہ درپیش ہے اور ایئرپورٹ جانے کیلئے بیشتر افراد کو موجودہ راستے پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے یہاں نیا فلائی اوور تعمیر کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلائی اوور کس طرز پر تعمیر کیا جائے یا ٹریفک کیلئے کوئی متبادل نظام اختیار کیا جائے اس کا تکنیکی جائزہ لیا جائیگا۔ اس سلسلے میں متعلقہ افسران کو ہدایات دی گئی ہیں اور وزراء اور ارکان اسمبلی سے بھی مشاورت کی جارہی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ جکور ایئرپورٹ کے سامنے نیا بلدیہ دفتر تعمیر کرنے کی تیاری کی جارہی ہے تاکہ اس علاقے کے عوام کو اپنے کاموں کیلئے مرکزی بلدیہ دفتر جانے کی ضرورت نہ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ تیزی سے ترقی کرتے ہوئے بنگلور کی ضروریات کے مطابق بنیادی سہولتیں فراہم کی جائیں گی۔ ایئرپورٹ کی تعمیر کے بعد اس علاقے میں جائیدادوں کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوا ہے اور دیگر ریاستوں کے لوگ بھی یہاں آباد ہو رہے ہیں اس لیے ضروری سہولتوں کی فراہمی پر توجہ دی جارہی ہے۔ روٹری فلائی اوور بنگلور کا تاج ہوگا۔ روٹری فلائی اوور کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ سابق وزیر اعلیٰ ایس ایم کرشنا کے دور میں ہیبال فلائی اوور تعمیر کیا گیا تھا جو بعد میں شہر کے اہم بنیادی ڈھانچے میں شامل ہوگیا۔ مجوزہ روٹری فلائی اوور تین اسمبلی حلقوں کو آپس میں جوڑے گا اور شہریوں کا قیمتی وقت بچانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ 6 لین پر مشتمل اس فلائی اوور کی تعمیر تکنیکی اعتبار سے ایک پیچیدہ کام ہے۔ افسران کو ہدایت دی گئی ہے کہ اس منصوبے کو تر جیحی بنیادوں پر مکمل کریں اور تعمیر کے دوران ٹریفک کی آمدورفت میں کم سے کم رکاوٹ پیدا ہو۔ اس سلسلے میں ٹریفک پولیس اور مقامی شہریوں کی تجاویز بھی حاصل کی جارہی ہیں وزیر اعلیٰ نے کہا کہ پورے بنگلور شہر کی ترقی کیلئے 1.50 لاکھ کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبے تیار کیے گئے ہیں۔ ان میں فلائی اوور، میٹرو ریل، بنگلورو بزنس کوریڈور، ٹنل روڈ، مضافاتی ریلوے اور پینے کے پانی کی سربراہی جیسے اہم منصوبے شامل ہیں۔ حکومت بہتر انتظامیہ اور شہریوں کی ترقی کیلئے پابند عہد ہے اور تنقید کے ساتھ مثبت تجاویز کا خیر مقدم کرتی ہے۔ گڈلہلی ریلوے لائن کے نیچے بارش کے پانی کی نکاسی کے نالے کی تعمیر کو ایک بڑا تکنیکی چیلنج قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس مقام کا تین مرتبہ دورہ کر کے مسائل کا جائزہ لیا گیا تھا۔ وسیع علاقے میں پانی کی نکاسی کیلئے صرف 20 فٹ جگہ دستیاب تھی۔ بارش کے دوران ہیبال کی جانب سے بڑی مقدار میں پانی آتا ہے جس کی وجہ سے نکاسی کا مناسب انتظام ضروری تھا۔ افسران نے اس مسئلے کو حل کر کے کام مکمل کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ جب وہ شہری ترقی کے وزیر تھے تو بلدیہ کی حدود صرف جکور اور ہیبال تک محدود تھیں اور اس علاقے میں کاویری کا پانی پہنچانا بھی مشکل تھا۔ ان کے نائب وزیر اعلیٰ رہنے کے دوران نئے شامل کیے گئے 110 دیہات میں 5,000 کروڑ روپے خرچ کر کے پینے کے پانی کی سہولت فراہم کی گئی۔ کاویری پراجیکٹ کے چھٹے مرحلے کی بھی تیاریاں جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بنگلور کے شہریوں کی زندگی میں ایک ہی دن میں تبدیلی لانا ممکن نہیں۔ ہر ترقیاتی منصوبے کیلئے مالی وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ جائیدادوں کے کھاتے اور ٹیکس کے نظام کو بہتر بنانے کے ساتھ بلدیاتی اداروں کو بھی تعاون فراہم کیا جارہا ہے تاکہ عوام پر اضافی مالی بوجھ نہ پڑے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ حکومت نے شہریوں کیلئے 'بھومی گیارنٹی اسکیم' شروع کی ہے۔ اس کے تحت درست دستاویزات رکھنے والے جائیداد مالکان کو کھاتہ تیار کر کے ان کے گھر کی دہلیز پر فراہم کیا جائیگا۔ اب تک 26 لاکھ کھاتے تیار کیے جاچکے ہیں اور شہری انہیں آن لائن بھی ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ بی کھاتہ رکھنے والوں کو اے کھاتہ فراہم کرنے کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی جائیداد کے دستاویزات درست کروائیں اور کسی کو رشوت دیے بغیر براہ راست سرکاری سہولتوں سے استفادہ کریں۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ حکومت سڑک کنارے کاروبار کرنیوالے چھوٹے تاجروں کو بے دخل کرنے کے حق میں نہیں ہے بلکہ انہیں منظم طریقے سے مخصوص مقامات پر کاروبار کرنے کا موقع فراہم کیا جائیگا۔ تاہم اہم سڑکوں پر ٹریفک کی آمدورفت متاثر نہیں ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس معاملے پر بعض لوگ سیاست کر رہے ہیں لیکن حکومت اپنے فیصلے پر قائم ہے۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ جی بی اے کے انتخابات کسی بھی وجہ سے ملتوی نہیں کیے جائینگے و وٹر فہرستوں کے تعلق سے بعض اعتراضات سامنے آئے ہیں تاہم حکومت تمام مقامی بلدیاتی اداروں کے انتخابات منعقد کرانے کیلئے پابند عہد ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے مزید کہا کہ بنگلور کو ہر شعبے میں ترقی دینے کیلئے منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔ شہر میں پانچ بلدیاتی اداروں کے قیام کا مقصد انتظامیہ کو عوام کی دہلیز تک پہنچانا ہے۔ حکومت دیہی علاقوں میں بھی سڑکوں اور روزگار کی سہولتیں فراہم کرنے پر توجہ دے رہی ہے تاکہ شہروں کی طرف نقل مکانی کم ہو سکے۔



ہندستان میں متحدہ عرب امارات کے سفیر عبداللہ سیف علی سالم النعیمی نے بدھ کے روز ودھان سودھا میں وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار سے ملاقات کی اور مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا۔

معذور افراد کے حقوق کے قانون پر سختی سے عمل درآمد کیلئے ریاستی حکومت کا فیصلہ

سرکاری ملازمتوں میں معذور امیدواروں کیلئے 5 فیصد ریزرویشن یقینی بنانے کی ہدایت، تمام محکموں کو ایک ہفتے میں تعمیلی رپورٹ پیش کرنے کا حکم



بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک حکومت نے معذور افراد کے حقوق کے قانون 2016 پر موثر عمل درآمد اور کرناٹک ہائی کورٹ کی جانب سے رسائی کی سہولتوں کے سلسلے میں جاری کردہ ہدایات پر عمل کرنے کیلئے سخت اقدامات کا فیصلہ کیا ہے۔ ریاست کی چیف سکریٹری ڈاکٹر شالنی رجنیش نے متعلقہ محکموں کو ہدایت دی ہے کہ سرکاری ملازمتوں میں معذور امیدواروں کیلئے 5 فیصد ریزرویشن یقینی بنانے کیلئے ضروری اقدامات کیے جائیں اور ہائی کورٹ کے احکامات پر مقررہ مدت میں عمل درآمد کیا جائے۔ اس سلسلے میں چیف سکریٹری کی صدارت میں منعقدہ اعلیٰ سطحی اجلاس میں مختلف محکموں کیلئے کئی اہم فیصلے کیے گئے۔ واضح رہے کہ کرناٹک ہائی کورٹ نے رٹ پٹیشن نمبر W.P. No. 11351/2020 میں یکم جون 2026 کو رسائی کی سہولتوں سے متعلق وقت مقررہ میں اقدامات کرنے کی ہدایات جاری کی تھیں۔ تمام سرکاری محکموں کو ہدایت دی گئی ہے کہ بھرتی کا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے قبل معذور امیدواروں کیلئے 5 فیصد آسامیوں کے ریزرویشن کی تصدیق شدہ تفصیلات محکمہ خواتین و اطفال بہبود کو لازمی طور پر فراہم کریں۔ شہری بلدیاتی اداروں کے تحت سڑکوں، فٹ پاتھوں، پارکوں، بازاروں اور عوامی بیت الخلاؤں کو معذور افراد کیلئے قابل رسائی بنانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ متعلقہ انجینئرنگ شعبوں کو ان سہولتوں کی تصدیق کرنی ہوگی۔ اس کے علاوہ ریاست بھر کی عمارتوں کی تفصیلات کرناٹک اسٹیٹ ریموٹ سینسنگ اپیلی کیشنز سینٹر کے زیر انتظام GIS پورٹل پر اپ لوڈ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ عمارتوں کی تعمیر کے ضوابط پر عمل ضرور یہ انشی منصوبوں، ہائلنز اور عوامی عمارتوں میں معذور افراد کیلئے ضروری سہولتیں فراہم کرنا لازمی ہوگا۔ مقررہ معیارات پر عمل نہ کرنیوالی عمارتوں کو آکوپینسی سرٹیفکیٹ یا تکمیلِ تعمیر کا سرٹیفکیٹ جاری نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ نقل و حمل میں خصوصی سہولتیں عوامی ٹرانسپورٹ بسوں اور بس اسٹیشنوں میں معذور افراد کیلئے ضروری سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ عملے کیلئے حساسیت پیدا کرنے کے تربیتی پروگرام منعقد کیے جائینگے۔ معذور افراد کو سڑک عبور کرنے میں آسانی فراہم کرنے کیلئے ٹریفک سگنل کے سافٹ ویئر میں ضروری تبدیلیاں کرنے کی ہدایت محکمہ پولیس کو دی گئی ہے۔ سرکاری ویب سائٹس کو قابل رسائی بنانے پر زور تمام سرکاری ویب سائٹس کو معذور افراد کیلئے آسانی سے قابل استعمال بنانے کیلئے محکمہ ای گورننس کو ٹیکسٹ ٹو وائس اور وائس ٹو ٹیکسٹ جیسے معیارات پر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اس کے علاوہ معذور افراد کی سہولت کیلئے تیار کی جانے والی ای کنڑ انگریزی۔ کنڑ لغت کو جلد مکمل کر کے وسیع پیمانے پر تشہیر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تعلیم اور کھیلوں کو فروغ سکولی سطح سے ہی پیرا اسپورٹس کو فروغ دینے کیلئے اہل بچوں کو سماعت کے آلات فراہم کر کے ان کی کھیلوں کی صلاحیتوں کی شناخت کی جائیگی۔ محکمہ اسکولی تعلیم میں موسیقی کے اساتذہ کی خالی آسامیوں کے پیش نظر آرٹ سورسنگ کی بنیاد پر تقرری کے اقدامات بھی کیے جائینگے۔ تمام سرکاری دفاتر میں رسائی کی سہولتوں کیلئے نوڈل افسر مقرر کیے جائینگے۔

ایم آر پی ایل متاثرین کے مسائل پر دسمبر میں فیصلہ کن اجلاس: یوٹی قادر



منگلور (جنوبی سہارا نیوز) ایم آر پی ایل اور ایم ایس ای زیڈ کے اراضی حصول سے متاثرہ خاندانوں کو ملازمتیں اور مناسب معاوضہ فراہم کرنے میں تاخیر، کمپنی میں حفاظتی انتظامات کی کمی اور ماحولیاتی آلودگی سمیت مختلف مسائل کے حل کیلئے دسمبر کے پہلے ہفتے میں اعلیٰ سطحی اجلاس منعقد کیا جائیگا۔ ریاستی وزیر صحت اور ضلع انچارج وزیر یوٹی قادر نے یہ یقین دہانی جوکٹے، کالاور اور اطراف کے دیہات کے عوامی نمائندوں اور متاثرین کے ساتھ منعقدہ اجلاس میں کرائی۔ بدھ کے روز ڈپٹی کمشنر دفتر منگلور میں منعقدہ اس اجلاس میں متاثرہ خاندانوں اور مزدور رہنماں نے گزشتہ دس برسوں سے ملازمتوں اور معاوضے کے انتظار کے باوجود مسائل حل نہ ہونے پر اپنی ناراضگی ظاہر کی۔ انہوں نے بتایا کہ اراضی حصول کے پہلے مرحلے میں 432 خاندانوں کی زمینیں حاصل کرتے وقت ہر خاندان کے ایک فرد کو ملازمت فراہم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن بعد کے مراحل میں بھی متاثرین کو مکمل روزگار اور معاوضے کا فائدہ نہیں مل سکا۔ متاثرین نے شکایت کی کہ چوتھے مرحلے میں 495 خاندانوں میں سے 156 اہل خاندانوں کی فہرست بھی متعلقہ حکام کو روانہ کی جاچکی ہے، اس کے باوجود بھرتی کا عمل آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ اجلاس میں ڈپٹی کمشنر اچ وی درشن نے وضاحت کی کہ ایم آر پی ایل کے توسیعی منصوبے کا چوتھا مرحلہ ابھی شروع نہیں ہوا ہے جس کے باعث فوری طور پر روزگار کے مواقع پیدا نہیں ہو رہے ہیں۔ اس موقع پر وزیر یوٹی قادر نے تجویز پیش کی کہ جب تک منصوبے کا کام شروع نہیں ہوتا اور متاثرین کو ملازمتیں فراہم نہیں کی جاتیں اس وقت تک انہیں ماہانہ وظیفہ دیا جائے۔ تاہم ڈپٹی کمشنر نے اس تجویز پر اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا کہ معمولی رقم کا ماہانہ وظیفہ متاثرین کیلئے زیادہ فائدہ مند ثابت نہیں ہوگا۔ انہوں نے تجویز دی کہ ایم آر پی ایل متاثرین کو ملازمتیں فراہم کرنے میں ناکام رہتا ہے تو ایسے اہل خاندانوں کو مناسب یکمشت معاوضہ دینے پر غور کیا جائے۔

اردو زبان کے تحفظ و فروغ کیلئے اساتذہ متحد ہو کر کام کریں، اردو کانفرنس میں زور

غوثیہ انجینئرنگ کالج میں اردو اساتذہ کا تربیتی کیمپ، تعلیمی و تدریسی امور پر تبادلہ خیال



رام نگرم (غضنفر بیگ) اردو زبان و ادب کے فروغ، اردو اسکولوں کی ترقی اور اساتذہ کی تعلیمی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنانے کے مقصد سے کرناٹک اردو اکیڈمی کی جانب سے رام نگرم کے غوثیہ انجینئرنگ کالج کے کانفرنس ہال میں اردو کانفرنس اور اردو اساتذہ کیلئے ایک خصوصی تربیتی کیمپ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ اس پروگرام میں اردو اکیڈمی کے ذمہ داران، محکمہ تعلیم کے افسران، معزز شخصیات اور بڑی تعداد میں اردو اساتذہ نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوتِ کلام پاک سے ہوا، جس کے بعد مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ اس موقع پر اردو اکیڈمی کے صدر محمد علی قاضی، منصور نعمانی، اقبال بیگ، افتخار احمد شریف، ڈاکٹر طلحہ پاشا، ڈی ڈی پی آئی بھاگ لکشمی، عظمت اللہ بیگ، اسرار پاشا، خالد اسلم اور پروگرام کے روحِ رواں عابد اسلم سمیت دیگر معزز شخصیات موجود تھیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ معاشرے میں استاد کا مقام نہایت بلند اور قابلِ احترام ہے۔ جس شخص نے کسی انسان کو ایک لفظ بھی سکھایا ہو، وہ عزت و احترام کا مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کو معلم بنا کر بھیجا، جس سے تعلیم اور معلم کی عظمت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ بالخصوص پرائمری اسکولوں کے اساتذہ کی ذمہ داری بہت اہم ہے، کیونکہ بچوں کی ابتدائی تعلیم و تربیت ہی ان کے مستقبل کی بنیاد بنتی ہے۔ مقررین نے اساتذہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ زندگی میں ہر چیز سے مقابلہ کیا جاسکتا ہے لیکن استاد اور والدین کا مقابلہ کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ استاد کا اصل مقام اس کے شاگردوں کی کامیابی سے ظاہر ہوتا ہے۔ ہر استاد کی سب سے بڑی خوشی اور کامیابی یہی ہے کہ اس کے زیرِ تعلیم بچے مستقبل میں اعلیٰ عہدوں اور نمایاں مقام تک پہنچیں انہوں نے کہا کہ تعلیم کے میدان میں نقل، چوری اور غیر دیانت داری سے حاصل کی گئی کامیابی کسی کام کی نہیں۔ چاہے کوئی ڈاکٹر بنے، انجینئر، سائنس دان یا اعلیٰ افسر، اگر اس کی تعلیم کی بنیاد نقل اور دھوکہ دہی پر ہو تو ایسی کامیابی کا کوئی حقیقی فائدہ نہیں۔ اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بچوں میں محنت، ایمانداری، خود اعتمادی اور علم حاصل کرنے کا جذبہ پیدا کریں۔ مقررین نے مزید کہا کہ موجودہ دور میں اردو زبان اور اردو اسکولوں کو مختلف مسائل کا سامنا ہے۔ اردو زبان کے فروغ اور اس کے تحفظ کیلئے اساتذہ کو پہلے سے زیادہ محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ بچوں کی تعلیم کے دوران سیاسی، گھریلو یا دیگر غیر ضروری مسائل کو کلاس روم میں نہیں لانا چاہیے۔ استاد کی پوری توجہ بچوں کے مستقبل اور ان کی تعلیمی ترقی پر مرکوز ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ انسان کی خوبصورتی اس کے لباس یا ظاہری شخصیت سے نہیں بلکہ اس کی اچھی عادتوں، صلاحیتوں، ہنر اور بلند کردار سے پہچانی جاتی ہے سابق صدرِ جمہوریہ ہند ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام نے بھی اپنی زندگی کے حالات بیان کرتے ہوئے اپنے اساتذہ کی خدمات اور ان کی رہنمائی کا خصوصی ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک اچھا استاد اپنے شاگرد کی زندگی پر کس قدر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ مقررین نے بچوں میں بڑھتی ہوئی نشہ آور اشیا کی عادت پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ بچوں کی اخلاقی تربیت صرف اساتذہ کی نہیں بلکہ والدین کی بھی مشترکہ ذمہ داری ہے۔

سیاسی اختلافات میں ذاتی الزامات سے گریز کیا جائے: ہرتال ہالپا



شیموگہ (عبدالرزاق) گزشتہ روز وزیر تعلیم وضلع نگران کاروزیر مدھو بنگارپا نے ایک اخباری کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کہا تھا کہ ماضی میں سابق وزیر ہرتال ہالپا ان کے گھر کی صفائی کیا کرتے تھے۔ اس کے جواب میں آج پریس بھون میں بلائی گئی اخباری کانفرنس سے وضاحت کرتے ہوئے ہرتال ہالپا نے واضح کیا کہ وہ آنجہانی ایس بنگارپا کے سیاسی فالوور تھے لیکن کبھی بھی ان کے گھر میں کام والا بن کر نہیں رہا مدھو بنگارپا نے جو کچھ کہا ہے جھوٹ ہے۔ 1997 اس وقت بنگارپا کے پاس لال رنگ کی ماروتی کاتھی میرے پاس بھی سفید رنگ کی کارتھی مدھو بنگارپا اس بات سے ناواقف ہیں کیونکہ مدھو بنگارپا گھر میں ہی نہیں رہتے تھے یہاں تک کے ان کو یہ تک نہیں معلوم تھا کے ان کے گھر کا نوکر کون ہے اور ڈرائیور انہوں نے مزید کہا کہ مدھو بنگارپا وزیر تعلیم ہیں جو دل میں آیا کہیں دینا ان کو زیب نہیں دیتا۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ ماضی میں بنگارپا کو سب سے زیادہ صدمہ پہنچانے والے مدھو بنگارپا ہیں کم از کم ڈیوپا کے بچوں میں تہذیب تو ہے۔ وزیر تعلیم غیر ضروری بیان دینے کے بجائے ضلع کی ترقی پر توجہ دیں ہالپا نے مذید کہا کے وزیر تعلیم مدھو بنگارپا کو کنٹرا نہیں آتی انہوں نے ماضی میں ایک کیس کا ذکر کرتے ہوئے کہا کے جھوٹا کیس درج کیا گیا تھا اس کیس میں کامیابی ملی ہے۔ جب یہ کیس درج کیا گیا۔ اس وقت کیس درج کئے جانے والے کے گھر بنگارپا کے گھر سے 192 فون کال کئے گئے تھے فون کس مقصد کیلئے کیا مدھو بنگارپا جواب دیں سکتے ہیں ۔ پریس کانفرنس میں ٹی ڈی میگراج۔ پرشانت گلوئے۔ دنیش۔ ارون اور دیگر موجود تھے۔

بنگلور پولیس کے نظام میں انقلابی تبدیلیوں کی تیاری

بنگلور (جنوبی سہارا نیوز) بنگلورو شہر کے پولیس نظام میں اہم انتظامی تبدیلیوں اور پانچ الگ الگ پولیس کمشنریٹس کی تشکیل کے بعد سینئر آئی پی ایس افسر آر ہیتیندر نے نئے چیف پولیس کمشنر کی حیثیت سے عہدہ سنبھال لیا۔ اس موقع پر انہوں نے ریاستی حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنے طویل انتظامی تجربے کی بنیاد پر بنگلورو پولیس کے نظام میں مثر تبدیلیاں لانے اور عوام کو بہتر خدمات فراہم کرنے کی پوری کوشش کرینگے۔ نئے عہدے کا چارج سنبھالنے کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے آر۔ ہتیندر نے کہا کہ بنگلورو شہر کی آبادی اور جغرافیائی وسعت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے جس کے پیش نظر پولیس انتظامیہ کو مزید موثر اور عوام دوست بنانے کی ضرورت ہے۔ حکومت نے شہر کے رقبے، بڑھتی ہوئی آبادی اور عوام کو درپیش مختلف مسائل کا جائزہ لیتے ہوئے پانچ الگ پولیس کمشنریٹس قائم کرنے کا اہم فیصلہ کیا ہے۔ اس اقدام کا بنیادی مقصد عوام کو بہتر، تیز رفتار اور مثر پولیس خدمات فراہم کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلورو میں امن و امان کی صورتحال برقرار رکھنے اور ٹریفک کے مسائل پر قابو پانے کے ساتھ ساتھ پولیس کے کام کا اثر عام شہریوں کو بھی محسوس ہونا چاہیے۔ ہماری کوشش ہوگی کہ محکمہ پولیس کی کارکردگی خود اس کی پہچان بنے اور لوگوں کو پولیس کو دیکھنے کا انداز تبدیل ہو۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ اپنے تجربات کی روشنی میں محکمہ پولیس میں نئی اصلاحات اور تبدیلیاں متعارف کرانے کی کوشش کرینگے۔ آر۔ ہتیندر نے بتایا کہ انہوں نے گزشتہ تین برسوں سے اے ڈی جی پی کی حیثیت سے خدمات انجام دی ہیں جبکہ انہیں سی بی آئی میں کام کرنے کا تجربہ بھی حاصل ہے۔ اس تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے وہ بنگلورو کے پولیس نظام کو مزید مستحکم اور موثر بنانے کیلئے اقدامات کرینگے۔ نئے کمشنریٹ نظام کے تحت درکار پولیس اسٹیشنوں، دفاتر اور دیگر بنیادی سہولتوں کی فراہمی پر بھی توجہ دی جائیگی۔ شہر میں بڑھتی ہوئی ٹریفک کی بھیڑ کا ذکر کرتے ہوئے نئے پولیس کمشنر نے کہا کہ اس مسئلے سے مثر انداز میں نمٹنے کیلئے علیحدہ ٹریفک پولیس کمشنریٹ قائم کیا گیا ہے۔ وہ ماضی میں ایڈیشنل کمشنر آف پولیس (ٹریفک) کی حیثیت سے بھی خدمات انجام دے چکے ہیں، اس لیے انہیں شہر کے ٹریفک مسائل اور ان کی نوعیت کا بخوبی تجربہ ہے۔

شاہ پیر علوی الچشتیؒ کا 153 واں سالانہ عرس 20 نومبر کو

بیدر (سید یداللہ حسینی) شیخ الشیوخ شاہ پیر علوی الچشتیؒ کا 153 واں سالانہ عرس 20 نومبر بروز جمعہ عقیدت و احترام کے ساتھ منایا جائیگا۔ اس موقع پر علوی چمن، پہاڑی شریف، بیدر میں مختلف دینی و روحانی تقریبات کا انعقاد عمل میں آئیگا۔ درگاہ شریف و خانقاہ کے سجادہ نشین و متولی سید شاہ عزیز اللہ علوی المعروف نوید علوی کی جانب سے عرس کا نظام العمل جاری کیا گیا ہے پروگرام کے مطابق شام 4 بجے لال دروازہ، علوی پورہ بیدر شریف میں حضرت سید شاہ ہدایت اللہ علویؒ اور حضرت سید شاہ کلیم اللہ علوی پیر پاشاہ ثانیؒ کے مزارات پر چادر گل پیش کی جائیگی جس کے بعد فاتحہ، درود و سلام کا نذرانہ پیش کیا جائیگا۔ شام 30:4 بجے علوی چمن، پہاڑی شریف میں نماز عصر کے بعد قرأت کلام پاک، حمد و نعت کا اہتمام ہوگا۔ اس موقع پر پروفیسر شاہ من اللہ علوی المعروف مدثر علوی حیدرآباد، سکریٹری آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ، تلنگانہ و آندھرا پردیش خصوصی خطاب فرمائینگے۔ شام 50:5 بجے نماز مغرب کے بعد شاہ عزیز اللہ علوی المعروف نوید علوی صندل مالی کی جملہ خصوصی رسومات انجام دینگے، فاتحہ خوانی، گلہائے عقیدت سلام و نیاز اور تقسیم تبرک کا اہتمام ہوگا، جبکہ شام 30:6 بجے تناول تبرک اور محفل سماع منعقد ہوگی۔ عرس شریف کے منتظمین کی جانب سے تمام عقیدتمندوں اور محبان اولیاء اللہ سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ ان روحانی تقریبات میں شرکت کر کے فیوض و برکات حاصل کریں اور ثواب دارین سے مستفید ہوں۔

اعلان برائے مفقود الخبر

مدعیہ۔ نگینہ بانو بنت محمد الطاف، جے سی نگر شیموگہ، مدعا علیہ۔ محمد عادل ابن محمد اقبال، ساگر شیموگہ۔ نگینہ بانو بنت محمد الطاف نے ہمارے ادارہ شرعیہ میں دعویٰ کیا کہ ان کا نکاح مدعا علیہ محمد عادل ابن محمد اقبال کے ساتھ 13 جولائی 2020 کو ہوا تھا۔ شادی کے بعد تقریباً 5 سالوں تک دونوں فریق باہم ازدواجی زندگی گذارتے رہے، اس کے بعد محمد عادل ابن محمد اقبال جون 2025 جو بغیر اطلاع کئے گھر سے نکلے اور واپس نہیں آئے۔ تب سے آج تک ان کا کوئی پتہ نہیں چل سکا۔ مدعیہ



نگینہ بانو بنت محمد الطاف کے خاندان والوں نے نیز مدعا علیہ محمد عادل ابن محمد اقبال کے خاندان والوں نے بھی ہر ممکن طریقے سے انہیں تلاش کیا لیکن آج تک ان کا کوئی سراغ نہیں مل سکا۔ مدعیہ نے ادارہ شرعیہ سے گذارش کی ہے کہ وہ اپنی زندگی کو لیکر پریشان ہے اور اپنے شوہر سے علیحدہ ہونا چاہتی ہے۔ لہذا ادارہ شرعیہ شیموگہ کی جانب سے مدعا علیہ محمد عادل ابن محمد اقبال کو اس اخبار کے ذریعے سے مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اس اعلان کی اشاعت کے بعد 15 دن کے اندر دارالقضا ادارہ شرعیہ میں حاضر ہو کر اپنا بیان درج کرائیں۔ اگر مقررہ مدت کے اندر مدعا علیہ حاضر نہ ہوئے تو ادارہ شرعیہ اپنا فیصلہ صادر کر دیگا۔ مقررہ مدت کے بعد حاضر ہونے کی صورت میں ان کی حاضری قبول نہیں کی جائیگی۔

(دارالقضاء، ادارہ شرعیہ، شیموگہ ضلع، کرناٹک)

قومی شاہراہ 44 پر بھیانک سڑک حادثہ: 4 نوجوان ہلاک



چکبالاپور (صلاح الدین) شہر کے مضافاتی علاقے میں قومی شاہراہ 44 پر نندی ہلز پولیس اسٹیشن کے سامنے کار اور سامان بردار بولیرو گاڑی کے درمیان پیش آئے بھیانک سڑک حادثے میں چار نوجوان موقع پر ہی ہلاک ہوگئے، جبکہ ایک نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔ بولیرو گاڑی کا ڈرائیور بھی زخمی ہوا ہے جسے علاج کیلئے بنگلور کے اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ مہلوکین کی شناخت بنگلور کے یلہنکا علاقے کے رہنے والے راج شیکھر، وشنو، یشونت اور شریاس کی حیثیت سے کی گئی ہے۔ حادثے میں زخمی بولیرو ڈرائیور دینش کو بھی بہتر علاج کیلئے بنگلور کے اسپتال منتقل کیا گیا ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ یلہنکا سے تعلق رکھنے والے پانچ نوجوان کار میں سوار ہوکر دیوہنلی کی جانب سے چکبالاپور آرہے تھے۔ اس دوران آگے چل رہی لاری کو اوورٹیک کرنے کی کوشش میں کار ڈرائیور نے گاڑی پر اپنا قابو کھودیا جس کے نتیجے میں کار پہلے سڑک کے درمیان موجود ڈیوائیڈر سے ٹکرا گئی اور پھر کئی قلابازیاں کھاتے ہوئے مخالف سمت کی سڑک پر جا گری اسی دوران سامنے سے آرہی بولیرو گاڑی سے تیز رفتار کار کی زوردار ٹکر ہوگئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ کار مکمل طور پر تباہ ہوگئی۔ کار میں سوار پانچ نوجوانوں میں سے چار نے موقع پر ہی دم توڑ دیا، جبکہ ایک نوجوان شدید زخمی ہوگیا۔ بولیرو ڈرائیور دینش کی ٹانگ پر بھی شدید چوٹیں آئی ہیں۔ حادثے کی اطلاع ملتے ہی نندی ہلز پولیس موقع پر پہنچ گئی اور معائنہ کرنے کے بعد مہلوکین کی نعشوں کو چکبالاپور ضلع اسپتال منتقل کیا۔ ضلع کے سپرن